ان من الشعر لحکمة
من البیان لسحرا
الحمد للہ کہ نام نامی حضرت پیر و مرشد مولانا
قبلہ ناندیڑی نور اللہ مرقدہ
خلیفہ اجل حقایق آگاہ معرفت دستگاہ حضر
صاحب قبلہ حیدرآبادی
المسمی بنام تاریخی
معروف
دیوان مو
مؤلفہ
خاکسار عبد الحفیظ فاروقی عفی عنہ خلف حضرت ایشان
جسکو سید عبد الحمید شاہ صاحب و سید عبد اللہ شاہ صاحب سکنہ پانڈر کوڑہ و نیز خادمان حضرت
ممدوح سکنہ قصبہ بھوکر تعلقہ ناندیڑ نے زیور طبع سے آراستہ کیا
در مطبع حیدرآباد دکن باہتمام محمد ابراہیم خان اکبرآبادی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے سالکان سلوک ربانی و اے عاشقان طریق حقانی مبارک ہو کہ جسکی دید کے واسطے دیدۂ بیم بارخاص و عام لعین انتظار و اشتیاق۔ اور قلوب طالبین صادقین جسکے نظارہ کیلئے نہایت ہی متمنی تھے لو وہ عروس حجلۂ سر و یقین و شمع شبستان عز و تمکین پردہ غیب سے جلوہ افروز ہو کر زیب بزم احباب اولو الالباب ہوا۔ یعنے دیوان زبدۃ العارفین عمدۃ السالکین سر حلقۂ فقرا کاملین و سرچشمۂ فیوض عرفا و واصلین حقیقت آگاہ و معرفت دستگاہ مولائی و مرشدی حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ نانديڑی برد اللہ مضجعہ روحی فداہ و نور اللہ قبرہ و الجنۃ مثواہ خلیفۂ اجل اکمل السالکین افضل العارفین حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ نقشبندی حیدرآبادی قدس سرہ العزیز بعد طبع پیشکش شائقین کیا جاتا ہے۔

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست — آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

چالیس برس اپنے شیخ کی غلامی اور نعلین برداری کی نفس کشی ایسی کہ صرف بیگن کی پھوڑی پر کئی سال گذر اوقات فرما کر سلوک طے کیا گیارہ بار زیارت حرمین شریفین سے فیض یاب ہوئے۔ اظہار کرامات کیلئے تو ایک دفتر چاہیئے مگر مشتے نمونہ خروارے اسوقت یوں ہی جو یاد آگیا عرض کرتا ہوں کہ بزمانہ علی موسی رضا تعلقدار تین روز تک آپ پر حالت طاری تھی۔ بوقت ظہر جامع مسجد قصبہ نانديڑ کے لنبر پر بعد ارشاد اللہ ہو

نظر توجہ فرماتے ہی فوراً گلنتر زمین پر گرا اور پارہ پارہ ہوگیا تخمیناً پانسو آدمی حاضر تھے
آپ حافظ قرآن نہین تھے مگر قصبہ بہو کر ہین ایک بار تا ختم رمضان المبارک
قرآن شریف سے آپنے تراویح پڑہائی جو آپکی کرامات کا ایک کرشمہ ہے۔
آپ سلب امراض بھی فرماتے ہین۔ کسی سلحدار کی بیماری اور ایک یار طریقہ کی پشت
کا پھوڑا سلب امراض کی توجہ سے فوراً آپ پر نمود ہوگیا تھا۔
صدہا کرامتون کو مین دیکہا ہون پیری کو حاجت ہی کیا قلم سیاہی سطور کی
پیشین گوئیون کا توکچہ حساب نہین جو لوگ صحبت سے مستفیض ہوئے اون پر
منکشف ہین۔ برہنہ شاہ صاحب مجذوب بہنیسہ اثنار ملاقات آپکو دیکہتے ہی فوراً ستر پوش
ہوگئے تھے۔
الحاصل یہہ بڑے بزرگ کا کلام ہے۔ دیکہو کسقدر سیدہی سادہی بے تصنع بول
چال ہے صرف آمد ہی آمد ہے آورد کا نام و نشان نہین **مصرعہ** حاجت مشاطہ نیست
روئے دل آرام را۔
ایک ایک شعر دلہائے ریش آلود کے لئے مرہم کافوری ہے۔ کیا کہنا عاشقان
رسول و دلدادگان مقبول کا کلام ایسا ہی ہوتا ہے **مصرعہ** جلوہ طاؤس کے ہیچ مرغ
خانگی۔ سچ تو یہہ ہے کہ ان اشعار کا لطف وہی خوب جانتا ہے جو کہ صاحب نسبت
ہے صورت بین اس سے بے بہرہ ہین۔ ۱۰ شعبان ۱۳۱۷ء روز یکشنبہ کو حضرت
اس جہان فانی سے رحلت فرماکے عالم جاودانی ہوئے۔ آپکا کلام متفرق طور پر
پڑا ہوا تھا جسکو حضرت ممدوح کے فرزند ارجمند عبد الرشید خان صاحب نے بکمال
محنت و جانفشانی فراہم کرکے اس کتاب مستطاب گوہر نایاب کو مرتب کیا۔

بیت۔ بیا نظارہ کن اینجا خیال عالم گردانی ‏ ‏ ‏ ‏ درین عالم خیال شاعران ہم عالمی دارد

الراقم حافظ شیخ سعید عفی عنہ خادم حضرت ایشان۔

سید غلام اکبر

مولوی سید لطیف صاحب قبلہ اولاد حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ مقیم پانڈر

کوڑہ سنے دیوان ہذا کو سماعت فرما کر حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

ان قصائد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ (حضرت مصنف علیہ الرحمۃ) با خدا

اور کامل بزرگ ہین۔ یہہ قصیدونکا مطلب بہت گہرا ہے اکثر اشعار احادیث صحیحہ

کتب فقہ اور قران شریف کے آیات کا ترجمہ ہین۔

حضرت فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول تھے وہ ہاتھ اور دو پاؤن ولیون کو بھی

ہین اور ہم کو بھی مگر ہم ہین اور اون ہین بڑا فرق ہے عاشق شرع یہی لوگ ہین یہ جنکو

دعا دیتے ہین اون کا کام ہو جاتا ہے اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْن

خدا نے ہی لوگون کی شان مین فرمایا۔ اگر حضرت زندہ رہتے تو مین ملاقات کرتا۔

اب بھی خدا چاہا تو خاص حضرت کی زیارت کے لئے نانڈیڑ آونگا۔ یہہ کلام اولیاؤن

کا ہے ان قصیدون کا ایک مطلب نہین جتنے چاہو ہو سکتے ہین اگر ایک شعر کا

مطلب تمام دن بیان کرو تو پورا نہوگا صرف ایک لفظ کا مطلب بیان کیا جائے

تو ایک جزو کی کتاب ہوگی یہہ قصائد اردو ہین مگر مطلب معتبر عربی کتابونکا ہے۔

پھر فرمائے ماشاء اللہ حضرت کیا دریا تھے خدا نے خوب قوت دیا تھا۔ ایسے

اولیاؤن کا کلام پڑہنا یا سننا بھی عبادت ہے نفل عبادت سے یہہ بہتر ہے حضرت

نے اکثر اشعار مین جو حبیب بیان اور محمد یوسف وغیرہ کا نام لیا لوگون کے سمجہنے کیواسطے

دراصل حضرت کا مطلب دوسرا ہے۔

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران　　گفتہ آید در حدیثِ دیگران

دوبارہ ارشاد ہوا حضرت بڑے بزرگ تھے ہر کوئی اس کلام کو سمجھنا دشوار ہے

اثنائے سماعت غزل انا ساقی (ملاحظہ ہو صفحہ ۵۴) ارشاد ہوا کیا طوطا باتین کر رہا ہی

ماشاء اللہ کیا شعر ہین ان مین تناسب تلازمات استعارات کیا خوب ہین حضرت کو

خدا نے کیا دماغ دیا تھا۔ ہر ایک شعر پر اونگلی رکھکر صدہا مطالب نکات بیان فرمائے

بعد ازان انگشت مبارک سے خاص اپنی ذات کے طرف اشارہ کرکے کسرِ نفسی

سے ارشاد فرمائے کہ ہمارے مانند یے سمجھ لوگ اس کلام کو کیا سمجھ سکتے ہین جنکو

معرفت الٰہی ہو وہی اسکا مطلب جانتے ہین یہہ بھی ارشاد ہوا اگر یہہ کلام طبع ہو جائے

تو بہت لوگون کو فائدہ پہونچے گا۔

عبد المجید شاہ صاحب و شیخ جی سکنۂ پانڈہ کوڑہ اور رقاو صاحب و ملال صاحب و

محمد صاحب و شیخ ہنو سوداگران سکنۂ مہوکر مجلس مین حاضر تھے الغرض مولوی صاحب

موصوف بہت ارشادات فرمائے جسقدر یاد رہے مولف نے لکھ لیا۔

تذکرہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ

راقم

خاکسار عبد الرشید خان خلف حضرت ایشان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مئی باقی اگر ساقی پلا جاتا تو کیا ہوتا
مزہ عشقِ محمدؐ کا چکھا جاتا تو کیا ہوتا

حب محبوب مین رکھا فرق کیون رنگنو والیے
اگر ہمرنگ دونونکو رنگا جاتا تو کیا ہوتا

چھپایا عشق دلہن کا کیا اظہار نوشہ کا
مثل دولہن اگر دولھا بنا جاتا تو کیا ہوتا

وہ دولھا کیا محمدؐ ہین یہہ دلہن مثل کعبہ کے
اگر دلہن کے گہر دولھا خود آجاتا تو کیا ہوتا

مکانِ لامکان پر لے گیا تہا کیا شب معراج
وہی شب گشت پہر دن کو پہرا جاتا تو کیا ہوتا

ازل سے لے ابد تک ہے وہی جلوہ محمدؐ کا
ذرا بہی دیدہ یہہ دل کا کہلا جاتا تو کیا ہوتا

زلیخا ہے نہ یوسف ہے نہ لیلیٰ ہے نہ مجنون ہے
وہی ایک نور حبیب احمد کہا جاتا تو کیا ہوتا

نقاب ناز ڈالا کیا برائے عاشقان رخ پر
دوی کا پردہ اے جانان اٹہا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا ہمرنگ کیون نہین عاشق معشوق کا قالب
دل عاشق مین خود معشوق سما جاتا تو کیا ہوتا

اری ملاح لے آ کشتی مدینہ کو لیجا جلدی
ابہی لنگر یہہ کشتی کا اٹہا جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے کعبہ رہی کہاں رابعہ بصری
اگر کعبہ خود استقبال آجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے یوسف کنعان کہاں عاشق زلیخا ہاں
رخ یوسف سے گر مقنع اٹھا جاتا تو کیا ہوتا

وہی بردیمانی ہے کہاں اب ویس قرنی ہے
ہر ایک کے تن اوپر حلہ پہنا جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے خانہ کعبہ کہاں ہیں اب رسول اللہ
فراق یار میں آنسو بہا جاتا تو کیا ہوتا

کف پا خاک سکین شاہ تو کر کحل البصر اپنا
مثل سرمہ کے قربت میں پسا جاتا تو کیا ہوتا

عمر بھر انتظاری میں گذر گئے آہ محمودا
لب شیرین سے اپنے لب ملا جاتا تو کیا ہوتا

وله

رکھا کیوں نام مکہ اور مدینہ کہ یہ دو ہیں
اگر ایک نام دونوں کا لیا جاتا تو کیا ہوتا

مدینہ میں ظہور ہوا اوس جمال احمد کا بس
وہی نور آکے مکہ میں بھی مل جاتا تو کیا ہوتا

نہ محرم سے چھپایا کیوں عروس کعبہ کو دولہا
حرم کے محرموں سے سر چھپا جاتا تو کیا ہوتا

یہ کیا شادی ہے حج عمرہ محبان ہیں جمع سجا
درود پڑھنا مہر دلہن بندھا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا ایجاب قبول اسکا کہ حجاجوں کو خوشبو لگا
گواہ رکن یمین اسود لکھا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا عقد محبت کا قیامت تک نہ ٹوٹیگا
یہہ مژدہ خاص عاموں کو سنا جاتا تو کیا ہوتا

ہیں جتنے حاج بیت اللہ وہ ہیں جہاں تری اللہ
طفل جہاں اُنکے سبکو چکھا جاتا تو کیا ہوتا

پڑھا جمعہ کا خطبہ جب براتیونکی وداع ہوگیا
مبارکباد شعور ادیا جاتا تو کیا ہوتا

چلا کیوں ہو کے آفاقی رہا کیوں نہیں مثل مکی
اگر جنیدی یہہ کعبہ میں رہا جاتا تو کیا ہوتا

مثل دلہن ہی عشق پیران بہانہ ہی مریدونکا
زبان پر مہر خاموشی لگا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا عقد محبت کا گرہ ریشم کی کھلتی کیا
یہہ سر باطن ظاہر کھلا جاتا تو کیا ہوتا

ملے جب پیر مسکین شاہ تمنا کیا ہی محمود
ہمیشہ شکر کی تسبیح پڑھا جاتا تو کیا ہوتا

ولہٗ

وہی عشق و محبت کی ہین دریا کی یہہ سب موجین
یہہ کیچر اغیر ساحل ہے بجھا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا چلتی ہے رنگارنگ محل وسکا ہی ایک ہی رنگ
یہہ دریا حال پہ دایم تھما جاتا تو کیا ہوتا

محبت نے کی ایسا مست اٹھادی پردۂ غیرت
حجاب شرم گر تن پر اٹرا جاتا تو کیا ہوتا

ستر کھل جانا بیہوشی مین مجنون پر نہین موقوف
سوا مجنون و لیلیٰ غیر نہ آجاتا تو کیا ہوتا

ہوا بس عرصۂ ۳۰ سال میرا معلوم ہی محکو حال
حقیقت حال غیرون پر جو کھل جاتا تو کیا ہوتا

زبان پر قفل ہے اور دل مین بھی ہے راز خفی از جد
اگر ایک بھید اشارے سے کہا جاتا تو کیا ہوتا

لیا بوسہ بحال سکر نہین جانا ای زاہد خشک
گناہ گار کا کفارہ جو ہو جاتا تو کیا ہوتا

ادب شرع محمد کا ہی واجب بلکہ فرض عین
وگرنہ مستی فقر ابتا جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین عارف باللہ مکمل پیر مسکین شاہ
اگر چندے غلامی مین رہا جاتا تو کیا ہوتا

ہمیشہ جام عشرت کا نہین ملتا ہی ای محمود
جو باقی عمر الفت مین چلا جاتا تو کیا ہوتا

ولہٗ

عمر ضایع نکر اپنی خودی اور خود روی مین بس
عمل ارشاد مرشد پہ کیا جاتا تو کیا ہوتا۔

وہی روزہ وہی رمضان وہی نظما وہی قرآن
مثل مسجد نبوی سکے پڑھا جاتا تو کیا ہوتا

تمنا کیون ہی یہہ رمضان شب قدر اسکو ہی ودیان
تمام رمضان کی راتون مین نہ سو جاتا تو کیا ہوتا

ہزار راتون تلک سو جا مزہ ایک را اسکا چکھہ کر
قدر کی رات ہر کوئی جو پا جاتا تو کیا ہوتا

وصل جسکو ہو جس شب مین ہو نزدیک اوسکی قدر شب
دعا کرنے سے ای محمود نہ تہک جاتا تو کیا ہوتا

نہین ہے اہل دنیا کو بصیرت دل کی محمود ا
تمامی عمر گر اونسی روکا جاتا تو کیا ہوتا۔

ولہ

وہی مکہ وہی بطحا ادب کا ان بوحنیفہ کا۔
طہارت مین کئی استنجہ کوئی کر جاتا کیا ہوتا

وہی یثرب مدینہ ہے ادب کان ہی امام مالک
قبر اپنی بقیع مین کوئی کروا تا تو کیا ہوا۔

وہی معراجکی شب ہے مگر کان ہین وہ صدیق اب
ابوجہل لعین کذاب سچا جاتا تو کیا ہوتا

براہیم اور سارہ مین تحاد یوار کا پردہ
نبی پر عایشہ کا صدق کہلجاتا تو کیا ہوتا

ہزارون ہین لطیفہ اور ہزار حکمت ہین پردہ
اشارہ نور کا سورہ سمجہ جاتا تو کیا ہوتا

جو عشق احمد ہے یا ہوا براہیم ہوی یا سارہ
ہوا پر تخت سلیمانی نہ اڑ جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین شمس تبریز اب مگر کان ہین وہ مولانا
اگر شب پر کو نور خورد کہا جاتا تو کیا ہوتا

ہین مولانا جلال الدین کہان عاشق حسام الدین
اگر یہ مثنوی رومی نہ لکہہ جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہی ویس قرنی اب مثل احمد نبی ہی کب
یمن سی بو ہر ایک کو جو سونگہا جاتا تو کیا ہوتا

وہی خواجہ بہاو الدین کہان عطار علاو الدین
محمد پارسا پارس جو مل جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین خواجہ باقی کہان ہین شیخ فاروقی
مثل اس نان بالی کے جو مر جاتا تو کیا ہوتا

ابہی حاضر ہے بیت اللہ کہان ابن رسول اللہ
پیادہ حج کئے پندرہ سوار جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین بایزید حاذق کہان ہین جعفر صادق
ادب بوالحسن خرقانی سکہا جاتا تو کیا ہوتا

دل عاشق ہین جو وسعت ہی زمین آسمان تنگ ہے
دل عاشق مین وہ بیچون سما جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہی کعبہ ربی ہوا کشف نبی عربی
قبا مین کعبہ استقبال آجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے یوسف مصری کہاں ہیں چشم یعقوب
حسد بھائیوں کو اس چاہ میں نہ گرجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہیں اب حسن زندہ کہاں ہیں فاطمہ زہرا
حسن کو زہر جعدہ سے نہ دلواتا تو کیا ہوتا

وہی ہیں اب حسین مظلوم نبی نے حلق کی چوما
یزید و شمر کو سنگدل نکرواتا تو کیا ہوتا

حسین ابن علی پندرہ کئے تھے حج پیادہ پا
مدینہ سے سوار آپ ہو جاتا تو کیا ہوتا

ادب عزت کئی کعبہ حسین ابن علی نے واہ
نہ جا کر کربلا کو وہ یہاں رہ جاتا تو کیا ہوتا

وہی صدیق امیر الحاج رکھا جنکے یہ سرپر تاج
اگر کوئی دوسرا صدیق بنا جاتا تو کیا ہوتا

کئے عثمان جو حج اور علی و مرتضی جیسا
غلاموں کو ادب ویسا سکھا جاتا تو کیا ہوتا

میرے سینہ میں جو کچھ تھا سو بیٹھا اوسکی سینہ میں
اگر سینہ نبی صدیق نہ مل جاتا تو کیا ہوتا

محبت کی نشانی ہے یہہ بوسہ حجر اسود کا
عمر فاروق کے مانند چوما جاتا تو کیا ہوتا

نہ ملتے اس زمانہ میں اگر مسکین شاہ کامل۔
مثل مجنون کے صحرا میں برہنہ تن پھرا ہوتا

نظر آتا نہیں وہ گل بس اب خاموش ہو بلبل
تیرا بیوقت چلانا نہ تھا جاتا تو کیا ہوتا۔

عزیز جاتا رہا تیرا پریشان کرکے دل محمود
مگر کے دل کو دے تسکین تھما جاتا تو کیا ہوتا

ولہ

غنیمت ہے غنیمت ہے یہہ دور آخر
پیالہ ایک دور آخر بھی مل جاتا تو کیا ہوتا

نہیں ہے تختئی دل پر بجز قامت الف یار
کروں کیا حرف اب دوسرا بھی یاد آتا تو کیا ہوتا

بجا تو شر و فتنہ سے سر ایک آفت بلا سے یار
بجائے شیر کے اب شہد چکا جاتا تو کیا ہوتا

کئے تشبیہ بناتا ہے کتے تفرقہ دکھاتا ہے
یہہ اطلاق تعین کا اٹھا جاتا تو کیا ہوتا

معرا اعتبارات سے سدا رہتی ہے ذات اوسکی
معرا ذات محبت گر بنا جاتا تو کیا ہوتا

نہیں دیکھا کوئی معشوق دنیا سے وفاداری
اگر منہ یار دنیا سے موڑا جاتا تو کیا ہوتا

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
اگر وحدت کو کثرت سے دکھا جاتا تو کیا ہوتا

توجہ شاہ مسکین سے عمر بھر کی وہ گرمی کو
دل محمود خنکی سے بڑا جاتا تو کیا ہوتا

مقام عاشق معشوق خدا سے ہے محمد کا
مقام حب صرفہ تک اڑا جاتا تو کیا ہوتا

پڑا تھا خواب غفلت میں ہو بس بیہوش تھے ہمیں
محبت سے ذرا آکر جگا جاتا تو کیا ہوتا

ہے اوسکی قدرت میں یہ جو دل کی در پہ قفل
محبت کی وہ کونجی سے کھلا جاتا تو کیا ہوتا

نہیں ہے کوئی اب مقصود سوا ذات پاک اللہ
خلاصہ ہو اللہ ہو اللہ پڑھا جاتا تو کیا ہوتا

الٰہی حب شریعت کی تو محبت ہو وہ اللہ ہو
بس اب وہ آہ جذب وحال گھٹا جاتا تو کیا ہوتا

تیرا اس ناز استغنائی کے فرہاد کوہ سار
لب شیرین سے لب اپنا ملا جاتا تو کیا ہوتا

شیدا اوسکا ہوں دلسی وہ شیدا بھی میرا ہے
اگر سینہ سے وہ سینہ لگا جاتا تو کیا ہوتا

گذرتا یہ عمر جاتی رہی بس ہے اوسی کا غم
اگر نعم العوض دوسری دیا جاتا تو کیا ہوتا

محمد کی برکت ہے توجہ شاہ مسکین شاہ
دل محمود وحشی کو رما جاتا تو کیا ہوتا۔

تھی جو وہ سو برس کی عمر نوح مشہور دنیا میں
یہہ نور احمد کا قرنے سے بڑھا جاتا تو کیا ہوتا

شریعت آدم سے تا زمانہ نور احمد تک
نبی ہر ایک زمانہ میں نہ آجاتا تو کیا ہوتا

زمانہ ابتدا آدم سے لیکر تا بہ نفخ صور
مبدل رنگ زمانہ کا نہو جاتا تو کیا ہوتا

ہے خانقاہ مسجد مدی شہر حیدرآباد
کہاں ہیں پیر مسکین شاہ کہا جاتا تو کیا ہوتا

غرض جو جو کیا حق نے سو سب اچھا کیا محمود
عذر تقصیر خدمت گر نبھا جاتا تو کیا ہوتا۔

ولہ

آلٰہی ایسا کب آویگا دن سفر جو بیت الحرام ہوگا
کبھی تو سیر جہاز دریا کبھی تو جدہ مقام ہوگا

اگرچہ ہی جسم بودہ اسجا مگر ہی روح در حضور کعبہ
سبب نقشبندی اعلی کسیدن مکہ قیام ہوگا

کبسوی یثرب بہ آہ و نالہ زجرس ناقہ بوجد حالت
بقافلہ رومی یان شامی ہمارا کسدن خرام ہوگا

کب آویگا وہ ہمار امیقات یلم لم جاکر غسل کرینگے
کہینگے لبیک یہہ حج و عمرہ کفن ہمارا احرام ہوگا

منا مین جاکر بہ مسجد خیف کہینگے لبیک محرمان
بروز عرفہ بر جبل عرفات ہمارا کسدن قیام ہوگا

حرم مین ہمکو لیجاویگا کون سوا معلم علی رضوان
طواف کعبہ تصدق ہونا محب کا تیار فواہ ہوگا

نماز ظہر و عصر بہ نمرہ پڑھینگے کسدن سنینگے خطبہ
وقوف عرفات بعد مغرب عشا کیا مزدلفہ نام ہوگا

صبح کو عید الضحٰی منا مین کیا سات کنکر طرح شیطان
رمی جمار بعد قربانی کھلیگا احرام حجام ہوگا

مثال پروانہ شمع کعبہ پہ جان دیتے ہین بس اوسکے گرد
نقطۂ عشق ایاز محمود زلیخا یوسف کا نام ہوگا

مجازی ہے عشق زلیخا یوسف ایاز محمود فرہاد شیرین
جو خطرہ نیک آئی ولیہ محمود اوسی کا کیا نام الہام ہوگا

فراق یوسف مین چشم یعقوب ہوگئے سفید اگرچہ چہل سال
سونگھادی اب بوی پیرہن کو کہ قوت جان ادا ہوگا

ابکا مقنع نہ ڈال رخ پر حجاب ست کر ایاز محمود
دکھادی ابروی چشم اپنا ہلال ماہ صیام ہوگا۔

ولہ

تجلی ذاتی وصال دایم ہے لا تعین کیا نام اوس کا۔
یہہ سیر آفاق و انفسی کا بوصل عریان تمام ہوگا

تجلیات شیون ذات الہیہ سے ہے فیض سر پر۔
شہود یوسف محب میرے کا صبح سی لیکر تا شام ہوگا

اگرچہ ملک دکن وطن ہین دروہ پہنچاتے ہین فرشتے

مگر حضور نبیؐ میں جاکر ہمارا اک دن سلام ہوگا

فرض ہے احرام وقوف عرفات طواف کعبہ کا بس یہ سنیو

تو ہیں نویں ذی الحجہ عرفات جا کر بروز عرفہ تمام ہوگا۔

اگرچہ مجنون بحال مستی کنار بوسہ لیا ز لیلیٰ۔

مگر تھا عشق پاک وصل عریاں کیا حال مجنون مدام ہوگا

لطیفہ سری مکان عاشق بھی ہے میقات بھی ہے کوہ طور

فنا ہو زیر قدم جو موسیٰ نہ کیوں تسلی کلام ہوگا۔

نبد ہینگے میقات اپنے احرام عرب عجم عاشقان کعبہ

کہینگے لبیک تا قیامت نہ کیوں یہ خانہ عظام ہوگا

ولہ

تشتر سے گزرا بہانہ تھا کیا جو درد پہلو رہا یک چلہ

یہہ درد دل زخمی دل کو مرہم ملیگا کس دن آرام ہوگا

دو ہفتہ کامل گذر گئے ایدل اثر دوا کا نہ دیکھا محمودؔ

دعا ر سکین شاہ پیر و مرشد طبیب حاذق تمام ہوگا

جو درد ہے محمودؔ استخوان میں ہوا ہی وہ دررگ اور سینہ

رفیق ایسا ملا ہے مجھہ کو قبر میں جس سے آرام ہوگا

اگرچہ فرہاد شیرین زلیخا یوسف کا قصہ مشہور ہی آفاق

مگر کہاں وہ ایاز محمود کہاں وہ اعلیٰ مقام ہوگا

سن تیرا سو گیارہ آج ہے ہجری یوم دوشنبہ اور سوم ہے رمضان

ظ طیفہ مسکین شاہ پیر و مرشد صبح سے لیکر تا شام گلو

مقام محمود ماہ رجب کیا شب معراج پر ٹھنی ہے

سفر مبارک دو ماہ کا بس قریب نا ند بڑا تمام ہوگا

اگر پیر مغاں مجھ کو جو پیمانہ دیا ہوتا — مثل مستوں کے پھر میں بھی تو مستانہ ہوا ہوتا

نظر آتا اگر چہرۂ محمد واللضحی تیرا — قمر شرمندہ ہو جاتا اور دیوانہ ہوا ہوتا

حریم کعبۂ دل کا مقام جائے پاکاں ہے — نظر وہ شمع رو آتا تو پروانہ ہوا ہوتا

نظر آتا اگر روئے حقیقت کعبۂ دل کا — طواف خانۂ کعبہ کا مستانہ ہوا ہوتا

طریق عشق میں چستی و چالاکی کیا احسن ہے — سفر حرمین نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا

مسلماں عام کو وعدہ ہے ہو دیدار جنت میں — یہاں حرمین میں دیدار خاصانہ ہوا ہوتا

دوکان ہے یار کی تیرے کیا ہیں الصفا مروا — مثل مردہ کفن بندھا تو مردانہ ہوا ہوتا

سعی واجب ہے محرم پر کہ دوڑے تا صفا مروا — توجہ کی نظر سے رقص وجدانہ ہوا ہوتا

ہی باقی جو سنتا تھا ہے وہ زمزم شراب ابرار — جو پیتا دست ساقی سے تو رندانہ ہوا ہوتا

ادب شرع محمد کا واجب بلکہ فرض عین — وگرنہ پھر کلام مست رندانہ ہوا ہوتا

حضور و آگہی ہے اس طریقہ نقشبندی میں — غلام نقشبند ہوتا تو مردانہ ہوا ہوتا

محبت ہوتی گر مسکین فقیروں سے امیروں کو — تو پھر لبیک سوز انگیز مستانہ ہوا ہوتا

یقین آتا جو یہ زمزم میں ہے تاثیر اب طعام — اقامت کرتا مکہ میں اور فردانہ ہوا ہوتا

قناعت کرتا نان خشک اور جامہ کہن پہ گر — غنی قلب ہو کے مکہ میں غریبانہ ہوا ہوتا

ہزاروں آفریں ہے مرحبا بس اہل مکہ کو — جو ہوتی استقامت تجھ میں مردانہ ہوا ہوتا

لب لعل و دہن شیریں سے ناچکھتا مزہ فرہاد — تو پھر مشہور دنیا میں کیوں افسانہ ہوا ہوتا

نہ کھایا کشتگانِ خنجر تسلیم کا ایک ضرب
ذرا دل پر جو لگ جاتا تو زخمانہ ہوا ہوتا

مگورا باب حق رفتند و شہر عشق خالی شد
جہان پر شمس تبریز ہست جو مولانا ہوا ہوتا

سن تیرا سو ایک ہجری تھی پنجم ماہ رجب کی
سفر دہلی کا نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا

جو لگتا عشق مسکین کا تجھے گر تیر اے محمود
تو زخمی دل کا خود مرہم وہ حنانہ ہوا ہوتا

ولہ

نہ ہوتی حب دنیا گر سر مو مزرہ دل میں
مثل بہلول دانا کے میں فردانہ ہوا ہوتا

حریفوں سے پیا بادہ تھی خمخانہ چھوڑی واہ
ذرا قطرہ چکھا جاتا تو دیوانہ بنا ہوتا

پلاتے گر ذرا قطرہ خضر اس چشم حیوان کا
فخر سے سر پہ میرے تاج شاہانہ رکھا ہوتا

ملے گر لقمہ ایک سگ کو نہ چھوڑی عمر بھر در کو
جدا مسکین سے نا ہوتا تو فردانہ ہوا ہوتا

گناہ امرز رندانِ قدح خوارونکا ہے غفار
کلام عاشق مسکین کا رندانہ ہوا ہوتا

زیارت کرنا طائف میں جو ہیں عبد اللہ بن عباس
تو پھر احرام عمرہ کا جعرانہ بندھا ہوتا

زیارت امہات المومنین میمونہ ہی عمرہ
جو جاتا مسجد خیف تو دوگانہ ادا ہوتا

یلملم ذوالحلیفہ سے بندھا احرام حج عمرہ
کلام لبیک مستانہ و رندانہ ہوا ہوتا

ہزاروں نکتہ باریک ہیں اس حج و عمرہ کے
اگر شق صدر ہوتا تو کاشانہ ہوا ہوتا

سن تیرا سو ایک ہجری کا تھا ماہ رجب احمد
سفر دہلی کا نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا

کروں کیا نذر خواجہ کی ہوں مسکین بے زر و تہی
سنا کر راگ شرعی کو میں نذرانہ دیا ہوتا

سنا جو میاں مطرب میر ہے خواجہ کی کچھ مدح
جو ملتا صاحب دل سے تو مستانہ ہوا ہوتا

ہوا ایک پیر بن خالی رہی وہ مقبول کل پیران
ملا دل صاحب دل سے تو پیمانہ دیا ہوتا

جسے ملتی توجہ شاہ مسکین کی قدر الذات
ادسے یہ عالم دنیا کا ویرانہ ہوا ہوتا

خدایا استقامت دے محبت شاہ مسکین سے
سر محمود شیدا تاج شاہانہ ہوا ہوتا

کیا فلک عشق میرا قابل مستور نہ تھا
تا دہن سر خفی کہنے کا مقدور نہ تھا

لاک پردہ مین چھپایا نہ چھپا آخر کو۔
عشق محمود چھپانا تجھے منظور نہ تھا

غرق دریا محبت مین کیا جب مسکین
ہان محمد وہ حبیب میرسے کچھہ دور نہ تھا

قرۃ العین محمد ہے میرا نور حبیب
ہے وہ نزدیک میری جان سے کچھہ دور نہ تھا

دوا خانہ جس روز اٹھ جائے گا۔
کیا یوسف پھر محمود کے گھر آئیگا۔

سنے گا نصیحت نہ یعقوب کی
تو پھر چاہ ظلمت مین گرجائے گا۔

حسد سے گرا دینگے آہ چاہ مین
تجھے بھائی یہہ لانڈ گا کھا ئیگا۔

جدا اگر ہوا پیر سے میری جان
درم پانچ کھوٹے پر بک جائیگا

ہے یہہ ڈول بس بیٹھ رسی پکڑ۔
تجھے ساتھہ مالک بھی لے جائیگا

پھر آخر کو ہوگا عزیز مصر
مصر کا شہنشاہ تو ہو جاے گا

قدر نین کے بھائی کنعان مین
مصر مین کیا بھایون کو بلوائیگا

ہے یہہ عشق محمود یوسف کا پاک
فنا شیر و شکر مین ملجائے گا

ہے تاریخ پنجم صفر جمعرات
شب جمعہ جو مانگو مل جاے گا۔

سن تیرا سو نو ہے سال روان
۱۳۰۹ھ
اب نانڈیڑ مین یہہ شعر رہ جائیگا

ہو تصدق تو سارے پیرونکا زلف محبوب کے اسیرون کا
ہو فنا اور بقا فقیرونکا خاص پیر اپنے دستگیرون کا
اعتقاد نیک اون سے رکھ بھائی سرمہ کر خاک پا فقیرون کا
شاہ سکین سا پیر ہو جس کا۔ خوف اوس کے تئین کیا امیرونکا

صدق دل سے غلام ہو محمود۔
نقشبند خاص بے نظیرون کا

دن بدن عشق محمدؐ مین کیا لذت دیکھا۔ ذوق اور شوق و مستی مین کیا خلوت دیکھا
نہ ملا سینہ سے سینہ اور تیرے لب سے لب کیا شب وصل مجھ خواب مین غفلت دیکھا
روز اوّل مین قرار جیسا تہا دیسا نہ ہا وقت شب جاتا رہا صبح کو حسرت دیکھا
اپنا دیدار دکھادے ہو مین مسکین غریب صحبت غیر سے سو طرح کی وحشت دیکھا
عشق محمود نکر عمر یہہ دنیا مین صرف عشق بے مایہ مین بد نامی و ذلت دیکھا
عاجزی کرنا فقیرون سے نہین جسکا خمیر دلِ محمود نے ایسے کے تئین کم بخت دیکھا
نبی معصوم گناہون سے ولی ہین محفوظ مست بیہوش ہر مین شرع کیا حکمت دیکھا
جب تلک عقل ہے اور ہوش تو روزہ و نماز مستی عشق کو کیا شرع سے سرمست دیکھا
چار شخص ہوگئے محروم جلالت سے میرے اب جلال عشق محمدی مین لذت دیکھا
منکر حال فقیرونکا ہے محروم از فیض عشق محمود ملا جس کو وہ قربت دیکھا
وقت بیعت کے کئے پیر نے زندہ دل کو مضغہ گوشت یہہ پہلو مین حرکت دیکھا

عشق محمود کا محمود سے پہچانا ایاز
شاہ مسکین کی خدمت سے ہین عزت دیکھا

پڑھ لکھے سو یا تھا درود اور ہین کلمۂ طیب — یار آغوش ہین تھا قرب کیا اقرب دیکھا

وعدۂ دیدار نبی اور خدا سے بہشت — کی آنکھون سے یہان خواب مین بیت دیکھا

خواب مین صورت وہ یوسف کی نظر آئی ہرگز — اپنے مرشد کی مین صورت مین وہ صورت دیکھا ۔

اور کیا صورت یوسف سے بھلا دون تشبیہ — حسن یوسف کا سنا تھا تجھے اسوقت دیکھا

شان بیچون کو بیچونی سے ہوتا دیدار — دل کی آنکھون سے تیری شان و شوکت دیکھا

جلوہ گر تو نظر آیا میرا جی جانتا ہے — بعد دیدار تیرے پھر نہین وحشت دیکھا

آگیا یار جب آغوش ہین پھر مین نہ رہا — بے خودی نشہ و مستی مین کیا خلوت دیکھا

گنگ ہوتی ہے زبان میری کرون کیا تعریف — عالم رویا مین کیا شان و شوکت دیکھا

پیر کامل کا ہو جب ہاتھ کسی کے سر پر — فخر سے عرش پہ پہنچا اور یہہ رفعت دیکھا

ذات بیچون منزا ہے تعین سے وری — صفت خاص ثمانیہ مین رحمت دیکھا

بحر وحدت ہین ہوا غرق کیا اللہ اللہ — جو ملا فیض لدنی وہ نصیحت دیکھا

خوف کسیکا نہین رہتا ہے معیت مین ذرا — حال ہین ثمرۂ قربت و محبت دیکھا

نحن اقرب کا کھلا سر تھا کیا فیض بیچون — مورد فیض ہوا نفسی مین عظمت دیکھا

عبث تلک طے نہ ولایت ہوے صغرا کبرا — کھان قالب نے بھلا فیض نبوت دیکھا

وصل عریانی ہین ہوتا ہے معیت کا ظہور — نام دو ظاہر و باطن مین محبت دیکھا

عقل و تدبیر سے ہوتا نہین وصل عریان — نوجوان خام عقل ہین بھی علت دیکھا

قلب سے لیکے تا قالب ہے رگ و ریشہ مست — ہے برکت یہی جو پیر کی بیعت دیکھا ۔

زن و فرزند و مان باپ کو اور جان و مال — سب تصدق کرون کیا پیر کی الفت دیکھا

حال محمود کا محمود سے ہے دنیا مین چھپا — عاقبت ہووے جو محمود بھی حرمت دیکھا

دن بدن عشق محمد میں لطافت دیکھا — ان لطیفوں میں عجائب نیز کرامت دیکھا
یا الٰہی ہو زیارت ہمیں حرمین نصیب — جو کیا حج و زیارت وہ شفاعت دیکھا
عالم خلق جدا عالم ارواح ہے جدا — عالم رویا میں کیا دل نے امانت دیکھا
بحر وحدت میں ہوا غرق کیا اللہ احد — اسم اعظم کی اب قرآن میں کرامت دیکھا
بےخودی اور فنا لاثانی ہے اسم ذاتی — می وحدت پیا جس نے سو سلامت دیکھا
عقدہ مشکل نہ کھلا ہو گئے چالیس برس — اب ظہور خواب کا بیدار صداقت دیکھا
دل کی آنکھوں سے ہے دیدار خدا کا جائز — خواب میں یار سے ملنے کی بشارت دیکھا
سجنت محمود ہے اوسکا جسے دیدار ملا — جسنے کعبہ کی و روضہ کی زیارت دیکھا
جامع الخیر ہے بس ذات میاں کی پیرے — خلق احسن ہے شجاعت و سخاوت دیکھا

نظم و نثر سے کیا کام غزل سے ہمکو
نعت احمد میں کیا محمود فصاحت دیکھا

محمد کے جو کوچہ میں گذر ہوتا تو کیا ہوتا — مدینہ میں اگر میرا بھی گھر ہوتا تو کیا ہوتا
شفیع المذنبین میرا محمد سید الکونین — اسی دنیا میں گر سب کا حشر ہوتا تو کیا ہوتا
تیرے ناز و ادا رفتار کے قربان ای پیارے — میرا وہ نازنین نازک کمر ہوتا تو کیا ہوتا
دیکھا میں چاند جب کا تو یاد آیا مجھے مصحف — جمال روئے مصحف گر قمر ہوتا تو کیا ہوتا
غرض دیدار یار اپنا نہ مسجد ہے نہ میخانہ — طرف دیوار مسجد کے جو در ہوتا تو کیا ہوتا
سخن شیریں مثل طوطی کے ہے گفتار سب تیری — اگر وہ یوسف مصری شکر ہوتا تو کیا ہوتا
تصدق ہو کروں لعل یمن کو تیری لب پیارے — دُر دندان اگر تیرا گہر ہوتا تو کیا ہوتا
ہوا میں منفعل ایسا نمک جیسا کہ پانی میں — نماز عشق میں ظہر و عصر ہوتا تو کیا ہوتا

غروبِ شمس ہوا جسوقت نمود ہوئی شامِ غمِ فرقت
اگر اس وقت پر شیخ عصر ہوتا تو کیا ہوتا

عجب تھے ہین کیا آثار کبھی ہنسنا کبھی رونا
محو گریہ ہو ہنسی ہین ضرر ہوتا تو کیا ہوتا

سنِ تیرا سے چودہ تہا سنِ ہجری کا ای محمود
ربیع الاول مین اپنا ہی سفر ہوتا تو کیا ہوتا

اگر ملتی ذرا خاکِ مبارک قبرِ اطہر کی
دماغِ روحِ جان کے تئین عطر ہوتا تو کیا ہوتا

دوا ہے سب شفا مطلق دیارِ احمدی کی خاک
یقین دل سے اگر کحل البصر ہوتا تو کیا ہوتا

حبیبِ نور احمد کا سرو کیا نخل قامت ہے
سرو بر نخلِ خرما کو ثمر ہوتا تو کیا ہوتا

برکت ہے میرے اس خانۂ دلمین اسیکی بس
میرے پر فیضِ باران کا ابر ہوتا تو کیا ہوتا

تنِ عریان تھی بارہ برس سے آہ سنجا نا کوئی
نظر غیرون سے پردہ مین ستر ہوتا تو کیا ہوتا

نہین ہے عشق کے حرفون مین ضمِ قشرِ اطبا
اگر باطن کے تئین زیر و زبر ہوتا تو کیا ہوتا

جو ہوتا معتکف چالیس دن بابِ السلام اوپر
تو پھر چالیس چلو کا ثمر ہوتا تو کیا ہوتا

وطن ناندیڑ مین ہوتی تسلی دیکھکر ہر دم
اگر خرما مدینہ کا سفرجہ ہوتا تو کیا ہوتا

مبارکباد مین دیتا لگاتا اپنے سینہ سے
تو لدلو حبیب احمد پسر ہوتا تو کیا ہوتا

طلب ہوتی اگر صادق نہ کیون ہوتا فنا فی الشیخ
توجہ مین تیرے ہر دم اثر ہوتا تو کیا ہوتا

غرض نعتِ نبی ہونا ردیف و قافیہ موزون
قصیدہ نظم محمود اثر ہوتا تو کیا ہوتا

دعا محمود اب منگ لے کہ مسکین شاہ رہو رامنی
تصدق جان اور یہ مال نذر ہوتا تو کیا ہوتا

یارب دکھا دے روضہ تو پیران پیر کا
اور کربلا مین شاہ شہیدان شبیر کا

اب ہوئیگا وہ دن کہ مین جاؤنگا نحیف
دیکھونگا جلوہ آنکھون سے شان امیر کا

ارشاد میرے پیر کا ہے لاتخف مرید
بیہوش ہے مرید مثل طفل شیر خوار
محتاج ہین دعا ہی کے دنیا کے بادشاہ
کیا غم ہے اوسکو جسکو مدد ہو وے دستگیر
گر حج ظاہری سے ہون اس سال بے نصیب
ہوتا ہے حج باب فتح کعبہ و حرم
ہوتی دعا قبول ہے حجاج زایران

دامن نہ چھوڑنا ہاتھ سے پیران پیر کا
جون جو ستا ہے سینہ سے فیضان پیر کا
کیا مرتبہ ہے اللہ رے سلطان فقیر کا
ہے سر پہ سایہ مہر درخشان منیر کا
باطن سے قبین ہون وہ رہ احسان ہے پیر کا
کیا داخلہ ہے عام اب سلطان فقیر کا
کیا خوب جلوہ ہوتا ہے شان قدیر کا

ہو خاتمہ بخیر میرے پیر کا اے رب
محمود پر بہت سا ہے احسان پیر کا۔

مبارک اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کرنا
ابوبکر و عمر عثمان علی اور فاطمہ حسنین
سب انصار مدینہ اور مہاجر اہل مکہ کے
الٰہی از طفیل اسم اعظم اور ابراہیم
ہے کیا تعویذ جان میرا یہ اسم نقش اللہ ہو
بحق نقشبند خواجہ بہاؤ الدین بخارا کے
جناب غوث اعظم کے وسیلہ سے دعا کرنا
بحرمت خواجگان چشت کہ فیض عام ہے جنکا
بحق نجم الدین کبریٰ سہروردی طریقے کے
وسیلہ سے بزرگون کے دعا مقبول ہوتی ہے

اب اس سردار عالم کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب اہل بیت کاظم کے وسیلہ سے دعا کرنا
صحابہ عدی حاتم کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب موسیٰ عیسیٰ مریم کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب ہوا اور آدم کے وسیلہ سے دعا کرنا
نگینہ شرع خاتم کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب اون کے فاطمہ خادم کے وسیلہ سی دعا کرنا
معین الدین چشتی کے وسیلہ سی دعا کرنا
اب اس شہر معظم کے وسیلہ سی دعا کرنا
امام اعظم معظم کے وسیلہ سے دعا کرنا۔

گناہ کر کے کیا توبہ تو وہ توبہ نصوحا ہے
اب اس عاصی نادم کے وسیلہ سے دعا کرنا

شبِ معراج بست ہفتم زمین و آسمان پر نور
براقِ نازنین سم کے وسیلہ سے دعا کرنا

پکڑ کر دامنِ کعبہ لگا سینہ بہ ملتزم
علی رضوان معلم کے وسیلہ سے دعا کرنا

وسیلہ ہے شفاعت کا قیامت مین میرا سبکا
محمد عربی ہاشم کے وسیلہ سے دعا کرنا

ہوا ربہ بلا سخت کے شر سے بچا یا رب
رضا تقدیر مبرم کے وسیلہ سے دعا کرنا

رکن ہین چار کعبہ کے یمانی اور اعراقی شام
اب حجر اسود اکرم کے وسیلہ سے دعا کرنا

رکن ہین چار کعبہ کے گویا طناب خیمہ کے
ستون حنان مکرم کے وسیلہ سے دعا کرنا

شراب ہے اولیا کی بس یہ پینا آبِ زمزم کا
شب عاشورہ محرم کے وسیلہ سے دعا کرنا

دعا کرنا دعا کرنا بعجز و انکساری کے
وہ صدر بحر قلزم کے وسیلہ سے دعا کرنا

دعا مقبول ہوتی ہے خصوصًا ماہ رمضان مین
بحرمت شہر عاصم کے وسیلہ سے دعا کرنا

سن تیرا سو ہے پندرہ ستر وین ماہ رجب کی
اب ابراہیم ادہم کے وسیلہ سے دعا کرنا

محب محمود کو یا رب نکر دنیا و دین مین خوار
شہ مسکین کے ہمدم کے وسیلہ سے دعا کرنا

١٣١٥

خدا کر عاقبت محمود بحق مسکین شاہ میرے
اب وہ خیر الحی میان کے وسیلہ سے دعا کرنا

یعقوب جو یوسف کا طلبگار نہ ہوتا
محمود عزیزا اوسکا خریدار نہ ہوتا

پھرتا نہ کبھی کوچہ و بازار بہ نادیٹر
مجنون کے مثل دشت و کوہسار نہ ہوتا

ملتا نہ کبھی خاک و گو گوڑے پہ رو کو
گر خوف اوسے کفر و زنار نہ ہوتا

یہہ نفس میرا بت ہے کیا آہ واو تہا
مشکل تھا اگر پیر مددگار نہ ہوتا

ہار ہوتا گلے بیچ اور نہ ہاتھین تیتی
صحبت سے خوش اوس گل کی گرفتار نہ ہوتا

یہ کفر طریقت سے محبت کا ہے جذبہ
پہر فرق یہ خاص عام مین زنہار نہوتا

عاشقونکی شرع سے ہے کئی درجہ بہتر
اسلام حقیقی سے خبردار نہ ہوتا

ہے معتکف یار کی دہلیز پہ تسکین
رمضان نہ ہوتا تو یہ دیدار نہ ہوتا

تہا وصل یہ عریانی کسی نے نہ پہچانا
کیا شرم و حیا ستر و تلوار نہ ہوتا

تھی حالت احرام مگر فرق قمیص کا
سیفات یلم لم سے کیا مین پار نہوتا

منزل مین محبت کے کہان قرب و دوری
ہوتی نہ محبت تو یہہ اقرار نہ ہوتا

طرفین کی محبت کا نہ ہوتا جو گواہ آپ
یہہ ناز و نیاز اور یہ اسرار نہ ہوتا

توبہ کیا توبہ کیا توبہ ہوئی شکستہ
عاصی جو مین نا ہوتا تو غفار نہ ہوتا

رمضان کے مہینہ کی دعا تیر ہدف ہے
ہوتا نہ قبول روزہ تو افطار نہ ہوتا

گر عشق نہ ہوتا وہ غم عشق نہ ہوتا
یہہ گفت و شنود اور یہ گفتار نہوتا

کیا عمر یہہ دنیا مین کیا عمر کو برباد
ہوتا نہ خراب اتنا جو انکار نہ ہوتا

کیا پیر کمل سے سکین شاہ مولا
ہوتا نہ فضل رب تو یہ سردار نہوتا

نہ ہوتا حبیب نور محمد جو یہ نا ند ٹیڑ ـ
محمود کو پہر کس سے سروکار نہ ہوتا

عشق خلوت مین تھا آخر سر بازار ہوا
ایک عالم میری حالت سے خبردار ہوا

لیلی مجنون کا ہے قصہ یا زلیخا یوسف
عشق مین شیرین کے فرہاد کیون کوہسار ہوا

عشق اور مشک چھپانے سے کہین چھپتا ہے
لاکھہ حجرے مین رکھو طبلۂ عطار ہوا

رخ دیکھا اپنا ذرا اور اٹھا دے مقنع
جامۂ زندگی بس تن پہ گرانبار ہوا

ایک لحظہ نہ جدا یار وفادار سے ہو
وقت سختی و مصیبت جو مددگار ہوا

یار دنیا سے وفائی نہین دیکھا کوئی -   امتحان کرکے زمانہ کا مین ہوشیار ہوا

کس مین طاقت ہے کرے وصف امام اعظم   سو دفعہ خواب مین رب کا جو دیدار ہوا

برس چالیس تک ایک وضو سے زعشا   کیا نماز فجر پڑہی کیسا یہہ سردار ہوا

ایک قرآن کا ختم ایک دوگانہ مین کئے   ساٹھہ قرآن کہ رمضان مین اسرار ہوا

کیا نکلتی ہے زبان سے وہ انا الحق کی صدا   سر منصور اسی واسطے بر سر دار ہوا -

رند مستونکا ہے مقبول سبہی حال وقال   مئے وحدت جو پیا اوسکا رب غفار ہوا

ایک زبان اور قلم دونون ہین تیر و شمشیر   کیا ہوا ظاہر الوہے کا نہ ہتیار ہوا

جامۂ چون کی خبر جسکو نہ ہو ہے مجذوب   حالت جذب مین کیا حال نمودار ہوا

عاشق نام محمد ﷺ کو نہ چہیگی دوزخ   نفس شیطان سے گر لاکہہ گنہگار ہوا

ہوئی اسی وسیلہ سے اسی نام کے آدم کی نجات   توبہ مقبول ہوئی کیا یہہ استغفار ہوا

غرق سے نوح کی کشتی کو نکالا کس نے   نور احمد میرا ہر جا پہ مددگار ہوا -

شر سے نمرود کے بچنے کا سبب تہا سو تہا   شعلۂ نار ابراہیم پر گلزار ہوا -

گل نہ ہووےگا قیامت تک چراغ محمود
جس نے افروختہ کی وہی نگہدار ہوا

ظلمت چاہ سے یوسف کو نکالا کس نے   نام احمد میرا ہر جا پہ مددگار ہوا

کسکے صورت کی تہی عاشق وہ زلیخا یعقوب تو   حسن یوسف کا عزیز آپ خریدار ہوا

نور احمد کے تئین دیکہتے ہی سجدہ کیا   فیل محمود ابابیلون کا چہٹکار ہوا -

کون ایسا ہے مہربان کہو مثل خلیل   کیا ذبیح اللہ پہ خنجر کا کہین وار ہوا

جسکے تہی نام کی برکت تہا وسیلہ کسکا   غسل صحت کے کئے ایوب جو بیمار ہوا

نہ ملا عاشقِ صادق کوئی آہ مثلِ ایاز
مرضِ عشق سے محمود اب بیمار رہا

زاہدِ خشک کو معلوم ہے کیا میرا حال
کیوں میں مجرم ہوا اور سر پہ یہ دستار رہا

امتحان کرنا فقیروں کا ضرر ہے تیرا
امتحانِ کُل سے نہ کر گر میاں ہوشیار رہا

فیض ملتا ہے اوسی کو ہو جسے نیک گمان
ظنِ بد سے کوئی دریا کے نہیں پار رہا

لحنِ داودی کی حاجت ہے مزامیر کی کیا
نغمۂ مطرب میرا جس دن سے کہ مزمار رہا

نقشبندی ہوں ریاست ہی ہے نقشبندی کی
پیشوا پیر میرا خواجۂ احرار رہا

آلِ ارواح خفی اور وہ اخفی نفسی
ہر بنِ مو میرے قالب کا سلحدار رہا

توبہ صد بار کیا توبہ نصوح ہوئی نہ نصیب
نفسِ امارہ کے اب ہاتھوں سے لاچار رہا

ایک جبلِ نور ہے پر نور اور وہ غارِ حرا
شقِ صدر سورۂ اقرا سے پر انوار رہا

ذبحِ نفس اگر آج منا میں بھی ہو
دستِ محبوب سے ذبح نہ ہو مردار رہا

حق و باطل میں کیا فرق چراغِ محمود
زورِ ایمان سے دیکھو کیا در غار رہا

تشنہ لب عاشق سکیں ہو تشنۂ صادق
آبِ زمزم سے وہ سیراب و سرشار رہا

دنبا منڈے سے گیا اوسکو ہی خوفِ گرگان
جو جدا چمڑہ ہو جاندار سے مردار رہا

عاشق شرع اٹھاتا ہے عقل کا جامہ
جام ساقی سے پلا لیتے ہی میں سرشار رہا

عقل حیران ہے اس جائے فلاطون زمان
درد پہلو کا نہیں عشق کا آزار رہا

وقت سختی کے مدد کرتے ہیں پیرانِ کبار
پیرِ پیران شہ جیلان میرا انصار رہا

جو کہ آزاد ہو دنیا سے نہیں وہ قیدی
حال میں عشق و محبت کے گرفتار رہا

پیر سلطان ابراہیم کے قربان جاتا
عشق احمد میں وہ کس طور سے سرشار رہا

عاجزی اور اطاعت کیا ایسی وہ ایاز
آپ محمود ہوا آپ ہی سردار رہا

پیر مسکین کے دامن کو ہین پکڑا جب سے
دل قوی ہوگیا قالب میرا رنگدار ہوا

آتشِ عشق سے ہے محمود قیامت تک تیز
ماسوی اللہ کو جلایا تو وہ دلدار ہوا

کیا مبارک ماہ ہے رمضان کا
ہے تراویح اور ختم قرآن کا
روزہ دارون کے لئے ہین دو خوشیان
وقتِ افطار اور لقاء رحمان کا
جب سے دیکھے چاندِ رمضان مومنان
ہے بشارت قید ہے شیطان کا
کھل گئے دروازہ جنت صایمو
جاؤ جنت باب ہے ریان کا
سرد ہوگئی آتش دوزخ ہے فضلِ خدا
بند ہوا دروازہ اب نیران کا
شاہ مسکین کی توجہ سے ہو بس انجام خیر
کھول یارب عاصیو پر بابِ غفران کا

کیا مبارک ماہ ہے محمود یہ
وصف رمضان کی لکھے امکان کیا انسان کا

کیا مبارک نام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
حل مشکل کام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
بادشاہ ظالم نے پھینکا تہا کسی خادم کے تئین
غصہ ہوا ز بام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
وقت گرنے نیکلے پکارا بے گناہ ہون نقشبند
دستِ غیبی تہام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
خواجہ ایک سے مسخری کرتے تہی ملا بانج حسد
کیون نہین ہے ریش خادم یہ بہاؤ الدین کا
دل تنگ ہوکر پکارا داڑہی نکلی آنہین
کیا تنگ شام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
اوسکو مجنون مت کہو جو عشق مین مجنون ہوا
مرضِ عشق انعام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
اولیاء اللہ کی منکر کرامت کا جو ہو
حجت و الزام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
جسکو کہتے ہین محبت ہے وہ عشقِ احمدی
کیا لبالب جام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

چہرہ دل تک سر بہ سجدہ رکہکر مانگی ہیں دعا
کیا نشان اتمام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

جس نے دیکہا چہرۂ انور کو شیدا ہو گیا
کیا رخِ گلفام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ہے مقام اول فنا فی الشیخ طالب کو ضرور
بے نشان انجام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

بیقراری نالہ زاری آہ پہلے پہر سکوت
فیض کئی اقسام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

جب تلک جلتی ہے لکڑی آگ ہیں ہتی کو لگی
اب فنائے تام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

کیا فنا لکڑی ہوی کہ خود وہی آتش بنی
بحر فیض انجام ہے۔ خواجہ بہاؤ الدین کا

جامع الخیرات ہیں میان محمد کے غلام۔
تاج فضل انعام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

بے مدد مرشد کے کچہہ ہوتا نہیں محمود بس
ہمکو اعتصام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ذکر اسم ذات کر اللہ ہو اللہ دل سے تو
فیض خاص و عام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

سات پشت بخشای جائیں اک دل اگر جو ہو
قرب حق اتمام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ہے حضور قلب ادنی خادموں کو ہیں نصیب
لوح دل پر نام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ہے مرید ادنی کے تئیں اذن شفاعت کو ہیں
کیا مرید فرجام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

مشرق و مغرب تلک پہونچا طریق نقشبند
فیض روم و شام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

عاشقوں کو بس ہے لذت ہی فکر اور شغل کی
دلمیں ارتسام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

بنصرہ خضر ہو یا وسطی سبابہ ہو مگر
حلقہ ابہام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

عالم ارواح میں دوری و نزدیکی کہاں
قرب الثیام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

سوح بیچون جیسی ہے دیسا ہے قالب بنی لطیف
الطف اجسام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ہے ریاست اس دکن کی نقشبند احرار یہ
کیسا انتظام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

یا الٰہی رکھہ سلامت بادشاہ محبوب کو
خادمِ خدام ہے خواجہ بہاوالدین کا

جو فنا فی الشیخ ہووے بس وہی محبوب ہے
وہی دل آرام ہے خواجہ بہاوالدین کا

بے ریاضت بے کسب کے فضل شامل حال ہے
کیا طریق آرام ہے خواجہ بہاوالدین کا

اب مدد محمود کی کرنا خدا کے واسطے
پیر پیران نام ہے خواجہ بہاوالدین کا

شوق کعبے نے کیا ہم کو دیوانہ اپنا
کیا نصیبہ ہے اگر ہووے جو جانا اپنا

بسبب حُب مکین کے ہے مکان الفت
کیون نہ محبوب ہو محبوب کا خانہ اپنا

ورنہ وہ ذات معرا یہ سراب آب نما
کہین عنقا بھی بتاتا ہے نشانہ اپنا

عام مومن کو کہا سنگ و گِل میرا مکان
خاص کو قلب سے سمجھا یا ٹھکانا اپنا

قلب کو قلب نہ جانو ہے وہی قلب صحیح
ذات بیچون نے کیا جس مین سمانا اپنا

کسی قالب سے کرے ذکر نفی غیر کی ہو
لیک مقصود ہو محبوب وہ پانا اپنا

کہان اخفی ہے وہ خورشید جہان تاب مگر
نفس شب پرنے یہہ پھوکا ہے فسانہ اپنا

دشتِ پرخار بھی گر ہووے وطن کا رہ کو
مثلِ گلزار دکھاتا ہے سہانا اپنا

مرضِ باطن کے گرفتار کو چاہتا ہے طبیب
معالجہ روح کہو کس سے کرانا اپنا

باب اسلام سے داخل ہو حرم مین اول
رہنما کوئی متصوف کو کرانا اپنا

کیا ہے اسلام کہ ہو شرع محمد کا مطیع
حکم مین اوسکے جہان سر یہ جھکانا اپنا

جسکا معشوق ہو جس جائے اوسی جا کعبہ
کعبۂ دل سے تصور یہہ جانا اپنا

الف احد کے بجا میم محمد کی رکھتا
میم معشوق کے پردہ کو اٹھانا اپنا

دوست جبتک نہ ملے شوق ہے اوسکے گھر کا
مئی الفت جو پلاوے تو ہو جانا اپنا

مَی اُلفت نہ ملے پیر مُکمّل کے بغیر — دامنِ پیر پکڑ چھوڑ نہ جانا نہ اپنا
گنجِ قارون ہے سینہ مین یہہ مسکین کے خفی — ذکر اللہ ہُو یہہ اللہ ہے خزانہ اپنا
گفتگو اُس سے ہماری ہے جو ہمراز رہے — کام کیا اُس سے سخُن جسنے نہ جانا اپنا

نعتِ احمد جو قصیدہ مین لکہا ہے محمودؔ
پھُول ایک باغ مین گویا ہے لیجانا اپنا

ہے کمین گاہ مین اس کے کہ راہزن بدوی — کیسہ نقد عمرہان نہ گنوانا اپنا
قافلہ سات چلا جا نہ ہو تنھا رہ مین — تشنہ صحرا مین نہ حلقوم کٹانا اپنا
سیرِ آفاق مین آفاقی کو آرام کہان — سیرِ انفس مین نہ کیون دل یہہ رمانا اپنا
جبکہ بیعت ہوی مملوک ہوا مالک کا — اب وہ مختار ہے چاہے کرے مولا اپنا
قطرہ قطرہ سے بھی ہوتی ہے کہین بیاس کم — جام اے ساقی تو بھر بھر کے پلانا اپنا
تشنہ لب عاشقِ مسکین کو تا ہو تسکین — ظنِ عبدی کے سبب حق کہلانا اپنا
دشمنِ جان تو کیا بلکہ ہین دشمنِ ایمان — نفس شیطان سے ایمان بچانا اپنا
نور سے میرے ہے تو نور سے تیری ہین سب — عرش و لوح و قلم روز و شبانہ اپنا
بعد تو نور سے احمد کے کیا ظاہر جب — ہوا ماہر تو کہا کہ نہ چھپانا اپنا
پیشتر نور کو نو لاکہہ برس دنیا سے — سیر کروا اتار ہا راز نہانہ اپنا
نور سے اوسکے بنی جنت و دوزخ کرسی — نام جب مین نے لکہا عرش پہ اوسکا اپنا
روزِ میثاق مین آدم سے نبیِّ مرسل تک — نکتہ ایجاد دو عالم کا سنانا اپنا
جس زمین پر اگر آوے میرا احمد پیارا — سب کو لازم ہے کہ سردار بنانا اپنا
سُن چکے جبکہ یہہ تعریف تمامی مرسل — عرض کی سب نے کہ ہے بار خدایا اپنا

کی فرشتون نے بھی ایسی ہی تمنا زاری
بلکہ جبرئیل نے سرتاج بنایا اپنا

نعتِ احمد جو سنا اوسکو ہوئی بےتابی
غائبانہ کیا احمد سے نے دیوانہ اپنا

عشق مین تیرے ہوی لاکھون کروڑون بیتاب
مثلِ موسیٰ کے گریبان کو پھاڑا اپنا

اونکی تعریف مین توریت زبور وانجیل
اور قرآن بھی آخر مین اوتارا اپنا

آتشِ عشق سے بس دل یہ جلانا اپنا
یہی اسلام ہے بس سب کو سنانا اپنا

حجرِ اسود ہے وہ کیا ہاتھ ہی وہ بیت الست
دستِ محبوب پہ بوسہ یہہ لانا اپنا

جبلِ عرفات ہمیشہ ہے یہ صحبت سے کہان
دامنِ پیر پکڑ چھوڑ بہانہ اپنا

پیر نے پیر دکھایا کہ وہ دریا تھی عمیق
اوسی دریا نے مجھے بوند چکھایا اپنا

غرق ہے نور مین احمد کے وہی مسکین شاہ
مجھے بےدام غلام اوس نے بنایا اپنا

نام لیوا تیرے محبوب کا ہے یہہ محمود
جیسا محمود دکھا ویسا بنانا اپنا

جب جبلِ مفرح سے مدینہ نظر آیا
اوس گنبدِ خضرا کا نگینہ نظر آیا

آتی ہے محبت کیا مجھے جبلِ احد سے
عاشق ہے نبی طور دو سینہ نظر آیا

بس یکھہ لیا عرشِ برین روئے زمین پر
جب منبرِ نبوی کا وہ زینہ نظر آیا

کیا ابر وہ رحمت کا برستا ہے شب و روز
بس خیمہ فلک کا یہہ شمینہ نظر آیا

الماس و جواہر کو مین قربان کرون اوسپر
اوس رحمتِ عالم کا دفینہ نظر آیا

کیا سنگ و زمرد کی بھی ہے قدر و قیمت
انگشتری گنبد کا جو مینہ نظر آیا

کیا لعلِ بدخشان پہ پڑے سے نظر مہر کی
لاقیمت جواہر کا دفینہ نظر آیا

جس منبر نبوی پہ پڑہا جاتا ہے خطبہ | بس عرش برین کا گویا زینہ نظر آیا
ہر روز ہے رمضان و ہر شب ہے شب قدر | کیا خوب مدینہ مین یہہ جینا نظر آیا۔
ہر ایک حسین پیر و جوان اہل مدینہ | کیا مثل حلب آئینہ سینہ نظر آیا۔
جس کوچہ مین جاوے تو بس خوشبوی عطر گل | اوس خوے محمد کا پسینہ نظر آیا
جنت بقیہ کی ہر ایک قبر ہے پر نور | زندہ دل دبا فیض دفینہ نظر آیا
وہ مرتبہ ہے میرے رسول عربی کا | افلاک شب معراج مین زینہ نظر آیا
جس دل مین محبت نہ ہو بوبکر و عمر کی | پہچان لیا دل وہ کمینہ نظر آیا۔
سن بارہ سو نود کے اوپر آٹھ تہا جسوقت | دن پیر تہا عاشورہ مدینہ نظر آیا
جو زیر قدم پیر مکمل کے رکھے سر | لاموت عجب دنیا مین جینا نظر آیا

محمود تو یہ چھوڑ دے دنیائے دو روزہ
کر شکر مدینہ کا خزینہ نظر آیا

کس نے محبوب کے دیدار کو روکا آہا | کیا سگ نفس نے اوس یار کو بہوکا آہا
شہوت نفس کی کیا ہوگئی آتش غالب | نبار کیون ہوگیا یہہ نعرہ ہوکا آہا
یار ہی اپنا بہلا کس سے خفا ہوتا ہے | نفس کافر نے دیا کیسا یہہ دہوکا آہا
سر مو فرق نہ تہا عاشق و معشوق مین بس | ذات بیرنگی کو کیا فرق ہے موکا آہا
رنگ بیرنگی کا جامہ نہین پہنا دلبر | وصل عریانی مین کیا فرق ہی دو کا آہا
پر وہ رنگ ہے بیرنگ رخ عاشق پر | آتش عشق سے کیون دم کو نہ پہوکا آہا
جتنے معشوق ہین دنیا کے تو موہنہ اوٹہے ہوا | بیوفا یار کے کیون موہنہ پہ نہ تہوکا آہا۔
دست ساقی مین لیا لب ہے ہنستہ سلغ | مے ساقی نہ چکہا دل جو تہا روکہا آہا

جسکا عاشق ہے خدا تو بھی ہو اوسکا عاشق
شیخ مین فائق ہو کیون راہ کو چھوکا آہا
شاد ہے عشق مین اب آہ کیا عمرِ محمود
چھوڑ دے عشق مین جو رنگ ہے بوکا آہا
شاہ مسکین سا اب پیر ملے تجھکو کہان
کیون نہ دیدار کا اُن کے ہوا بھوکا آہا

عمرِ دنیا ہے کیا عشق نے تجھے محمود ا
کیون نہ دیوانہ ہوا پیر کے رو کا آہا

در دین کعبہ کے گر آج نہ سوتا ہوتا
شبِ عرفات کو غفلت مین نہ کھوتا ہوتا
کیون نہ احرام بندھا آٹھوین تاریخ حج کا
زیرِ میزاب حطیم آج جو ہوتا ہوتا
جامۂ تن کو کیا میلِ گناہ نے کالا
آبِ زمزم سے اگر پاک جو ہوتا ہوتا
پانی زمزم کا ہے کیا آب ہے وہ رحمت کا
فیضِ رحمت سے یہہ قالب کو جو دہوتا ہوتا
حاجیون کا ہے کفن نام ہے اوسکا احرام
چاہ زمزم مین اگر اوس کو بھگوتا ہوتا
حج وہ نعمت ہے کہ ہر قدم پر ستر نیکی
کیسۂ نقدِ عمر آج نہ کھوتا ہوتا
جبلِ عرفات کا ہے چھوٹا سا اِک کوہ طور
جبلِ عرفات سے گر دور نہ ہوتا ہوتا
دلکی دریا ہے عجب موجزن استغنا
عاجزی لا کے نظر بار نہ غوطہ ہوتا
بچہ روتا نہین جب تک نہین مان دیتی
نعرہ چہ لاکھہ و حجاج کا ہوتا ہوتا
ذوقِ مسجود اللہ خانۂ کعبہ ہوتا
ذاتِ مسجود لہ مین کوئی ڈوبا ہوتا

عشق محمود اگر ہوتا تو مجنون بنتا
لیل عرفات کو غفلت مین نہ کھوتا ہوتا

گر پڑا ہوتا درود روز جمعہ ہی سو بار
غم دنیا سے ہوا آزاد بس چھوٹا ہوتا
نوین ذیحجہ ہے وقت خاص وقوفِ عرفات
ٹھہرے تا غروب آج جو ہوتا ہوتا

سر کھلا آج ہے جہہ لا کہہ سے معمور عرفات	ہانگتا جلد دعا دست نہ کوتاہ ہوتا
عاشق کعبہ کا انکار نہ ہوتا حاشا	عشق کعبہ کا اگر دل مین جو ہوتا ہوتا

اہل نا ندیڑ دعا گو ہے تمہارا محمود
ناتوان بات محبت سے کیا موٹا ہوتا

غیر حق کس سے دل لگانا نا	اپنے ہمدم سے مونہہ پہرانا نا
طالب مولا از ہمہ اولے	طالب حق سے باز آنا نا
لا الہ کے بعد ہے الا ہو	ذکر کلمہ کا کیا سکہانا نا
اللہ اللہ ذکر قلبی کو ثمن	عاشقون کے سوا بتانا نا
نور یوسف ہے تو اے میری جان	غیر کو حسن یہہ دکہانا نا
اوٹہہ گیا غیریت کا پردہ اب	عمر کو رائیگان گوانا نا
سرسری مت سمجھ محبت کو	آہ یہہ راز تو نے جانا نا
پڑہ کے اعوذ اور بسم اللہ	نفس شیطان کو کیا بہگانا نا
حسن ظن ساتہہ ہو د حضوری شیخ	سہو ظن ذرہ دل مین لانا نا
با ادب رہنا اور نہ کرنا کلام	شوخی گستاخی پیش لانا نا
لا کہہ طرح سے ہو خفا محبوب	عاشق دامن سے دست چہڑانا نا
ایک ساعت کی صحبت مرشد	ہے وہ اکسیر قدر جانا نا
در محبوب پر رکھے جب سر	جان دنیا پر سر اوٹہانا نا
آپ مرنا پا پیر کا ہو وصال	اوسکے در سے قدم اوٹہانا نا
جب تلک جان سے نہ ہو وے ہاتہہ	جان جانان سے فیض پانا نا

نہین مرتے ہین زندہ دل پیران
خاص مظہر شہید جانانا

خون شہدا کا پاک ہے بیشک
اونکو غسل اور کفن پہنانا نا

بے شرع پیری اور مریدی کو
دل محمود نے آہ مانا نا ؎

اے دل سنگ ایک رنگ ہو جا
رنگ دوی کا آہ جانا نا

ایسا یوسف کہ چاند ہو شرمندہ
چاہ مین بھائی تو گرانا نا ؎

رونا بے اختیار ہے یعقوبا
درد یوسف خدا دکھانا نا

باپ بیٹے ہین عاشق و معشوق
بھائی اس راز کو تو جانانا

وصل عریانی ہووے جبکہ نصیب
خوف مخلوق سے ڈرانا نا ؎

عشق پاکون کا پاک ہی اے رقیب
بدگمان ہوکے زخم کھانا نا ؎

گرچہ ظاہر عقل مین نہین آتا
باطنا نفع کیا دلانا نا ؎

ست نظر کر خطا پہ عاصی کے
اے مرے نور چشم جانانا ؎

سن تیرہ سو دس ہے ہجر النبی
کیا دعا لکھہ کے دل رمانا نا

دل مسکین ہے نازک اور لطیف
شاہ مسکین کا دل دکھانا نا

عیش ابدی سے ملے تجھے محمود ؎
دامن پیر چھوڑ جانا نا ؎

پلادے ساقیا مجھکو مئ خمخانۂ مشرب
پیا جو مین شراب اس جا طہوراونہا ملیکی کب

ہم آغوشی و ہم بستری ہے وحدت ہے یک رنگی
یہی ہے وصل عریانی فہم یوسف علیہ السلام مین او کب

عرس کو ہر برس جاتا قدمبوسی پیر ہو آتا
ملی آج جان روح سے بس فنا ہے تامہ ہی اب

اسی تاریخ بست و پنجم جمادی الاول جاری
پڑا تہا خواب کیا محمود تہی لیل جمعہ نصف شب

قریب سینہ کے تہا اور لب پر تہا قفل ایسا
مزا تہا خواب کے اندر چکہی لذت زبان وہ سب

ملا یا ہو نہ ہے سو نہہ اپنا پیر محبوب نے درخواب
مغز بادام الٰہی عشق اپنا دیا مجہکو ہے احسان سب با

پیر یا ز دسے تہا گیا یا ابراہیم نام ہے جسکا
وہ قسمت پیر دیا او سکو ادا کیا شکر ہو گا رب

عشا سے تا فجر کس سے تہا مین کرتا ہوا باتین
سنا تہا شب کا رتبہ نیا وہی شب قدر یا رب

قدر دان شب قدر کے ہین وہی مسکین شاہ محمود
چہپا آب حیات ظلمات مین دیجور کی ہی شب

این جگفتم من بگفتم وقت خوش یا عندلیب
از نسیم صبح شگفتہ مثل گل دل اے لبیب

راز پنہان آشکارا می شود بے اختیار
میکند گا روندا ند از فراز و نشیب

عمر ضائع می شود در لہو لعب ہشیار باش
مثل شب کن رازداری سر خود را از رقیب

از طبیب ظاہران این مرض باطن بہ نہ شد
صحبت وصل ہست دوا دیدار پیران چون طبیب

کس نداند حالت محمود را جز شیخ او
وہ بشارت از مراقب نحن اقرب ای قریب

یا الٰہی آن چہ دادی عشق و الفت را بما
دوستان خاص ما را ہم کن تو بے نصیب

روز جمعہ وقت ظہر جا ستے بر بین شدہ
از فضل شد جسم ما را لذت بحید نصیب

ہفتم ذی قعدہ نود سہ و الف مائتین
سال ہجری می بود این را کنی تو چون حبیب

بے توجہ شاہ مسکین کار محمود حل نہ شد
حل مشکل کن بحق شاہ مردان اے مجیب

پیر مسکین شیخ ہندی نقشبندی آفتاب
ہست در ملک دکن قطب زمان عالیجناب

یا الٰہی سنیان را دہ تو حب اہل بیت
نجم آسا کل صحابہ عاشقان بر ماہتاب

حضرت بوبکر و عمر عثمان و حیدر نام دار
این چہار او تاد خیمہ آسمان فیض سحاب

یکہزار و سہ صد و ماہ محرم سال ہجر
بست و دویم صبح صادق شد دعا مستجاب

لیل عاشورہ جمعہ بود روشنی شمع دین
چہ عجب از غم حسینا شد دل عاشق کباب

بس تو شو خاموش اے محمود مسکین و گدا
از فیض پیرم می شوند نزد خدا ہم یار یاب

خلوت دارم بیاد او کہ غم نا محرم است
عالم علوی و سفلی جان جسم نا محرم است

کن سکوت از راز عشق ہرگز مگو در عام و خاص
ظرف مئی و ہم سبوح و شیشہ ہم نا محرم است

جام جم را این چنین تاثیر کے بود یوسفا
مستی مئی جام نوشان جام جم نا محرم است

جز بہ مادر و پدر از کس امید خیر نیست
این عجب دردیست باطن مادرم نا محرم است

در طریق عشق رفتن بر عقل اسوار شو
شادی و غم ہم ندارد عقل و رسم نا محرم است

یوسف ثانی مبارک باد این نسبت رشید
درد عشق را ہم طبیب و ہم صنم نا محروم است

گشتہ ام کہ آن مہ برج آفتاب عالم است
جان چہ جائیکہ آنجا سایہ ہم نا محرم است

باخیال تو نہ گنجد یاد خوبان در دلم
ہر کجا سلطان کند خلوت حشم نا محرم است

ما اگر مکتوب نہ نوشتیم عیبے ما مکن
درمیان راز مشتاقان قلم نا محرم است

خوش دلم گر دیدۂ من شد سفید از انتظار
گر بپئے دیدار جانان دیدہ ہم نا محرم است

تام تو صدیق یوسف وعدۂ خود کن وفا
عشق محمود با ایاز ہمدمم نا محرم است

قرب در قرب و محبت در محبت مضمر است
نام محمود قایم و باقی علم نا محرم است

بالغرض گر عمر نوح باشد و صحبت الف عام
گر نہ باشد فضل حق کسب و علم نا محرم است

جز گذر تر دامن نبند حریم کوی عشق
ور بود خود پاک دامن در حرم نا محرم است

پاک دامن کس نگوید متقی ہم بے گناہ
کاش بوسہ دادمی بر لب ہم چشم نا محرم است

کاش هم کردی گناه هم چشم گشتی خوب بود　　دعوی عشق و محبت بی صنم نامحرم است

در محبت عین و شین و قاف اشاره بس کنند　　عقل زایل حرق مرارش و شرم نامحرم است

نظر اول معاف مرفوع القلم عاشق چه دید　　وصل عریان صنم با دیده چشم نامحرم است

هر چه هست از ظلمت کفر نفس اماره خود　　تا قیامت روشنی دین احمد قایم است

غرهٔ ثانی ربیع یوم خمیس نیم شب　　الف سه صد یازده هجر لا و نعم نامحرم است

پیر مسکین نقشبندی فی زمان حال ما
عشق محمود خوب داند عقل و رسم نامحرم است

نصیب روضهٔ شان محمدی این است　　قسم به قبر مبارک که سینه بی کین است

کجا است چشمهٔ آب حیات پیر خضر　　درون ظلمت دنیا چه آب شیرین است

اگرچه صورت فقرم نه معنی درویش　　گهی سکر و مستی دگاه به غلبین است

زبعد مرگ من این یادگار خواهد ماند　　بوقت نزع بخوانم که سورهٔ یٰسین است

نمرد آنکه دلش زنده شد بعشق خدا　　گمان مبر تو که حافظ بگور مدفین است

مسند دل تو درین کاخ های زنگار نگ　　بسوخت دل که تو طفلی و خانه رنگیست

چه بازیست این دنیا به نرد و شطرنجی　　ندانم که بردی شتر و اسپ بی زین است

کجا است چند میان خوش الحال فقیده خوبان　　هنوز آدم و قالب میان الطین است

دعای پیر بحق مرید رد نشود　　که امتی نبی را حدیث تسکین است

مترس حاشا و کلا زکید دشمن دین　　مدد ترا ز توجه شاه مسکین است

اگرچه مولد و منشاء من به تاندیره است
بگو ایاز که محمود شهر غزنین است

وسیع حجرۂ اطہر زبان دران گنگ است
غلاف سبزہ دیدم زمرد نگین است

درود فاتحہ باد باآل اصحابش
کہ نام پاک مرا حفظ جان حرز مین است

درود خوانم و دانم کہ می رسد بہ نبی
طریق عالم و علما عجب آئین است

مکن نماز جنازہ منافق محدس
کہ بعد مرگ بد شش در مقام سجین است

ز آہ خواجۂ مشکل کشا جبل سوزد
ہوائے قفس بر دمش کاہ رنگین است

گذشتہ ہجر نبی الف سہ صد و سال
کہ جائے شکر و سپاس است نہ جائے غمگین است

دعا بکن تو برو زخمیس محمود ا ۱۳۱۰
کہ بست و پنجم جماد آخر و ہی چہلمین است

امیدوار دعا خاتمہ است وقت نزع
لہذا ان برادر دینی کہ زمرہ مسکین است

غرق بیچون جو ہو چون کہو کیا نسبت
غرق بیچون جو ہو چون کہو کیا نسبت

غرق بیچون مین یہ چون ہوا کیا نسبت
غرق بیچون ہوا چون ہو یہ کیا نسبت

حوصلہ جسکا ہے ویسا ہی سمجھتا ہے وہ
چشم ظاہر کرو باطن کو کہو کیا نسبت

کونسی شئے ہے اے محمود ابھی دنیا نیز
بے تعین کو تعین ہو بھلا کیا نسبت

شمس الھدا یا بدرا لدجا یا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

بے فکر اپنی قبر مین سو گا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

اوسکی شفاعت تو ہی کریگا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

منکر نکیر سے وہ نا ڈرے گا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

ایمان لیکر وہ نا مرے گا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

حشر مین پیاسا وہ نا رہیگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
آگ جہنم سے وہ بچے گا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
آتش دوزخ مین نا جلیگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
حشر مین تیرے ہی ساتھہ ہوئیگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
حج اور عمرہ مقبول ہوگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
فریاد اوس کی حق بہی سنیگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
دونون جہان مین دولہا بنے گا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
عزت حرمت تو ہی کرے گا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
ذلت و خواری سے وہ بچیگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
تو ہی غنی دل اوسکو کرے گا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
شکوہ شکایت وہ نا سنے گا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
رنج و بلا کو سب وہ سہے گا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
ہجر نبی مین کب تک رہیگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
وقت نزع کے تم سے ملیگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
تا ابر ساعت یار کو کیا بہولیگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
ہمت پیرون سے وہ اڑیگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
تیرا قصیدہ وہ ہی سنے گا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
عاشق مسکین وہی رہیگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت
امتی تیرا محمود ہوگا — جسنے کیا ہے تیری زیارت

بارہ سو نود پر نو ہے ہجری — جسنے کیا ہے تیری زیارت

کیا آدم کو حق پیدا محمدؐ ہی کا ہے باعث — شرف خاکی کو جو بخشا محمدؐ ہی کا ہے باعث
لکھا جب نام اللہ کا حبیب اوسکی محمدؐ کا — قلم نے سر جھکا بولا محمدؐ ہی کا ہے باعث
بچھایا کنکروں کی جا دُر و یاقوت سے اوسکا — اسم ہے جنت الماوا محمدؐ ہی کا ہے باعث
کیا چاروں نہر جاری شراب و شیر عسل پانی — پر از میوہ درختونکا محمدؐ ہی کا ہے باعث
رکھا پھر حور اور غلمان کیا رضوان کو دربان — مزین ہو چکا ایسا محمدؐ ہی کا ہے باعث
کیا دعوت تمہاری حق طفیلی ہیں ہم بس مطلق — طفیلی کب جدا ہوگا محمدؐ ہی کا ہے باعث
یہاں یہ نقشبندی کی شہنشاہی کی مسند ہے — جو وہ بیٹھا ہے اب اس جا محمدؐ ہی کا ہے باعث
ہدایت میں نہایت ہے ای محمود اس طریقے کے — تمنا کا نبی کعبہ محمدؐ ہی کا ہے باعث
پیا دریا رہا تشنہ محمدؐ ہی کا ہے باعث — پیا تشنہ رہا دریا محمدؐ ہی کا ہے باعث
میں سمجھا تھا کہ میں کچھ ہوں غلط تھی یہ سمجھ میری — کیا توبہ اور رہے توبہ محمدؐ ہی کا ہے باعث
وصل برتی ہے آخر میں یہاں اول میں برعکس ہے — ہے اسمیں وصل عریاں کا محمدؐ ہی کا ہے باعث
کیا عاشق مجھے اوسکا جو ہے مشہور مسکین شاہ — وہی معشوق ہے میرا محمدؐ ہی کا ہے باعث
یہی ہے افضل اللہ یہی ہے دولت تقویٰ — طریقہ نقشبندی کا محمدؐ ہی کا ہے باعث
وہ ایسا ہی شہنشاہ ہے کہ مسکینوں کو چاہتا ہے — شہنشاہ ہو نکا یہ ہے شاہ محمدؐ ہی کا ہے باعث
خلیفہ شاہ سعد اللہ جو ہیں مشہور مسکین شاہ — وہی معشوق ہے میرا محمدؐ ہی کا ہے باعث

یہہ عاشق ہے تیرا محمود تو عاشق ہے کہو کسکا
تیرا محمود ہے شیدا محمدؐ ہی کا ہے باعث

صبا ز کوے مدینہ آمد کہ بوی مشک ختن خجل است
زراہ باطن بہ یعنی عاشق چہ مست کردو بجا رفت دل شد

زحب قبہ برآمدہ این محب محبوب ہر دو چشمہ
کہ عشق احمد یقین بدان اصل و باقی ممکن فتادہ در ظل

اگرچہ آدم صفی و نوح خلیل و موسیٰ و عیسیٰ مریم
نبی اولعزم رسول اکرم ز تیغ عشقش شدہ بسمل

چہ نام پاک است دو میم دورا محب محبوب اشارہ ونا
محمدا یا محمدا یا محمدا است این شراب این مل

بدہ تو ساقی شراب ساقی امید دارد سگ در تو
کہ عشق دنیا خراب جا راست عشق محمود برآمدہ گل

رضا بسکین رضا ہمولا کہ شاہ سکین پیر ماست
درین زمانہ نظر نہ آید کہ باشد شیخے کامل اکمل

دکھادے خدایا لقاے محمد
نہ تڑپا ہے مجھے از براے محمد

نکیون پیروی ہم کرین اونکی یارو
رضا خدا ہے رضاے محمد

نہ دوزخ بہشت اور نہ لوح و قلم تہا
ہوا ہے یہہ سارا براے محمد

عدم تھی زمین آسمان اور ملائک
ہویدا ہوے سب طفیلے محمد

ہمارا نہین کوئی پشت و پناہ اب
بجز ذات آن پیشواے محمد

تھا ظلمات ساری جہان نین کفر سے
منور ہوا از لقاے محمد

تبسم لبون مین تھا اور رحم دل تھے
خدا بھی تھا مشتاق خواے محمد

شفقت محبت تلطف تہا ہردم
کہان کس سے ہووے ثناے محمد

تمنا یہ رکھتے ہین سرمہ کے بدلے
لگا دین دو چشم خاکپاے محمد

عجب قد رعنا شمایل بھرا اب
ثنا کس سے ہووے ادا ے محمد

شفاعت کرینگے قیامت مین بیشک
جہانتک کہ ہین کلمہ گوے محمد

حبیب گنہگار روز جزا و سزا کا
بہروسہ نہین ہے سواے محمد

توقع یہہ رکھین کہ سرمہ کے بدلے ۔ رہے مہربانی خدائے محمدؐ
عفو گناہ چاہتے ہو اگر تم ۔ عزیز ذکر و عرض برائے محمدؐ
سے طالع ہمایون اور بخت میمون ۔ دیکھا یہ چشمون سے روئے محمدؐ

ملا پیر مسکین شاہ سے خدا یا
اجابت دعا ہو برائے محمدؐ

چشم مستان سے ہے گمان کچھہ اور ۔ زلف پیچان سے ہے گمان کچھہ اور
بات کرنا ہی یار سے مشکل ۔ لب جنبان سے ہی گمان کچھہ اور
ایک حجرہ مین گر ہین باہم دو ۔ ہمنشینان سے ہے گمان کچھہ اور
مین نے سمجھا تہا جامہ تن یہہ حجاب ۔ وصل عریان سے ہے گمان کچھہ اور
دل آہو نہ دام مین بند ہو ۔ ان غزالان سے ہے گمان کچھہ اور
چشم عاشق کا قطرہ دُر یتیم ۔ ابر نیسان سے ہے گمان کچھہ اور
سر سے پا تک برہنہ ہون پُر عیب ۔ عیب پوشان سے ہے گمان کچھہ اور
نفس امارہ مطمئنہ تہے یہہ ۔ نیک بختیان سے ہے گمان کچھہ اور
سیر سے یوسف تو سینہ سے لگ جا ۔ خاکساران سے ہے گمان کچھہ اور
ایک بوسہ کا ہون تیرے خواہان ۔ بس رقیبان سے ہے گمان کچھہ اور
الف سیدہا ہے عقل کی ہی کجی ۔ سرو بستان سے ہے گمان کچھہ اور
ظاہر و باطنًا ہو ایک سان ۔ پیر پیران سے ہی گمان کچھہ اور
شب پر کور کی ہین آنکھین بند ۔ مہر تابان سے ہے گمان کچھہ اور
ظرف جیسا ہے رنگ ویسا ہے ۔ عام خاصان سے ہے گمان کچھہ اور

روشنی ایک سر نشتروں کا قصور
کم ظریفاں سے ہے گمان کچھ اور

شک فہم و خیال خاسد ہے
اہل ایقان سے ہے گمان کچھ اور

وقت توبہ ہے پیر نہ آوے گا
شان شاہاں سے ہے گمان کچھ اور

مین نے سمجھا تھا بُعد عین و قرب
شاہ جیلاں سے ہے گمان کچھ اور

مثل غنچہ کے ہو گیا خاموش
گل خنداں سے ہے گمان کچھ اور

رہنما رہبر ہین مسکین شاہ
حال رنداں سے ہے گمان کچھ اور

حسن ظن آج ہے تیرا محمود
جان جاناں سے ہے گمان کچھ اور

چہ دانند رمز اہل دین حضار
کہ مسکین بود خضر ناز بردار

سلامش آمده در خط تجار
گویا آن مرہم بوده دل افگار

جوابش باد از محمود علیکم
بیا اسلم خان نواب مع اہل حضار

طریق عشق را پایان پست نیست
پیاده عقل مرکب عشق اسوار

نمی دانند راز عشق بازی
ز باطن نیست آگاه اہل بازار

درین ظلمت کده دنیائے فانی
بباید نور ایمان را نگہدار

مقام پستی بالا مقامی ست
خزینہ بے بہا در گنج اسرار

سفر در پیش دارم نا توانم
بباید اسپ مارا تیز رفتار

روانہ میکنم جنو میان را
کہ تا در وجد آرد نغمہ یار

دل خانہ اگر شکستہ گردد
مرمت را چنین می باید معمار

بگل خوشبوئے مارا مست کرده
گہے دیوانہ باشم گاه ہوشیار

اگر سوئے خطا من رفتہ باشم
بہ ذل عفو کن او را اے ستار

نگاہ لطف کن عفو خطا کن
کہ مارا نیست جز تو رب غفار

وردیح ایام مارا فکر انیست
کہ باشد جامِ دل را ز دہان چکار

شب دوشنبہ پنجم مہ صفر بود
ہزار و سہ صد سہ بود ای یار

سلام پیر و مرشد شاہ مسکین
رسیدہ مرہم زخمِ دل افگار

ترحم کن غنی بر حال مسکین
کہ ہست محمود در مرض عشق بیمار

[illegible] از من چرا کردی قرار
اے یوسف کنعانِ من از من چرا کردی قرار

قرآن تو ایمانِ من گردد شارت جانِ من
ایک شب بیا مہمانِ من از من چرا کردی قرار

بنگر تن عریانِ من بنگر ز باطن شانِ من
حافظ خدا ایمانِ من از من چرا کردی قرار

رحمے نہ کرد سنگین دلان بر حال زار عاشقان
یارب کجا رفت دوستان از من چرا کردی قرار

خارِ وطن چون گلستان تختِ سلیمان آسمان
تا مدیر مثل بوستان از من چرا کردی قرار

حبِ حبیبی دل ستان کردہ مرا شادان فرحان
بے حب خانہ دان ویران از من چرا کردی قرار

بے تو شمع روئے تو آیم چرا در کوئی تو
رفتم بہ بوگل سوئے تو از من چرا کردی قرار

کردی سفر ای یوسفا یک ہفتہ وعدہ کن وفا
زیادہ مشو از من جدا از من چرا کردی قرار

یک بار بیا کرد حکم عذرے نکردی من سقیم
رفتی بہ مثل شعبان از من چرا کردی قرار

عمر صرف شد رائیگان سودے نکردم جز زیان
یارب تو حافظ شو ایمان از من چرا کردی قرار

ایام حج مالا رو دا ز غفلتِ اکسالہ زود
از علاج کن سالِ رمضان از من چرا کردی قرار

یک جرم دیدی یوسفا جامہ درید عریان شدہ
منکر مشو حالِ ستان از من چرا کردی قرار

بے علم و فقیر ملعب شیطان بے شرع و اعمال طفلان — مرفوع القلم اند درویشان از من چرا کردی قرار

درویش مخدوم جہان زہرہ ندارند نادمان — صحبت میار لیس این و آن از من چرا کردی قرار

در اسیر ہیبت حاکمان عزت ندارند چاکران — در آ به زمرہ طالبان از من چرا کردی قرار

سماع عصر جان بود مطرب خوش الحان بود — مزمور خوان چنو میان از من چرا کردی قرار

محبوب دنیا غفلت است صحبت محمود راحت است — محروم شدی از صالحان از من چرا کردی قرار

یا طالب صادق بود لقمان طبیب حاذق بود — در مرض شناس عاشقان از من چرا کردی قرار

قدری نکردی آه آه محمود را ای یوسفا — این جان نمانده قدردان از من چرا کردی قرار

نشتر مزن بر زخم دل بیخود مکن از شیشه مل — مرہم بنه از وصل جان از من چرا کردی قرار

محمود مریض ناتوان آمد به طبخانه لقمان حق — یا پیر محی الدین جیلان از من چرا کردی قرار

از صحبت نیکان بدان دل سرد شد از احمقان — یارب کجا اند عاشقان از من چرا کردی قرار

یاران ما کرده سفر ماندی حضر خواہی خضر — بے گل شدم اندیشه خارستان از من چرا کردی قرار

امروز مسکین مفلسم فردا ببینی مغتنم — حسرت خورند سوداگران از من چرا کردی قرار

دوکان ما حسرت شده از اسم ذات رحمت بده — تا حال چه دیدی نقصان از من چرا کردی قرار

شکر بکن محمود تو ذکر بکن الله ہو — نور حبیب اندر مکان از من چرا کردی قرار

محمود مسکین بے نوا بر در فتاده چون گدا — کن یک نظر شاه شہان از من چرا کردی قرار

شد نصف شوال انتظار تا یار آید در کنار — سنه الف سه صد ده عیان از من چرا کردی قرار ۱۳۱۰

شکر بکن محمود شاه از برکت مسکین شاه
هستی حصین امن و امان از من چرا کردی قرار

منم ساقی منم باده منم مست و منم سرشار — منم صافی منم ساغر منم شیشه منم خمار

منم یعقوب منم یوسف منم شیرین منم فرہاد
منم حالی منم قالی منم مجنون منم لیلی
منم مشک و منم عطر و عنبر منم ریحان
منم مداح منم شاعر منم داود منم محمود
منم نشتر منم جراح منم زخمی منم مرہم
یقین شنوم سماع شرعی بلحن صوت داودی
منم سالک منم مجذوب منم تمکین منم تلوین
منم دریا منم قطرہ منم تشنہ منم سیراب
منم ماہی منم دریا منم کشتی منم ملاح
منم شہد و منم شیر و منم خمر و منم آب
منم ظرف و منم مظروف منم حامل منم محمل
منم مردہ منم زندہ منم کفن و منم مدفن
منم چون و منم بے چون منم تا کے منم لیکن
منم زاہد منم رند و منم فانی منم باقی
منم گفتن منم مطلق منم بیخود منم بے ہوش
منم گفتن انا گفتن انا کفر است انا اسلام
منم گفتہ انا گفتہ صنم گفتہ نہ من گفتہ
منم لب بند منم خورشید منم ساکت منم خاموش
منم گفتن منم نقش است صنم گفتہ منم جائز

منم عاشق منم معشوق منم چشمان منم دیدار
منم مطرب منم نغمہ منم چنگ و منم مزمار
منم عود و منم صندل منم نافہ منم تاتار
منم سعدی منم حافظ منم جامی منم احرار
منم درد و منم دارو منم لقمان منم بیمار
منم قاری قرانم نمازم حاجت مزمار
منم ذاکر منم مذکور منم ذکر و منم اذکار
منم خوشبو منم بینی منم چشمان منم دیدار
منم دُر و منم غواص منم جوہر منم تجار
منم جنت منم ماوا منم فردوس منم انہار
منم راکب منم مرکوب منم پیادہ منم سوار
منم صحرا منم دریا منم در گور منم بیدار
منم حالت منم عشق است منم راز است منم اسرار
منم محفل منم شمع منم قصر و منم معمار
منم جذبہ منم بیخود منم در خواب منم بیدار
انا بیخود انا با خود انا فرعون انا جبار
منم شبلی منم حلاج منم منصور منم بر دار
منم توبہ منم نعیم منم فانی منم گفتار
منم کمتر غلام اونی شہ مسکین با دلدار

منم گلزار و منم خوشبو منم خوش خو منم عاجز
منم محمود مسکینم منم بے پر منم پردار

منم این جا منم آن جا منم یک جا منم ہر جا
منم شاغل منم مشغول منم نائم منم بیدار

منم پابند منم آزاد منم مطلق منم دل شاد
منم خندان منم گریان منم بے پر منم پردار

منم رومی منم شامی منم یمنی منم اعراق
منم ترکی منم بلخی منم طوسی منم بلغار

منم مکی منم مدنی منم حاجی منم زائر
منم عربی منم عجمی منم ہندی منم بلغار

منم فصل و منم وصل منم گریان منم خندان
منم بغداد منم کوفہ منم کابل منم قندھار

منم امرا منم فقرا منم غربا منم علما
منم قاری منم حافظ منم یعقوب منم عطار

منم رکن و منم شامی منم یمنی منم اعراق
منم عربی منم عجمی منم ہندی منم بلغار

منم قاتل منم مقتول منم داعی منم مدعو
منم قاضی منم مفتی منم [illegible] منم مختار

منم آب و منم باد و منم آتش منم خاکی
منم صدیق منم فاروق منم عثمان منم کرار

منم خورشید منم [illegible] منم ابر و منم باران
منم یعقوب منم یوسف منم شاخم منم اشجار

منم [illegible] منم کنعان منم شیرین منم فرہاد
منم شہر و منم نا ندیڑہ منم کابل منم قندھار

منم جنت منم کوثر منم زمزم منم تسنیم
منم تسنیم منم خادم منم تشنہ منم سرشار

منم خواجہ منم ادنی منم سلطان منم دربان
منم سبز و منم سرخ منم بیرنگ منم گلزار

منم آنجا منم اینجا منم اندر منم بیرون
منم فرش و منم عرش منم رفتہ منم پردار

منم مضطر منم ساکت منم حادث منم دائم
منم ممکن منم واجب منم مجبور منم مختار

منم رفتہ منم خفتہ منم مردہ منم جستہ
منم گفتہ نہ من گفتہ منم گفتہ منم بیدار

منم آدم منم نوح منم موسیٰ منم عیسیٰ
منم جامع منم شاہم منم جانان منم اسرار

منم قلب و منم روح و منم سرّ و منم اخفی | منم نفس و منم قالب منم ذاکر منم اذکار
منم همراه منم اقرب منم عجب منم محبوب | منم اول منم آخر منم باطن منم اظهار
منم یمنی منم قرنی منم رومی منم بسطام | منم مکی منم جلبی منم چشتی منم بلغار
منم سرهند منم دهلی منم اجمیر منم بلده | منم مصری منم بصری منم تبریز منم بخار
منم شمع منم بزم منم قصر و منم خیمه | منم سقف و منم بام و منم درام منم مینار
منم فوق و منم تحت و منم روح منم جسم ام | منم حاضر منم غائب منم یمین و منم یسار
منم صغری منم کبری منم رستم منم زال ام | منم اصل و منم نقل منم بیجان منم جاندار
منم پیر و منم برنا منم طفل و منم آبا | منم دانا منم بینا منم شحنه منم سردار
منم وحدت منم کثرت منم شیشه منم [illegible] | منم خلوت منم جلوت منم پالنگ منم زنار
منم عادل منم سلطان منم مسکین منم درویش | منم واعظ منم سامع منم حاذق منم بیمار
منم ملتان منم جیلان منم بغداد منم بصره | منم جده منم طایف منم خیبر منم انصار
نمونه عالم کبری دلم شد عالم صغری | منم آئینه جلبی نه مانو شد در و دیوار
منم حنفی منم سنی منم تابع امام اعظم | بگفته ام و میگویم بخلوت چه سر بازار

دهم تاریخ دو شنبه جمادی الاولی رفته آه
سن سته صد و سته شد درد پهلو عشق را آزار
۱۳۰۳

و صلی الله علی نور کز و شد نور ها پر نور | زمین از حب او ساکن فلک در عشق او معمور
خداوندا بحق اسم اعظم کن ز ظلمت دور | بکن این خانه دل را ز عشق احمدی معمور
چه انسان عالم اصغر نمونه عالم اکبر | تجلی جلالی را نه طاقت داشت این کوه طور
اگر گویم شود فتنه وصل عریان همین خواهم | چه دانند آب شیرین را که تا کس شد به بحر غور

عجب درویست در دل که حیرانست افلاطون
کجا عشق سلیمانی کجا این عقل لنگ مور

عصای موسوی بنگر که چوب خشک در ظاهر
چرا شد مار در باطن تجلی قهری کرد غیور

عجب از ناخن تدبیر کشاید عقدهٔ تدبیر
کجا معجز دم عیسی کجا دجال شب پر کور

شب معراج بست و صفت رجب چه مشهور بوده
محبان را بدر تابان بدیده کافران دیجور

بیا چون میان مطرب که تو معمار قصر جانست
بخوان ایک غزل حافظ یا که مظهر جان جان [illegible]

مکن بی‌همتی مکن چستی که راه عشق چالاک است
که بس نظر توجه شیخ برهمن مرهم کافور

صفا است آب دریا چه ز آب چشمه خمار
به پرس از تشنهٔ عاشق فرق در آب شیرین شور

رجب به حال لاچارم نماز فرض گزرانم
ز سنت شرم همین دارم مکن از کرم خود معذور

رضا پیر میخواهم اگر دورم اگر نزدیک
طفیل حاجیان یارب گناهانم مکن مغفور

بنام پیر قمر باشم که داغ بندگی دارم
ز نار عشق سوزانم مکن قلب مرا کوه طور

دل محمود محمود است غلام شاه مسکین است
زخم خورده ز چشم یار ازین علت شده ظهور

سگ درگاه پیرانم الش خور خوان جهانم
ز خوردن استخوان شادم گناهانم شود مغفور

جنون غالب شده آیا نمی داند بجز مجرم
نمی ترسد ز دست مسکین تا به نفخ صور

مکن رحمی مکن لطفی مکن خود عابدین فضل
که دشمن نفس شیطانست لیا از کابت معمور

بحق شاه سعدالله که تیغ عصر تا رخش
وصل با دالف دو صد و سبعین عالم پر نور

اگر محمود است از قالب دلی قلب است در ذکرش
دعا با دالف سه صد و ششم شد بحق منظور
۱۳۰۶

الهی از طفیل پیر و مرشد شاه مسکینم
ز فضل خود و فیض شان مکن محمود را مهجور

انا ساقی انا خمر انا شارب انا انصار — انا ناصر انا منصور انا سعلی انا فی دار

انا بحر و انا غواص انا لولو انا مرجان — انا ملاح انا مرکب انا بر انا ابحار

انا محب انا محبوب انا حب انا صرفہ — انا ساقی انا شارب انا خمر انا خمار

انا طالب انا مطلوب انا عاشق انا معشوق — انا یوسف انا یعقوب انا عین انا دیدار

انا فرہاد انا شیرین انا محمود انا آیاز — انا لیلی انا مجنون انا کاشف انا ستار

انا مشک انا عنبر انا عطر و انا ریحان — انا بخور انا صندل انا نافہ انا تاتار

انا مسکین انا سلطان انا شیخ و انا خادم — انا عربی انا ہندی انا نذیر انا اقدار

لسان ہندی علی الظاہر ولیکن قلب عرب طاہر — دعا مستجب محمود نصف اللیل والاسحار

انا داخل انا خارج انا فصل انا وصل — انا تحت انا فوق انا یمین انا یسار

انا روح و انا قالب انا شاغل انا مشغول — انا ذاکر انا مذکور انا ذکر و انا اذکار

انا اول انا آخر انا ظاہر انا باطن — انا سر و انا اخفی انا مظہر انا اظہار

انا مکی انا مدنی انا عربی لا عجمی ؟ — انا مسکین انا عارف انا حاجی انا زوار

انا شاہد انا مشہود انا داعی انا مدعو — انا قاضی انا مفتی انا حاکم انا مختار

انا رکن انا شامی انا یمن انا عراق — انا طایف انا محرم انا صایم انا افطار

انا مطرب انا نغمہ انا بربط انا مزمار — انا محفل انا شمع انا قصر انا سمار

انا شمس انا بدر انا جعفر انا صادق — انا نمردق انا جامع انا شیخم انا اسرار

انا صابر انا شاکر انا حنفی انا سنی — انا قائل و انا حال انا انکار انا اقرار

انا منصور فی الوری انا فرعون غضب جبار — انا فی نور انا فی نار انا فی مصر انا فی دار

انا خدام مسکین شاہ انا مشتاق شیخنا — انا یا سعیت علی یدیہ انا فی ذاتی الاقرار

فنا فی الشیخ اول فنا فی الرسول بعدہٗ — فنا فی اللہ بقا باللہ فنا تا ہمہ نظار

انا رومی انا بصری انا چشتی انا جیلان
انا داؤد انا محمود انا نور انا انوار

انا تنزیہ فی تشبیہ انا وحدت فی کثرت — انا خلوت انا جلوت انا فی شوق انا فی دار
انا مار انا عسل انا لبن انا خمر — انا حوض انا کوثر انا زمزم انا انہار
انا احمد انا محمود انا مسکین انا عارف — انا صدیق انا فاروق انا عثمان انا کرار
انا قاتل انا ضارب انا شقی انا سخی — انا عالم انا عادل انا مظہر انا اظہار
انا جواہر انا عرض انا قایم انا بالغیر — انا بستان انا تمر انا ثمر انا اشجار
انا حسن انا حسین انا حبیب انا عین — استغفر انا توبہ انا مذنب رب غفار
انا نفس انا مسلوب انا مسلہ انا ملک — انا باقی انا دایم انا جبار انا قہار
انا یمنی انا بلخی انا بغداد انا طایف — انا نا نذیر انا سمت انا کامل انا تیار
انا اسود انا احمر انا ابیض انا خضرا — انا ملک انا بشر انا بخت انا افطار
انا شمس انا بدر انا نجم انا افلاک — انا شمع انا مشعل انا سرخ انا انوار
انا لاعلم انا لاشے انا کلمہ انا لا الا — انا حاکم انا محکوم انا مسکین انا لاچار
انا فانی انا باقی انا میت انا حیّ — انا مسکین انا مغنی انا قصر انا معمار
انا شاکر انا صابر انا پیغام انا ایلام — انا خاص انا عام انا مسکین انا ناچار
انا ملوین انا ممکین انا ساکن انا مضطر — انا سالک انا مجذوب انا محب انا اغیار
انا قوم اعز اللہ بالاسلام دیناً حق — انا امت رسول اللہ محمدؐ سید ابرار
انا اولاد صدیقی انا اولاد فاروقی — انا اولاد عثمانی انا اولاد علی کرار

انا اقرب انا معک انا احب انا الطف ۔ انا رحمت انا فرحت انا نصرت انا انصار

انا قلب انا روح انا سری انا خفی ۔ انا ذاکر انا مذکور انا ذکر وانا اذکار

انا شاغل انا مشغول انا خادم انا مخدوم ۔ انا سالک انا مجذوب انا غایب انا حضار

انا نفسی انا سلبی انا نفی انا اثبات ۔ انا ذاکر انا مذکور وانا ذکر انا اذکار

انا فی عالم صغری علائه عالم کبری ۔ انا انسان کنت کنزاً انا لاالٰہ جدار

انا اول انا آخر انا ظاہر انا باطن ۔ انا ظاہر انا طیب انا مظہر انا اظہار

انا تحت قدم عیسی ولایت لطیفه صغری ۔ انا مشرب محمدی لطیفه اخفی کل انوار

انا چوبیان بطرب انا نغمه انا رباب ۔ انا مسکین انا وجدی انا مداح انا مزمار

انا عود انا صندل انا ثمر انا اشجار ۔ انا نا نذیر انا ہندی لاکابل ولا قندہار

انا سعید انا حافظ انا عالم انا قاری
انا ناصر انا منصور انا محمود انا انصار

یارب نبی کی اپنے زیارت نصیب کر ۔ روز حشر میں اونکی شفاعت نصیب کر

عاشق ہیں جو کہ روئے جمال محمدی ۔ اس چشم دل کو ان کی بصارت نصیب کر

بیکار کردے کار سے دنیا کے یا الٰہ ۔ لیکن بکار عقبی ہدایت نصیب کر

جو ہو مریض عشق محمد کا یا خدا ۔ اس عاشق نبی کی عیادت نصیب کر

ظاہر ہو با شرع وطریقت سے تیری یاد ۔ اہل سنین کی ہم کو اطاعت نصیب کر

جو حاجیوں اور زایروں کے حق میں ہے حدیث ۔ ان حاجیوں کی ہمکو بشارت نصیب کر

جیسا فضل سے حج و زیارت کیا نصیب ۔ الفت میں اپنے دل سے عبادت نصیب کر

اکل حلال اور روئے صدق مقال بس ۔ اور آخرت کی زرع تجارت نصیب کر

رکھتا نہیں یہ مال کو دنیا کے ہون فقیر / ہمت دے اور دل کو سخاوت نصیب کر

کر طمع دنیوی سے میرا سینہ پاک و صاف / خاطر جمع ہو دل کو قناعت نصیب کر

ہر کام مین خلوص دے مقبول ہو عمل / علما متقی کی امامت نصیب کر

کیا عاشق شرع ہین وہ حرمین کے امام / کر اونکا مقتدی و قرأت نصیب کر

ہر وقت ختم ہوتی نماز اونکی پانچ وقت / ایسے موذنون کی فصاحت نصیب کر

ہوتی ہے یون اذان کہ گویا نفخ صور ہے / کانون کو دل کے ویسی سماعت نصیب کر

تھکتا نہین ہے دل یہ سفر سے کبھی میرا / ہمت دے اور دلکو شجاعت نصیب کر

میرے نبیؐ سے جسکو سر مو بھی ہو نفاق / اُس روسیاہ کے دل کو اہانت نصیب کر

جو دشمن نبی ہین خدا اونپہ کر غضب / کفار مشرکون کو اہانت نصیب کر

جس لفظ شعر مین [illegible] نفس کو دخل / اُس نفس بد لعین کو حقارت نصیب کر

[illegible] سر پا نبی ہے [illegible] / نعت نبی مین ایک فصاحت نصیب کر

اول مین [illegible] طریقہ کے آخر کا فیض ہے / فیض ہدایت النہایت نصیب کر

مسکین ہے بہرے جسکو سر مو بھی ہو نفاق / توبہ دے یارب اوسکو ہدایت نصیب کر

اونکی ہو کمترین غلامونکا ایک غلام / کر با ادب خموش ہدایت نصیب کر

مسکین ہون ظاہرا مین ولیکن غنی ہو دل / خدمت سے اپنے دلکے سعادت نصیب کر

اٹھتا نہیں ہے بار امانت ای شیخ عصر / جو ہو امین اوسکو امانت نصیب کر

قایق ہے نفس دل کی امانت نہ لے حساب
محمود کو تو اپنی امانت نصیب کر

آتش عشق سے ہے سینہ سوز / دیکھہ تاریخ بخت محمود در روز

مرض دل میرا آجتک نہ گیا
روز اول تھا جیسا ویسا ہنوز

سر دل آج اپنا کس سے کہون
کوئی ناندیڑ مین نہین رہا دلسوز

جس نے چیرا زخم وہ دے مرہم
یاد کسکو ہے فرح جا سہ دوز

ساتھ میرے کفن مین ہو تعویذ
ہو دے تصویر پیر کی شب و روز

نزع مین قبر مین قیامت مین
کیا مبارک ہے نسبت فیروز

آسرا تیرا اور حبیب کا ہے
شاہ مسکین کی ہی دعا شب و روز

مال دنیا پہ خوش جو ہوتا ہے
وہ ہے نادان خوش [illegible]

دعوی میراث گر یہ چاہتا ہے
مال زر چھوڑ علم جد آموز

نزہت الارواح مثنوی روم
ہے یہ تریاق ورد کر شب و روز

بست و دوم رجب مقام ناندیڑ
سن تیرا سو تیرا ہے فیروز

عشق یوسف کا پاک ہے محمود
یا ایاز جانے یا زلیخا موز

ناز محمود پر کیا کرتا ایاز
طفل مکتب ہے آہ نو آموز

ایک شب اسکے تو دیدار دکھا جا یوسف
ایک دن جام محبت کا پلا جا یوسف

دل مین آتا ہے کہ لبون مین ہزارون بوسے
ہان لب لعل و شیرین کو چکھا جا یوسف

سینہ بے کینہ ہے تیرا بمثل آئینہ
سینہ سینہ سے مرے اب تو لگا جا یوسف

وعدہ آنیکا کیا پھر تو ہو پورا وعدہ
غنچہ دل کو وہ با تو نے کھلا جا یوسف

دلکی ارمان میرے دل ہی مین رہجاتی ہے
کیوہ بات تو کرتے ہی چلا جا یوسف

جیسے مان بچون پہ کرتی ہی محبت کی نگاہ
لقمہ ہاتھ سے تو نے مجھے اپنے کھلا جا یوسف

باپ کرتا ہے محبت جو پسر کی اپنے
اپنے آغوش مین اس طرح سلا جا یوسف

ہاتھہ مین تیرے دوا خانہ کے شیشہ ہین بھرے
کام ایک شیشی سے کر دی وہ سونگھا جا یوسف

کام تیرا ہے مریضون کو دوا دینا مدام
عشق کا مین ہی ہون بیمار نہ سمجھا یوسف

مرض عشق کے بیمار کی کہان ہے وہ دوا
پیر کامل و مکمل سے ملا جا یوسف

دل نہ آزردہ کر و عاشق مسکین کا ذرا
جو جلا آتش عشق سے نہ جلا جا یوسف

وصل جانان نہو جبتک نہین تھکتا عاشق
جان عاشق کی گئی بعد تھکا جا یوسف

ہے اشارہ و بشارہ و شھادت و اللہ
ثم باللہ و تاللہ لکھا جا یوسف

دل محمود کو تسکین دے ہو خاتمہ خیر
مثل دلہن کے قبر بیچ سلا جا یوسف

ہوش مین کرتا ہون بیہوشی کی باتین اکثر وقت
ستر کھل جائے اگر اس کو چھپا جا یوسف

ہوش ظاہر مین و باطن مین سراپا بیہوش
ایسے مجنون کے [illegible] جا یوسف

مسئلہ شرع صبی نائم و مجنون تینون
ہین یہ سر فوج قلم سب کو سنا جا یوسف

حسن یوسف ہی کیا بیدل و بیہوش دل مسکین تنہا
شمع رخ پر سے اٹھا ناز بنا جا یوسف

شمع رو تو ہے مثل نور حبیب احمد
دل مین محمود کے ایسا تو سما جا یوسف ـ

حسن کے شہر کا ہے تخت نشین شہنشاہ
ایک نظر دیکھ غلام اپنا کرا جا یوسف

قدر قیمت کیا کرینگے تیری یہ اہل مصر
ہو کے زرپوش بہ بازار کیا جا یوسف

نام جسکا ہے محمد نہ وہ جاوے دوزخ
کلمہ پڑھ سید ہا تو جنت کو چلا جا یوسف

خاص ہے وقت صبح سے تا نماز اشراق
حلقۂ ذکر کے تو بعد چلا جا یوسف

بیٹھ جا حلقہ توجہ مین تو خاموش لب بند
فیض جو علم لدنی ہے لیا جا یوسف

الا اللہ کے سوا مت تو زبان پر کچھ لا — چھوڑ دے لات و نعم سکو مٹا جا یوسف

بت و نجم ہے محرم کی ہین تیرا سو نو — شب دوشنبہ کے تئین آ کے لکھا جا یوسف

ہووے آغاز و اتمام قصیدہ مین درود — ختم قران و دلایل تو پڑھا جا یوسف

عاقبت ہوے یہ محمود کی محمود یا رب
نام محمود کا حلقہ مین لکھا جا یوسف۔

الٰہی مین قربان لبیک لبیک — لے آیا ہون مہمان لبیک لبیک

عمل کے نکرنے سے یارب خجل ہون — بہت ہون پشیمان لبیک لبیک

لے آیا ہون نذر عاجزی تیرے در پر — گناہ گار ہون عصیان لبیک لبیک

گناہ بخش محمود کے یا الٰہی
یہی دل کی ارمان لبیک لبیک۔

پلا ساقیا اب مئے سرخ رنگ — کہ اس قید غالب سے ہے روح تنگ

شب و روز ہے نفس کا فکر مین — فتح دے کہا تک کرون اس سے جنگ

تیرے فضل کا اب ہون امیدوار — ہے یہ نفس امارہ مثل نہنگ

پلا شربت مصری یوسف میرے — کہ تشنہ کو کب صبر از آب خنک

عجب حال ہی اہل دنیا کا آہ — اٹھاتے ہین فتنہ کو کیسے ہین ڈھنگ

کمال فقیری کہان اور تمیز — مدارئ فقیر و گدا ہون ملنگ

دو رنگی مین ہے میرا فعل اور قول — اے عاشق صادق تو ہو ایک رنگ

کیا نام پیر ذکا بد نام مین — مجھے شرم آتی ہے اور عار و ننگ

گلستان محبت کا تازہ ہو گل — محبت ہو جسکی اوسے اوس سنگ کے

طفیل پنجتن کے دعا آج مانگ
مدد پیر سکین جب تک نہ ہو

بدلتا زمانہ ہے ہر وقت رنگ
سمجھ لے کہ ہے آئینۂ دلپہ زنگ

نہین کوئی محمود کا یار اب
ہے خانہ نشین کیا ہوا پاے لنگ

لیا حسن یوسف نے یعقوب کا دل
کیا تھا زلیخا کو ابروسے بسمل

کہان والضحیٰ کی قسم کھایا خالق
ہے گیسو مین کسکے یہ واللیل نازل

اگر منہپہ یوسف نے مقنع لیا تھا
اور پردہ مین بھی زربفت کے چھپا تھا

کہا شان مین کسکے طٰحہٰ و یٰسین
بتا دو محمدؐ کے کیسے تھے کاکل

عدد طٰحہٰ الیٰسین ہین ابجد سے چودہ
مثال بدر گویا ہے ماہ پر ہالہ

کیا تھا کیا وہ ابر نے سر پر سایہ
یہ اوڑھا ہے کمل مدثر مزمل

گئے چشم یوسف تو ان عورتون نے
لئے کاٹ چھریون سے ہاتھون کو اپنے

کہے ہین ملک ہے بشر ہے زلیخا
دئے کان ہے مازاغ احمدؐ کے قابل

کیا تھا عزیز مصر نے خزانہ
تصدق وہ یوسف پہ ہوکے دیوانہ

نہ سمجھا عزیز مصر نے حقیقت
تہا جز حسن یوسف محمدؐ مین ہے کل

کہا ثانی اثنین اذھما رب نے
گئے غار مین دونو صاحب جو چھپنے

فقط ایک زلیخا تھی یوسف کی عاشق
ہے عاشق نبی کا یہان سلنپانے دل

عمر دین کے محکم خلیفہ تھے دوم
بڑا مشرکون کے ہوا دلپہ تہا غم

بہت سخت کفار پیر ہین عمر یہہ
ہوا ہے نہ ہوگا کوئی اس ساعادل

عمر بعد ہین عثمان عفان کے بیٹے
خلیفۂ سوم بہت باحیا تھے

یہ عثمان کا ہاتہہ میرا ہاتہہ سمجھو
نبی نے کیے ہین وہ کامل مکمل ؎

علی خاتم الخلفا ختم نبی کے ؎
وہ کیسے شیخین اور کیسے سخی تھے

ہلاکت مین ہوتا عمر یہ کہے بس
نہوتے علی گرچہ اس وقت عاقل

حسن اور حسین کو یہ فرمایا حضرت
جگر پارہ دو ہین ذرا شک تولاامت

میری فاطمہ کے یہ بیٹے ہین میرے
شرف خاص ہے یہ نہو عام داخل

محبت خدا کی اور اوسکے نبی کی
یہی رات دن فکر ہے اولیاء کی

سوا ان کی الفت کے ہے ماسوا جو
اندھا دل نہین آدمی ہے وہ غافل

مسمی ہو یہہ نام محمود یا رب
محبت دے محمود کو اور الفت

تو ہے گا محمود محمود ہے یہہ ؎
والا نہ کان نام محمود قابل

یہہ محمود کی التجا ہے خدا سے
کہ سینہ کو اوسکے محبت سے بھر دے

تصدق ہے یہ پیر کا بس سمجھ لے
دیا درس باطل کیا تجہہ کو شاغل

اور سینہ مین بھر اپنی الفت اے معبود
اور کر دے بے کینہ یہہ سینہ مرا زود

ذکر تا جو بیعت کو مرشد سے محمود
نہ ملتے یہ مسکین شاہ پیر کامل ؎

دارم دل از روز ازل صد گونہ تلوین در بغل
نظر توجہ کن چنان ماند بہ تمکین در بغل

ای دل چرا محزون شوی شو خاکپای صوفیان
تعویذ جان آوردہ ام این سورہ یٰسین در بغل

شیخ عصر جام بدہ تا حل شود ہر مشکلے
در بحر رحمت قلب درست بہ تحسین در بغل

صحبت بہ تو صالحان شو میان عاشقان
از صحبت بیگانگان تاریک و سنگین در بغل

وقت نزع ای پیر یا آئی و ببالین نشین
گیری سر ما در کنار کن ذکر و تلقین در بغل

روز قیامت گر خدا آید بعدل میزان حساب — گویم بہ بخش از فضل خود تصویر مسکین در بغل

رفتم بہ بزم واعظان زان اہل نخوت یافتم — آیات قران بر زبان وسواس شیطان در بغل

حالانکہ عمر شصت و پنج مشہور نفسانی برفت — این نفس شیطان در کمین از سال ہمین در بغل

مطلق بکن این روح را تا کے مقید در جسم — از درد فرقت سینۂ آید بہ تسکین در بغل

یا شیخ عصر ما بکن اظہار عجز و انکسار — تا رحم آید بیکران فرہاد شیرین در بغل

یوسف صباحت داشتہ احمد ملاحت در حسن — فرقیست زمین و آسمان این حسن مسکین در بغل

محمود مریض بے نوا افتادہ دور از اصل خود — از جذب عشق قلب کن ذاکر و تلقین در بغل

یارب بحق شیخنا مسکین شاہ نقشبند
فضلی بکن بر حلقۂ محمود مسکین در بغل

شادان و فرحان دایما آن دل کہ مشغول ہست — از قید ہستی کن رہا تا چند غمگین در بغل

ہنگام نزع شیخ ما آید بہ بالی نم فراز — گیر دسر ما بالیقین القای تلقین در بغل

در مسجد مکہ شدہ از لک نماز بر نعش پیر — سہ صد ختم قران شدہ طوہ و یٰسین در بغل

واللہ باللہ تاللہ زندہ است پیرم در زمین — در مسجد الماس پس افسوس تدفین در بغل

رحم بکن بر حال ما مسکین فقیر و ناتوان — شیخ محمد عصر جام بدہ عدو مبین است در بغل

۱۳۱۴

الصلٰوۃ الی خیراتی میان سیدی — از بہر یوسف کن دعا آہستہ آمین در بغل

یارب بحق شیخ دین مسکین شاہ نقشبند — دہ عشق محبت چون ایاز محمود غزنین در بغل

سن الکہزار و دو صد پنجاہ بود ہجر النبی ﷺ
ماہ رجب بود من این نقش بہ کین در بغل

۱۲۵۰ ... ۱۷ رجب

اظہار نور عشق چہ بر عاشقان کنم — ارشاد پیر خویش چہ بر نوجوان کنم

از درد عشق لذت و مستی ز من مپرس
خود محرم است یار ز دل چه بیان کنم

دی شب بگفت یار که خاطر جمع دار
بوسه دهم و سینه دهم این و آن کنم

معشوق چون نقاب ز رخ بر نمی کشد
از خواب از خیال چه طال لسان کنم

هر وقت خوش که دست دهد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست که فردا چه سان کنم

صد بار توبه کردم و آخر شکسته شد
داده شراب ساقی چه نام و نشان کنم

حالات عشق و مستی و لذت ز من مپرس
حیف است که سر عشق چه بر جاهلان کنم

از درد و سوز آتش عشق یار ما
یک روز مثال سال شده چه نهان کنم

یارب بده تو توبه نصوح مرغ روح را
باقی عمر بحجرهٔ دل آشیان کنم

نه قاضی و نه عالم و مفتی نه شیخ عصر
سلطان نیم نه ترک که زور پهلوان کنم

امروز چون جمال تو بی پرده ظاهر است
در حیرتم که وعده چرا آن جهان کنم

می خور که صد گناه از اغیار در حجاب
این پند حافظ است که تعویذ جان کنم

صبر بکن مقام این دنیا است پنج شش
بعد عمر از پسر اترا شادمان کنم

از تیغ لاله بر آرم دمار نفس
از ضرب نام یار این دل خونفشان کنم

عمرم تمام گشت درین قیل و قال حیف
مالک بده توفیق که سیف زبان کنم

اے پیر دستگیر تو دست مرا بگیر
ارشاد خواهی هرچه بکنم تا همان کنم

مقصود محمود است شود عاقبت بخیر
مسکین شاه است پیر چه قربان جان کنم

چون حسن خاتمه نبر مدی و زاهد است
آن به که کار خود به خدای جهان کنم

بیچون بیچگونه و بی شبه بی نمون
عنقا است اسم یار چه نام و نشان کنم

زنده است ذات قادر قیوم لایزال
بعد یقین شد که چه وهم و گمان کنم

از تیغ لااله که این حیف قاطع است
از تیر آه سینهٔ دشمن فشان کنم

یارب بحق وسیلهٔ پیران نقشبند
ظاهر و باطن یکسان شده چه بیان کنم

شیرین سخن که یار زبان را تلخ شود
مهر خموشی احسن است این بر دهان کنم

بے اختیار عشق ز خلوت بیرون رود
در نظر غیر نیاید و ز و چه نهان کنم

ذات بحت معرا و مبرا است از خیال
در ذات پاک احد چه وهم و گمان کنم

در عین طوف کعبه چنانم خیال گشت
شد وقت صبح صادق اکنون اذان کنم

چه نعمت است جلوه عروسیٔ کعبه را
سجده کنان نماز جماعت عیان کنم

این جا جلال کعبه و آنجا جمال هست
حیرت در حیرت است چه نوشته مهمان کنم

دور و زآه اقامت کعبه غنیمت است
چه شرح فیض رحمت نور فشان کنم

از نیک و بد چه کار ترا ذکر حق بگو
وقت است مصلحت که سکوت زبان کنم

محمود سال چار شد آغاز فتح باب
شور و فراق مدینه چه تا آسمان کنم

در راه حق چه مال که جان نیز حاضر است
دنیا است جائے فانی چه فکر مکان کنم

از دست ما چو رفت چه حاکم چه اقربا
پایه است خام دنیا بس فکر ایمان کنم

ایمان بگور برد بمرد زنده دل ابو
ان شیوه خاص را بگروه مقبلان کنم

یارب قبول باد بدرگاه احمدی
تحفه درود و سلام به سلطان جهان کنم

اول مراقبهٔ ذکر اسم ذات است
تعریف مراقبه احدیت از چه زبان کنم

در بیعت ظهور شود بوسه و کنار
بیهوش بیقراری و آه را عیان کنم

اظهار هوا معکم بے خوف میکند
از لا نفیٔ غیر و اثبات نشان کنم

درنحن واقرب نشود جذب حال آه ؛ بس ذکر کلمهٔ را از لسان کنم ؛

اینجا ذکر و ذاکر هر دو فنا شده مذکور به جائے نفس نشست امان کنم

از ساقی یحبهم و یحبونه مست از شراب عشق شدم نوجوان کنم

اکنون محبت ستر شد برملا فتاد ظاهر و باطناً چرا بر عیان کنم

از قلب تا بقالب سلطان الاذکار جاری شده شکر خدا را چه شان کنم

صوفی نهاده نام تجلیٌ صوری در من ظهور کرده چه قربان جان کنم

الی است جان من و به مکتب نرفته بود علم لدنی از کجا اموخت حیران شدم

در راه عشق هر کسے ثابت قدم نماند در ماند نثار جان خود بر جان فشان کنم

از پند پیر دانا ز خود گوش بند شد محمود عشق محبت چرا یا جوان کنم

خوفی خدا است قاضی نه مفتی نه بادشاه از درد عشق پاک خود نیز درمان کنم

معشوق هوش دارد و عاشق زهوش رفت با هوش با حیا را چه زندگسان کنم

مجذوب برهنه شده معشوق را چون دید پاره کنم و جامه بدن را عریان کنم

راز درون پرده ز رندان مست پرس این پند حافظ است که تعویذ جان کنم

این شمس دین ز مشرق و مغرب گرفته نور از یک سراج فیض چه صد باغبان کنم

از قرب بعد حاضر و غائب مکن خیال این بحر وحدت است که غرقابیان کنم

تا زوادار مطرب من سیرت ایاز محمود را چکرد چه شرح بیان کنم

بحر سقوط ره است درین و گذشتن از قیت است این هم نخواهد ماند که فکر ایمان کنم

از پیر کامل و مکمل متاب رو با عجز و نیاز سر بر آستان کنم

نظرش شفا کلام دوا صحبتش ضیا مرهم توجه پیر به زخم دلان کنم

محمود ہر کہ عاشق مسکین شاہ شد بدان
منظور حق شدہ چہ شہ دو جہان کنم

آج خوشہ مین دانہ چلے آؤ چڑیان — یہہ مکہ کا دانہ بڑا کھا ؤ چڑیان
اسیر شکاری ہے قابو مین اپنے — وہ لیسے سے ہشیار ہو جاؤ چڑیان۔
کیا لا یا ہے دانہ سلنے اس دام مین آج — گرفت سے اس جال مین نہ پھنس جاؤ چڑیان
شل ہے کہ بھٹے کی چڑیا یہ کب تک — یہ دانہ کو کھاکر نہ اُڑ جاؤ چڑیان
بہت سے شراب آج میخانہ اندر — لے مینا محبت کا پی جاؤ چڑیان
اگر تشنہ لب ہے تو ساقی ہے موجود — لے مینا محبت کا پی جاؤ چڑیان
کھلا آج دروازہ پھر ہوئیگا بند — ہوئے بعد بند پھر نہ پچتاؤ چڑیان
تذرِ دنیا مسکین کو رد بلا ہے — بروز عرس سنلے بلا آؤ چڑیان
ملی مجہہ کو چالیس مین ایک چڑیا — یہہ ن ع ی د سمجہہ جاؤ چڑیان
اشارہ ہے ہم پیر گان اہل حلقہ — رکہا نام چڑیان نہ چڑ جاؤ چڑیان
ہے منہہ چہوٹا چڑیا کا دانہ بڑا ہے — بس آج اپنی قسمت کو آزماؤ چڑیان
ہے پیٹ اونکا چہوٹا سا اور دل بہی تنگ — یک چلو سے پانی کے تھم جاؤ چڑیان
ہے موسم باران اور طغیانی گنگ — یک قطرہ تو ندی سے پی جاؤ چڑیان
زراعت ہے مکہ کی ندی کنارے — یہ خوشہ کے دانہ چن چن کھاؤ چڑیان
ہے مکہ کے بھٹون کا موسم بہانہ — ہے دعوت محمود چکھے جاؤ چڑیان
چلے آؤ محمود کے ہمراہ ندی — اب موسم ہے خربوزہ کو کھاؤ چڑیان
غرض میری تم سے اطمینان قلبی — ایک ساعت توقف ہو گہر جاؤ چڑیان

نہین تم کو تکلیف دیتا ہے محمود
تم خاطر جمع دل مین بیٹھ جاؤ چپڑیان

محبت دل مین جب مین دیکھتا ہون
نکلتے ہین میری آنکھون سے آنسون

رلایا حضرت آدم کو کس نے
برنج دنیوی نکلے تھے آنسون

کیا دیکھی خواب مین تصویر یوسف
زلیخا ہوگئی جو ایسی مفتون

دل بیدار عاشق کو کہان خواب
کہ تم چشمون سے جاری نیل جیحون

کیا دیکھا زلف کو لیلی کے وہ قیس
جو اب تک نام ہے مشہور مجنون

کہان عاشق کو یارائے تکلم
اشارہ سے سمجھتا دل کا مضمون

ہوا جو غرق بحر وحدت ہو
نہین چلتا ہے اوس پر سحر افسون

ہزارون سے صدف خالی پڑے ہین
اسی دریا مین ہے ایک دُرِّ مکنون

ہزارون شاعران جھوٹے ہین واللہ
کہان حسان سا سچہ ہے موزون

پس اب مطرب میرے چنو میان تو
سنا دے غزل جو سچا ہو مضمون

غزل جامی ہو یا حافظ شیراز
ہو درد عشق جس سے میرا افزون

سوا مرشد نہ جانا نبض محمود
طبیب حاذق ارسطو یا فلاطون

اصل ہے عشق احمد سر مکنون
فرع ہے عشق لیلی اور مجنون

ابو بکر و عمر عثمان حیدر
یہہ چارون ہین خلیفہ ربع مسکون

تجلی سے درخشان خاص ہے یثرب
زمین سے آسمان تک بحر و ہامون

کلام وہ حق کا ہے توریت انجیل
محبت سے بھرا قران مین مضمون

گویا دریا کو کوزہ مین بھرا ہے — عجب اسرار معنی سے ہے مشحون

ہین یہ چار دن نہر دریاز جنت — فرات عمان اور نیل و سیحون

سلیمان کی ہے کیا خاتم کی تاثیر — مسخر ہو گئے بلقیس اب کیون

خدا جانے کہ کیا دل نے یہ دیکھا — ہوا جو حیثیت سے اپنے بیرون

ہو الاول ہو الاخر شنیدم — ہو الظاہر بدیدم ظاہر اکنون

یہہ وہ ملک عرب کا بحر و بر ہے — دعا اس جا ہے کی مقبول ہے مقرون

یہہ وہ حج و زیارت کی ہے نعمت — قدر کرتے تھے جسکی موسی ہارون

ہے غرق آب مین تاریخ حج کی — برستا آب رحمت روز و شب خون

نہین ہے آب غش سکہ ہے محبوب ۱۳۰۳ — زر نقد قلب ہے محمود میمون

برکت پیر کے نعلین کی تھی — نہ ملتا حج جو دیتا گنج قارون

سلامت رکھہ میرے تو بادشاہ کو — کہ ہے محبوب ہند کیا ربع مسکون

جو ہو دشمن جان اس سلطنت کا — غرق ہو نیل مین جیسا کہ فرعون

فزون ہون لشکر دعا لشکر دعا سے — سنا ہون مین بزرگون سے یہہ مضمون

جو کوئی مداح نبی کا ہے وہ دہری — ہے وہ محمود شعر گرچہ ناموزون

محمود کے سوا مت پوچھہ مجھسے — نہین مین جانتا دنیا کا قانون

گذر جاوے گی دنیا خیر و شر سے
رہے محمود نامی نام ماموں

در مدح خواجہ سرایان مدینہ طیبہ سلطان فیروز یاقوت بلال

گو ہیں یہہ چار ہین اور عشتر ہی چار — کرے کون انکو قسمت ربع مسکون

یہہ سلطان اور یاقوت اور فیروز
بلال عاشق لیسین ہین مازون

جو وہ سلطان ہے سلطان ہے سب کا
کیا عالم علم لدنی موسیٰ ہارون

خزانہ مین ہے جو سلطان کے یاقوت
دگر فیروز لعل او دُرِ مکنون

نذر فیروزن سے کی چشم پرخون
نہ افطار مجھہ سے ہوگا روزہ مسنون

بلال اب دیوا اذان ہوئی صبح صادق
دوشنبہ ہجدہم رجب ہے مازون

ملایک کی صفت خواجہ سرا ہین
بشر ایسے لطیف مرد ہین نہ خاتون

جنب اور احتلام دونون ہی ہین پاک
یہہ دونون حال سے ہین پاک مضمون

مدینہ ہے وطن اونکا اصل پاک
کہ ہے حب الوطن ایمان سی مقرون

بگئے خواجہ سرا جیدن شہر سے
وداع رمضان ہوئے کیا عطر مشحون

محبت اور خموشی مین آمانت
سراپا غرق احسان اور مرہون

ادب کرنا بزرگون کا اور تعظیم
اور کرنا رحم خوردن پر ہے مسنون

بجا ہے امر و نہی شرع محمد
ہے ضد شرع نا چلنا یہہ قانون

ہوا فتح مکہ بزور اسلام
ہبل اوندھا گرا از کعبہ بیرون

ہزارون معجزے ہین شاہ دین کے
بریدہ ناف ہوئے پیدا اور مختون

دعا ہوتی ہین ودیر مسکین
اثر ہے ہفت پشتن بلکہ افزون

خدایا رکھہ سلامت پیرزادے
کہ ہین یہ جامع الخیرات معجون

یہہ مسکین شاہ پیر سے شیخ عصر ہین
ہے عشق محمود آیاز پاک مضمون

تمام محمد جو مسنون رہے میان
جان کو قربان کردن رہے میان

آنکھ کی پتلی مین ہے نور حبیب ؎
کیسا نہ چشمون مین رکھون رے میان

باغ دل مین ہین ہزارون گل کھلے
بوئے گل اب کس سے سونگھون رے میان

عینیت کے بحر کو ہے جوش آج ؎
حال کیا معراج لکھون رے میان

تیرا ہے دیدار مجھے روز و شب
کتنا مین اب شکر کرون رے میان

ضرب حبیب ہے مجھے مثل ذبیب
میرے محمدؐ سے ملون رے میان

رند قلندر رہون اور مین مست ہون
وعظ و نصیحت کیا سنون رے میان

نام محمدؐ کا ہے جب حرز جان
حاشا و کلا نہ ڈرون رے میان

سورۂ عمران قریب آگیا
سورۂ بقر کیا نہ پڑھون رے میان

اٰیۃ الکرسی ہے خلاصہ قرآن
بیٹھ کیا خلوت مین گھسون رے میان

کیری ہین کچی چھپے برگ مین ؎
پختہ عام کیسا چکھون رے میان

طوطئ جان تن کے قفس مین ہی بند
روزن در سے کیا اڑون رے میان

کوئی حکیم اب نہین نا ندیشہ مین
دل کا علاج کس سے کرون رے میان

خواب بیداری ہوی اب یکسان
فرق نہین کس سے کہون رے میان

قرۃ العینین نبی کے ہین دو ؎
ورد یہ دو نون کا کرون رے میان

روٹھ گیا آج جو میرا حبیب ؎
علم لدن کس سے سکھون رے میان

دل کو ہے تسکین یہہ مسکین سے
تیری محبت مین جیون رے میان

پیر کی شب ہوتی دعا مستجاب
آج دعا کیون نہ منگون رے میان

عاقبت محمود کی محمود ہو ؎
عشق مین تیرے ہی مرون رے میان

جسے ہو عشق دل محمود سے عذر و بہانہ نہین
محبت مین بہا دیتے ہین دریا کو کنارا نہین

ز مشرق تا بہ مغرب بالفرض دوری مگر جانا ہے
محب محمود ہو تسلیم عقل مین راز لانا نہین

رہے معشوق کے تابع اوسی کا نام ہے عاشق
ہے یہ بے اختیاری فعل عقل کا کچہ ٹہکانا نہین

جماعت مین اگر مولود کے ہو صاحب دل ایک
محبت سے سنے مولود سے کیا ہم سنانا نہین

سعادت ہے عبادت ہے ثواب آخرت بہی ہے
مگر شرط ادب سے ہو کیا باطن کا خزانہ نہین

اگر مجلس مین ایک بیٹہا ہوا اور ہوا ایکہزار اندہے
طفیل اُن نام احمدؐ کے بہلا کیا بخشوانا نہین

شکر ہے کہ تہی یہ مجلس مولود النبی عربی
خدایا بخش محبون کو یگانہ ہے بیگانہ نہین

فقیرونکی امیدونکی ہے صدر روز ازل سے بس
عشا سے تا صبح بیدار خیال محل خانہ نہین

اگرچہ حاجیان حلقہ محمود ستر ہین
مگر نا ندیر مین گیارہ سے کیا زاید لکہانا نہین

مریضون کو ضروری ہے دوا خانہ طرف جانا
کیا مرغ روح کو یارب سوا اسکا کی دیوانہ نہین

ربیع الثانی ہوی آخر سن تیرہ سو نو ہجری ۱۳۰۹
آیا نہ صادق سوا محمود کی تیئن کوئی پہچانا نہین

شکایت کچہ نہین چہو میان یوسف سے ای محمود
سے لیلی کی کیا باتین جو مجنون سا دیوانہ نہین۔

آفتاب ہند سے روشن ہوا ملک دکن
ہے شہر اجمیر کا بس میرے خواجہ کا وطن

آپ ہین سلطان دین ہند الولی نائب رسول
ہے لقب مشہور خواجہ آپکا چارون کہین

فیض چشتیہ مین ہے بس سکر و مستی جذب و حال
جانتے ہین رمز یہ بس واقفان امر کن

خاندان چشت کے سردار ہین خواجہ معین
آپ ہین بانی طریقہ چشتیہ کے جان من

فیض جاری آپکا ہے سارے خاص عام پر
ہو نظر رحمت کی مجہ مسکین پہ شاہ زمن

حمد ہو یا نعت ہو محبوب رب العالمین
مطرب خوش لحن ہو اور ہووے شیرین سخن

اتباع شرع نبی جو کہے کوئی کرے
ہون غریب و مفلس و بیمار عشق کا ناتوان
شیخ نہین فانی ہون اور ہے شیخ فانی کل پیر
نقشبندی نسبت صدیقہ کا ہون غلام
لا وسیلہ پیر کا منگتا ہون اب اسوقت دعا
آپکی دہلیز پر حاضر غلام بے وفا
عاقبت محمود کی محمود ہو خواجہ میرے
سن تیرا سو پر ایک تہا کیا خوب مقام اجمیر تیا
۱۳۰۱

راگ شرعی بے مزامیر ہے بزرگونکا چلن
ذی عیال ہقروض ہون اب آئی میرے دلکی چمن
اختلاف ظاہری باطن مین یک جا وطن
فیض شیخی سکر و مستی مین اثر بادہ نہین۔
عمر باقی دور ہو سب رنج اور درد و محن
دست بستہ عرض کرتا ہون یہ پیرا یہہ سخن
یہ ذلیلنہ کمتر محمود کا ہے رات دن
بیخم ربیار ذرجعہ جنپو میان رکھنا جتن

شاہ مسکین پیر و مرشد راہ بر و راہنما
ہے توجہ پیر سے دایم میرے دل کو امن۔

دل بیدار جو کہ ہوتے ہین
اہا پیرون کے صدقہ ہو جاتا
محک امتحان محبت مین۔
گذرے بارہ یہہ روز بارہ سال
بحر وحدت کے آشنا جو نہین
جبکو نسبت نہین خدا سے ذرا
اہل دنیا ہے کیا خراب اوقات
کرتے ہین کیون غرور فقرا سے
اونکا حامی ہے خود نبی عربی

خواب غفلت مین کب وہ سوتے ہین
رات دن دانہ ہو پروتے ہین
زر خالص ہین کب وہ کہوٹے ہین
درد فرقت مین یار روتے ہین۔
قیل و قال اونکے حق مین غوطے ہین
آدمی نہین ہین بلکہ طوطے ہین۔
نیک و بد قبر مین سب سوتے ہین
اہل دنیا عقل کے کوتے ہین
اونکا کیون کینہ دل مین بوتے ہین

حال بیچ خال ہے فقیروں کا — قال والے مثال طوطے ہیں
پیر مسکین ہیں کامل و اکمل — عقل کیوں امتحان میں کھوتے ہیں

بخت محمود جس کا ہوتا ہے
تخم عشق اونکا دل میں بوتے ہیں

عشق دنیا کا آج ہے کل نین — عشق محمود کیا آج ہے کل نین
عشق یوسف زلیخا جاتا رہا — عشق مسکین کیا آج ہے کل نین
عشق دنیا کا فانی سرتا پا — عشق مولا کیا آج ہے کل نین
ہے فنا لحظہ خاکی کو — روح مجرد کیا آج ہے کل نین
ایک شب تو تو آ میرے گھر میں — شوق ملنے کا آج ہے کل نین
گزرے سولہ برس یہ جذب و حال — چند دم عمر آج ہے کل نین
جو دعا کرنا ہے سو کر لے آج — اطمینانِ قلب آج ہے کل نین
یہ نہ سمجھو کہ کل بھی ہوگی یقین — مجلس ایسی جو آج ہے کل نین
جان جائے تلک کہو نگا حبیب — سینہ سینہ سے آج ہے کل نین
آج سمجھے ہیں تو بتیں جا جا — سن لے آواز آج ہے کل نین
کام دنیا کا سارا بے پایا — بانگ محرم کا آج ہے کل نین
وقت تو کب او دیگا یارب — فرصت وقت آج ہے کل نین
ان حالات کل میں مت کہو عمر — پیر مسکین شاہ آج ہے کل نین

عشق محمود بے باک کر ہو آیا ز
نام محمود کیا آج ہے کل نین

عشق ممکن کا حادث و نابود ٭ ٭ عشق مولا کیا آج ہے کل نہین
لب پہ لب سینہ سینہ عریان تن وصل بے کیف آج ہے کل نہین
ایک بوسہ تو کیا کہ سو بوسہ پھر اسو وسلے آج ہے کل نہین
آج کل رنگ دور ہے زنگار رنگ جو خلوص یار آج ہے کل نہین
آہ بازار فانی دنیا کا ٭ خوب جانو کہ آج ہے کل نہین
کیا تماشا ہے حال دنیا کا ازمایا کہ آج ہے کل نہین
حسن یوسف یہ مست غرور کرد یہہ زلیخا ہی آج ہے کل نہین
ابتدا انتہا یہان یکسان ٭ گفتگو حال آج ہے کیا کل نہین
نار شہوت ستاویگی کب تک تیزی عشق آج ہے کیا کل نہین
ذرہ ذرہ فنا پذیر ممکن حادثات زمانہ آج ہے کیا کل نہین
فرق ہے حادث اور ممکن مین یو ظاہر کیا آج ہے کل نہین
ہے محبت خدا کی باقی سب ظل مجازی ہے آج اور کل نہین
یوم عاشورہ آج ہے کل مین ماہ محرم بہی آج ہے کل نہین

اشرف و یوسف اور خوبیان
جانو محمود آج ہے کل نہین

حسن یارا ہے جب دکہاتے ہین دولی آگ عشق کی بڑہاتے ہین
باندہا احرام عشق کعبہ جو سر پہ ہندلے سے کراتے ہین
سو طرح سے بنا کرشمہ و ناز خواب مین بہی کیا دل لیجاتے ہین
جسکو چاہین نظر توجہ سے مردہ دل بہی ہو تو جلاتے ہین

ہے زبان شیخ مین فیض اور بطا — جسکو جو چاہتے تبا تے ہین

ہر وقت ہے جدا تجلی یار — رنگ برنگ حال کیا اٹھاتے ہین

چشم اپنی کو چشم جانان سے — خواب مین چشم جو ملاتے ہین

آتش عشق سے جلا دل جو — دل عاشق کو کیون جلاتے ہین

عمر محمود عشق مین ہو شاد
ایسے سوتون کو کیون جگاتے ہین

کیسے پیری مین حال ہوتے ہین — کہ جوان پیر دیکھہ روتے ہین

سر دل ہو گیا حلال ہے جب — عقل کیا پھر حرام مین کہوتے ہین

مرحبا آفرین فقیرون کو — دانۂ ذکر حق پروتے ہین

ننگی شمشیر ہے ہاتھہ مین تسبیح — کیا عصا مولوی کے سوٹے ہین

آئینۂ دل فقیر ہے نازک تر — سنگ دل بے تمیز ہوتے ہین

آدمی اصل ہے نقل طوطے — کیا پرندے بھی آدم ہوتے ہین

تیلے دل کی جب کسوٹی ہے — زر خالص نہین وکہوتے ہین

فیض سے شمس کے جہان روشن — ایک سراج سے ہزار ہوتے ہین

آپ ہے فیض نام اللہ کے — جامۂ دل کا میل دہوتے ہین

کیا کرینگے مدد جوان ست حال — عاشق پیر پیر ہوتے ہین

غزل محمود اب سنا مطرب
صاحب حال ہوش کہوتے ہین

پیر مسکین سوا پیر کوئی محبوب نہین — اونکے دیدار سوا اور کچھہ مطلوب نہین

صیقل ذکر سے کیا صاف ہوا آئینۂ دل
قلب ثابت ہے محبت مین کچھ مقلوب نہین

خطرۂ غیر تھا پردہ مجھے معلوم نہ تھا
اوٹھ گیا پردہ دوئی نقش سے مرعوب نہین

دل کی تختی پر لکھا ہے کیا قلم اللہ ہو
دفتر عشق مین حرف حاسب و محسوب نہین

سینہ سینہ سے ملے اور لب لعل سے لب
بحر وحدت مین ہین غرق د راکب و مرکوب نہین

اپنے محبوب سے کیا کشتی محب صادق
پہلوان عشق ہی خود غالب و مغلوب نہین

پیر استاد و ماں باپ کی تعظیم ہے ادب
کیا رحم خورد دوان کے تئین سنت و مندوب نہین

کیا تجلی ہی محمدؐ کی اب عاشق صادق
کوئی ایسا نہین جو طالب و مطلوب نہین

دونون ہمو مین اشارہ ہی کیا عاشق معشوق
کیا فنا اور بقا سالک مجذوب نہین ہے

من رآنی فقد رأ الحق کیا حسن صبیح
عین تاثیر ہے نمک غیرت مصحوب نہین

ذات اوسکی ہی معرا و مبرا بیچون ہے
اعتبارات تعین سے یہ مکسوب نہین

ہین براہیم و سمعیل و اسحاق یعقوب
کیا ذبیح اللہ خلیل اللہ کو مرغوب نہین

غزل محمود سنا جو کہ ہو عاشق مسکین
جامۂ دل ہی سیاہ جسکا اوسے شوب نہین

ہے مراقب جو حقیقت محمدؐ احمدؐ
کیا محمدؐ کا غلام احمد و محبوب نہین

تو شہنشاہ دو عالم ہے اے یوسف مہر
کیا عزیز اور زلیخا کا تو مطلوب نہین

امر معروف نہین منکر ہے بر عقل بلوغ
صاحب حال کی کیا عقل اب مسلوب نہین

بے حیا اور شرم غیرے نامحرم ہے
وصل عریان مین عاشق سے اب محجوب نہین

نہین جھکتا ہے کبھی عاشق بیدل حب سے
ذات بخت نفس نبوت کا کیا محبوب نہین

اپنی اولاد تصدق کردن بر ما صندل
چھین چرا تیر کمان جنگ مرتوب نہین

صوت داودی کی حاجت ہی منہ امیر کی　　نغمۂ جنومیان کیا ساز و مرتوب نہین
گرچہ ہے پردہ عشاق خراسان اعراق　　حجرۂ مطرب مکردہ سے مرغوب نہین
اپنا آواز سنادے تو ہے مطرب میرا　　راگ بلبل کا بھلا گل کو کیا مرغوب نہین

کونسی چیز کا عاشق ہوا محمود بر آیاز
مثل جنومیان کیا اور کوئی محبوب نہین

خدا چاہے ملک عرب دیکھتے ہین　　ان آنکھون سے ہم بیت رب دیکھتے ہین
شب قدر کی کیا قدر بے قدر کو　　جو ہین عاشقان قدر شب دیکھتے ہین
نہ ہو یاد اللہ جس انسان کے دل مین　　مثل جانور خر کلب دیکھتے ہین
نہ ہو جسکو تعظیم قبلہ کی دل مین　　تو اہل حرم بے ادب دیکھتے ہین
نظر عاشقون کی نہین ہے عرب پر　　جسے دیکھتے ہین محب دیکھتے ہین
نہ ہو جس کو ایمان اگر بادشاہ ہو　　ہم فرعون اور بولہب دیکھتے ہین
رہے پیر مسکین شاہ ہم سے راضی　　توجہ کی تاثیر سب دیکھتے ہین

سنا صاحب دل کو اپنی غزل تو
سخن شیرین محمود رطب دیکھتے ہین

طفیل حجہ کے جہلاک ہو آزاد بر عرفات　　ہم ہر سال حج فضل رب دیکھتے ہین
مبارک ہوا سے حاجیو حج اکبر　　ظہور یا غفور اہل قرب دیکھتے ہین
جہاز کلان تیز اوڑتا ہے مکھی　　۱۲۹۷ پیر محمود تیرے عقب دیکھتے ہین
ہزار آفرین تجہہ پہ محمود تا ندیشہ　　یہ سمت کی نوکری عجب دیکھتے ہین
کیا چاند ذی قعدہ تا ندیر مین تھا　　کہ یا ذالحج یلم لم پہ اب دیکھتے ہین۔

پہونچنے کو محمود کے ایسی جلدی
محبان نا ندیر عجب دیکھتے ہین ہ

نہین جانتے اہل دنیا فضل کو
قیاس وعقل اور کسب دیکھتے ہین

غم دنیوی نین فقیروں کو ایک ہو
مگر اہل دنیا کرب دیکھتے ہین

بصیرت نہین اہل دنیا کو دل کی
کیا یہہ نور باطن قلب دیکھتے ہین

سن بارہ سو نو دا دیر صات ہے محمود ۱۲۹۷
ہوا آٹھواں حج یہہ جب دیکھتے ہین

یہاں ایک زنگی نے کی اپنا جلوہ
کہ نام وری کو بر لب دیکھتے ہین

عجب معاملہ عشق ہے پیچ در پیچ
جو ہین اہل دل بس وہ قلب دیکھتے ہین

یہاں ابتدا انتہا ایک سان ہے
جو جب دیکھتے تے سواب دیکھتے ہین

خدایا تو دے عشق محمود کو اپنا
گمان نیک سے سب عجب دیکھتے ہین

ستون دخانہ کار و نا ہے تک
کیا تا نیر نے ممبر کو جب دیکھتے ہین

بنا ہوں ہے وہ دفن ممبر کے پائین
مگر عشق عام خاص کب دیکھتے ہین

ہوئے حج محمود تو شکر کر اب
زیارت ہشتم فضل رب دیکھتے ہین

دعا پیر مسکین کی تیر ہدف ہے
جو جب دیکھتے تھے سو اب دیکھتے ہین

نہ مور دنی ہے فیض نہ جدی کسب تے
خدا داد ہے فضل رب دیکھتے ہین

حسن بصری ہو یا سہل ہوا عراقی
ایاز و بلال حبشی کب دیکھتے ہین

اسیر ہے پیر و مرشد ہین کامل مکمل
دعا مین سدا سے لب دیکھتے ہین

خدا جذبہ وحال محمود ہوا خر
توجہہ پیر روز و شب دیکھتے ہین۔

خدا چاہے بیت الحرم دیکھتے ہیں
ان آنکھوں سے باغ ارم دیکھتے ہیں

سب جسے دیکھتے ہیں سر و پا برہنہ
کیا محرم بھی دنیا کا غم دیکھتے ہیں

اٹھا لے مزدلفہ سے انچاس کنکر
منا میں کیا شیطان رجم دیکھتے ہیں

فنا ہوگئے ایسے دیدار کعبہ
کہ محرم کو عاشق صنم دیکھتے ہیں

ہیں حقدار ما باپ اور پیر و استاد
کیا خدمت میں جاہ و حشم دیکھتے ہیں

ہو صورت محب اور باطن مخالف
تو ایسے سے رنج و الم دیکھتے ہیں

ہوئے جب سے داخل ہم حد حرم میں
اوسی دن سے فیض و کرم دیکھتے ہیں

[illegible] گریہ و زاری
دعا حاجیاں چشم نم دیکھتے ہیں

تجلی ہے [illegible] عمی کی بر عرفات
کہ شاہ و گدا کو بہم دیکھتے ہیں

ہمیں یہ فخر سمجھیے کہ حج کیا رسوا ان ہے
امید عفو کا قلم دیکھتے ہیں

نفقہ کو دک حلوا فروشی کا رونا
کیا بحر و سخا اور کرم دیکھتے ہیں

بندھا آج محمود احرام حج کا
دم شکر منا [illegible] ختم دیکھتے ہیں

کیا اترا ہے جنت کا ٹکڑا زمین پر
کہ کعبہ میں ناز و نعم دیکھتے ہیں

کیا نور حبیب احمد ہے قرۃ العین
محبت میں ہم چشم نم دیکھتے ہیں

ہیں تیرا سن ہے تیمنا ہجری کا اسو وقت
ضعیفی سے ہم پشت خم دیکھتے ہیں

ہو جس عمل میں خلوص اور محبت
تو ویسی عبادت رسم دیکھتے ہیں

نظر کرتے ہیں حال مسکین کا جب سے
تو طاعت سے اپنے شرم دیکھتے ہیں

شہید عشق محمود میرے تیغ لا سے
کسی جا مرے اہل دل دیکھتے ہیں

ہے شکر خدا آج عدن دیکھتے ہین
عدن کیا کہ ملک یمن دیکھتے ہین

گلستان عرب کا ہے کیا ایک گل تر
اسی جائے سے بوے قرن دیکھتے ہین

مقام فنا ہے یلملم کی میقات
کہ احرام حج کا کفن دیکھتے ہین

کہان بوے دنیا کے گل مین ہو ایسی
جو بو باطنی فیض مطن دیکھتے ہین

اگرچہ ہے گرمی عدن کامران مین
مگر اہل دل کب محن دیکھتے ہین

کیا برگزیدہ تو ملک عرب کو
عجم مین بہت شر فتن دیکھتے ہین

جسے عشق محمود سے ہے زندہ ابد ہے
کسی جا مرے خوش خرم دیکھتے ہین

نکر فکر دنیا کی محمود ایک دم
کیا کچھ صاحب دل حزن دیکھتے ہین

کیا نصیبہ ہے جو مکہ مین رہا کرتے ہین
گرد اس کعبہ اقدس کے پھرا کرتے ہین

ملتی ہے کیسی نماز اور ذکر مین لذت
اور مناجات حرم مین جو منگا کرتے ہین

حجر اسود ہے گویا دست وہ محبوب کھلا
بوسہ ہر بار حجر اسود کو دیا کرتے ہین

جسطرف پیر کا رخ ہو وہی قبلہ محمود
کعبۂ دل کے ہم اطراف پھرا کرتے ہین

گرچہ کعبہ ہے فرشتونکا فلک پر معمور
ہان ملایک ہی طواف کعبہ کیا کرتے ہین

شیخ کامل و مکمل کا ہے دل مثل حرم
جو دعا اس مین منگے اسکو روا کرتے ہین

ذبح کرتے ہین یہ دہشہ کو وہ شمشیر سے کیا
تیغ سے لا کے جب اپنی کو فنا کرتے ہین

تیغ سے لا کے قتیل ہوے وہ مرد ہین شہید
جان سو جان وہ جانان پہ فدا کرتے ہین

صدقہ جاریہ مردہ کو ہے زندہ کرتا
آج تک نام زبیدہ کا لیا کرتے ہین

انکو سرتاج سمجھا اور رہو تو انکا غلام
جو خلوص اور محبت کہ کیا کرتے ہین

قافیہ ہے نہ ردیف اور فصاحت شعرا
اپنے گھر آپ ہم دیوانہ بنا کرتے ہین

وقت ویرانہ مین کیا قدر کریگی یہ بوم
قدر بس باز کی شاہ باز کیا کرتے ہین

سن ہے بارہ سو اور اسی کے اوپر نو محمود ۱۲۸۹
در و دیوار پہ ہم شعر لکھا کرتے ہین

جبسے خوش آئی تجھے گوشہ نشینی محمود
اہل دنیا تیری حالت پہ ہنسا کرتے ہین

مرض عشق مین جو تن اپنا گلا دیتے ہین
شافیع روز جزا اوسکو شفا دیتے ہین

جان اپنی جو دیا راہ خدا مین محمود
جان جانان سے شہیدونکو وہین ملا دیتے ہین

جبل عرفات پہ جبہ لاک برہنہ سر ہو
کرکے آوازہ وہ لبیک رلا دیتے ہین

کرتے ہین کیسا طواف اور زیارت اس جا
بس ریاضت سے یہ تن اپنا گلا دیتے ہین

شمع کعبہ پہ گرا کرتے ہین پروانہ مثال
عقل اور ہوش کے پیر اپنے جلا دیتے ہین

ملتزم پاک ہے محبوب کے سینہ کے مثال
ملتزم پاک سے سینہ جو جما دیتے ہین

اس زمانہ مین خصوصاً میرے پیر و مرشد
فیض اس کعبہ کا اس جا بہی دلا دیتے ہین

ہر مہینے مین ہر ایک سال ہر ایک دن ہر شب
فیض و رحمت سے یہ قالب کو جلا دیتے ہین

سلب امراض ہے اونکی توجہ کافی
مرض مہلک سے میرے پیر شفا دیتے ہین

دیکھ کر صورت بیمار طبیب حاذق
جیسی بیماری ہو بس ویسی دوا دیتے ہین

نہین کرتے ہین وہ اظہار محبت اپنی
غیر کی آنکھ سے یہ فیض چھپا دیتے ہین

ہے غلاف کعبہ کا محبوب کا جامہ سیاہ
جسکو چاہتے ہین تو دامن مین چھپا لیتے ہین

عاقبت تیری ہو محمود بزرگان حرم
پیر و مرشد بھی خصوصاً یہ دعا دیتے ہین

بسا اوقات در حالات فنا باشم بذکر تو
فراموشم شده ماد ون نه ذکر و ذاکر و مذکور
سر مو خشک اگر مانده و غسل است و نه طن طاہر
خداوندا چه خواهد شد خدا خود عالم الغیب است
غزالان حرم را قید در دام محبت کن
وداع باد محبان را که قدر ماندان استند

نمی آید ز من یارب بجز لاہو و الاّ ہو
چه بحر وحدت است یارب که غرق است قالب و بو
همین دان حب دنیا را که ناپاک است همه بد بو
درین سال روان بینی چه خواهد کرد آخر ہو
بزور زر غرور نفس نه آید صید این آہو
ازین نا ند پڑے زارم سفر در پیش آ محمود

شکایت نیست از یاران که در حلقه نمی آیند
ندیدند خلق محمود ا بر قند چار سیر ایک سو

سر زلف و گل رخسار محبوبی پھنساد ل کو
کمند یار مین ایسا پھنسانا چاہیے دل کو
گلستان حرم کے آج کیا ہیں ان گل و بلبل
غزالان حرم کا صید گر چاہتا ہے ای صیاد
تصدق ہو تو ایسے کا کہ جو ہو عاشق کعبہ
نہین ہے دور وہ کعبہ تیرے شاہ رگ سے ہے نزدیک
فرض ہے باندھنا عرفہ اور احرام طواف کعبہ
نہ جب تک سنتر اشے حاج کھلے احرام نا ممکن
فدا کر مال جان اپنا کہ جو ہو عاشق مسکین
دعا سے یوم عاشورہ گویا مفتاح جنت کی
عمر ہو پیر تیرے کی زیادہ ایک سو سے بھی

کہ پھر بار دگر ہرگز خلاصی نا ہو بلبل کو
دل آہوے مدینہ کا اگر دل اب حاصل ہو
رہے سرسبز یہ باغ جہان یارب نہ زائل ہو
تو پھر میدان عرفہ مین ملیگا تجھہ نہ کاہل ہو
تجھے کیا قدر کعبہ کی نہین تو عاشق کامل ہو
یہی ہے وقت فرصت کا یلم لم چل نہ کاہل ہو
ذبح کر نفس دنبہ کو کہ پھر حج تیرا فاضل ہو
کرے سنگسار شیطان کو یہی واجب دیکھہ مسایل کو
ذرا تو قدر کر عالم نہ آنا منکر جاہل ہو
فتح ہے باب کعبہ کا امن ہے جو کہ داخل ہو
کہ مرشد شاہ مسکین مین قطب کامل و اکمل ہو

اسی باد خزان آفات دنیا سے نگاہ رکھنا
دل محمود فنا ر گل پہ ہان ہرگز نہ مائل ہو

دکھادے اے یوسف تو دیدار کو ذرا پوچھ اپنے تو بیمار کو
نگاہ توجہ کر متنعنع اٹھا کو تو ذرا دیکھ لے عاشق زار کو
تو ناظر ہے اوس کا وہ ناظر تیرا چھپا دل مین اپنے تو اسرار کو
مبادا کرے نا رفیق راز فاش نہین مصلحت وقت اظہار کو
تمنا ہے بے دادا در سین ہو لب لعل شیرین شکر خوار کو
نظر مین نہین سیر سے سکین سوا غنی دل خدا ہیچ خریدار کو
امانت ہے چالیس برسون کی آج سپرد کرنا چاہتا طلب گار کو
یہی سمجہا تہا نور ظلمات ہے طمع دنیوی توڑ زنار کو
صفت ہو عفو کی تو وہ ہے کریم بخشش یہ امانت تو دیندار کو
لے آیا ہون مایہ نفیس و عجیب لیجا تک کھلے ہاتہہ بازار کو
ہے نور حبیب محمد میرا دعا دے تو اپنے برخوردار کو
سن تیراسو ہے آٹہہ ہجری کا اب ۱۳۰۸ کیا کرتا ہے اس سال گل خار کو
غنیمت شمر دور محمود ہے دعا نیک کو دے نہ مختار کو

سلامت رہو پیر سکین شاہ
دعا کرتا محمود مددگار کو

حق روضہ اقدس حضرت کا اب ہمکو دکھاتا دیکہین تو یا اوس کی تمنا مین ہمکو در گور سلاتا دیکہین تو
قسمت کی کہی پہ ہم سے گئے سوے قسمت دا نصیب گیا اوکی تمنا مین ہمکو دنیا سے اوٹھاتا دیکہین تو

یک قطرہ پے گر کوثر کا پھر تشنہ ہو تا ابد
وہ آبِ حیات مدینہ کا کب خضر ملا تا دیکہین تو

خوشبو ہے اگرچہ عطر عنبر لیکن ہو برابر کب ہمسر
بو خاک مبارک روضہ کی کب ہمکو سنگہا تا دیکہین تو

کیا خوف ہے اوسکو دوزخ کا جو سیر ہوا آب زمزم کا
دیدار شہود کعبہ کا کب ہمکو دکھا تا دیکہین تو

جسدن کہ مدینہ پہونچونگا خیرات کرونگا پڑہتا درود
بس اپنی معلم ہے ہمکو کس دن وہ ملا تا دیکہین تو

کیسی ہی محبت مسکین ہے اس میرے نبی ہاشم کو
خرما مدینہ مسکین سہا تہہ کب ہمکو کھلا تا دیکہین تو

ناپاک گنا ہوں سے ہوں اب وہ آب طہارت ہی کس جا
اس نہر مدینہ نہلا کون پاک کرا تا دیکہین تو

دیدار کا تیرے ہی پیاسا محمود غریب مسافر ہو
بعد درد و ہجرت مدت کے کس روز ہنسا تا دیکہین تو

سن تیرا سو ہجری کا چلا اور قرض ہی ایکسو پنجاہ پہ
اس سال رواں مین محمد کا کون ہمکو لیجا تا دیکہین تو

ہو طول حیات مسکین شاہ کیا فکر ہے تجہہ کو محمود ا
شیخ نظر توجہ سے ہمکو کس روز ملا تا دیکہین تو

شہود یار سے دیدہ مرا مستور رہتا کیجو
کھلی چشم بصیرت جب او سے پھر کور رہتا کیجو

سبق دے نحن واقرب کا انا و نفس زائل ہو
اتار عشق محبت کو سر دکا فور رہتا کیجو

یہ حسن یوسف مصری نہ تو بہ مثل آدم کے
مقام خلت ابراہیم سے اب دور رہتا کیجو

مجھے کیا کام ہے فرہاد اور شیرین سے کیا مطلب
تلاطم موج دریا عشق احمد شور رہتا کیجو

یہ گرمی عشق کی یارب قیامت تک رہے باقی
اتار عشق محبت کو سر دکا فور رہتا کیجو

محبت ہو تو تیری ہو اور الفت ہو تو تیری ہو
میرے دلکو اب خطر و غیر سے محظور رہتا کیجو

کیا آزاد جب تو قید دنیا سے ہمیں یارب
گناہ گاروں ہے اب دوزخ کے تئین معمور رہتا کیجو

یہ نسبت نار آمد رفت سے ہے قوت ایمان
تو نے جب تار ایمان کا او سے منظور رہتا کیجو

ادب واجب ہے حسن ظن اگر سالک ہو یا مجذوب
تن و جان بے جا ہے اب مشہور رہتا کیجو

بڑا ہے رتبۂ عالی کیا مجذوبان حق یارب — ترے مجنون کے در پہ سگ کے تئین مشہور کیجو

غلام کمترین ادنیٰ ہے ایک محمود نا ندیڑی
اب تیری عشق آتش کو سرد کا فور کیجو

نہین ہے قرب جانی کیتئین قرب مکان درکار — مثل شیر و شکر کر دے فنا نا فور کیجو
بوقت فرض واجب اور سنت کے نہین فرصت — جوان عشق کے تئین پیر او رمعذور کیجو
مثل گل کے رہون خندان نہ مثل غنچۂ لب بند ہو — بسط کے بعد قبض سی پھر ہمین رنجور کیجو
ہر ایک دن توبہ کرتا ہون شکست ہوتی ہی ستر بار — سیاہ روئی سے اب ناندیڑ مین مشہور کیجو
دکھا دیدار اپنا تو شب آدتا روز آخر — کہ نور رحمت قدر مثل خب دیجور کیجو
محمد ہے حبیب میرا نواسہ قرۃ العین ہے — وہ ہے تعویذ جان میرا جسم سے دور کیجو
شمار حاجیان ستر کئے توبہ میرے دست — طفیل ان حاجیون کے اب حرم سے دور کیجو
ہوئی تتمیم ربیع الثانی یعنی تیر اسود میں ہجری ۱۳۱۳ — در لیلی سے مجنون کے تئین بس دور کیجو

حقیقی یا مجازی ہو مگر ہو عشق ایاز محمود
یہ ہر حال باطن کا مثل منصور کیجو

مشہور اولین ہو مذکور آخرین ہو — سردار انبیا کے تم رحمۃ اللعالمین ہو
قرب خدا کسی نے تیرے سوا نہ پایا — از خیل واصلین ہو از حق کاملین ہو
احمد کے وہ سخن ہیں جسمین نہ شک ہو — ان کو کہے جو جھوٹا بوجہل کا ذہین ہو
تھا جسم پاک ایسا جس پر نہ بیٹھے مکھی — سر پر ابر تھا سایہ ایسے تو نازنین ہو
ستر ہزار فرشتے پڑھتے درود دن رات — واللہ ورنہ اندر تم خاتم النبیین ہو
جس دن کہ انبیا سب بولینگے نفسی نفسی — امید ہے ہمکو تم سے شافع المذنبین ہو

جو تم حکم کئے ہو ہے حکم وہ خدا کا
اس حکم پر بکا ہو جو کوئی کہ عاشقین ہو

اونکے صحابہ سارے ہین فلک کے ستارے
دشمن اگر ہوا اونکا بیشک وہ ظالمین ہو

کربل کی جو زمین پر حضرت امام اوپر
خنجر سے جس شقی نے مارا وہ ظالمین ہو

پڑہکر درود محمود کر ختم یہ قصیدہ
عاشق ہو پیر سکین راہ دان وراہ مین ہو

جبریل کا مکان تہا جو سدرہ منتہی ہے
احمد کا لا مکان تہا کیسے وہ جانشین ہو

معراج کی جو شب تہی تہی فوج سب ملک کی
ہمراہ رکاب جسکے جبریل سا امین ہو

ہر ایک نبی ولی کے ساقی ہو تم محمد
مخزن ہو فیض رب کے مقصود طالبین ہو

بندہ ہے تیرا محمود اوسکا ہے تو ہی مقصود
تیرے سوا نہ معبود الرحم الراحمین ہو

مشہور ہے ذکر مولا من کل شیئ اولی
کر ذکر دل مین اللہ در حلقہ ذاکرین ہو

ہو معتقد تو دل سے پیران نقشبند کا
ہو جا غلام اونکا در سلک خادمین ہو

سب دوستان حق سے رکہہ اعتقاد اچہا
منکر کرامت اونکا از جملہ منکرین ہو

توبہ مین کر تو چستی کب تک غرور ہستی
کر جلد توبہ اسوقت از جملہ تائبین ہو

مان باپ کو تو میرے بخش ایخدا فضل سے
پر نور کر قبر کو مغفور والدین ہو

ہو تم کہان اے سکین محمود کو دو تسکین
ہے ہجر مین وہ غمگین دیدار بہاؤ الدین ہو

یک لحظہ نا ہو دوری چاہتا ہے کر حضوری
خاصان حق کے دل مین محمود جانشین ہو

مرشد کے واسطے سے آیا ہے فیض دل پر
مرشد ملے ہین کامل از بس کہ شاکرین ہو

ہووے نہ گر توجہ سکین شاہ مولا
ہووے اثر نہ دل پر کیسا ہی زاہدین ہو

محمود کی دعا ہے محمود کے خدا سے

محمود نام ہے جیسا ویسا ہی صالحین ہو

جیتے جی روضۂ انور کو دکھایا ہم کو — شکر ہے لاکھ مدینہ میں بلایا ہم کو

حالت وجد میں جو چاک گریبان ہوا — صحن مسجد میں وہ نبوی کے لٹایا ہم کو

پیر سلطان براہیم کے قربان جانا — چھوڑ شاہی بلخ شوق دلایا ہم کو

شربت وصل پلا۔ تو ہی ہے ساقی میرا — آتش عشق محبت نے جلایا ہم کو

من رانی فقد را الحق ارشاد نبی — عالم رویا میں دیدار دکھایا ہم کو

دیدہ مجنون نے کیا دیکھا تھا جمال لیلیٰ — ہوا مجنون سو وہ مجنون بنایا ہم کو

جبکہ دیکھا کف پا نقش وہ قصوی رسول — ناقہ صالح کے تئین یاد دلایا ہم کو

اثر عشق کف پائے محمد نے میرے — سنگ دل نرم کیا موم بنایا ہم کو

دل محمود پہ جب نظر کئے مسکین شاہ — وہی تاثیر وہ جذبہ نے ملایا ہم کو

یا شاہ خواجہ سرا سنکے قصیدہ محمود
مرحبا خوبمیان سب سے کرایا ہم کو

ہے یہ ارشاد نبی جسنے زیارت کی میری — میں شفیع ہونگا شاہد ہی رکھایا ہم کو

حج کیا پاک ہوا آیا زیارت کو میرے — اپنے سینہ سے لگا تا ہون تھمایا ہم کو

حج کیا جو نہ زیارت کیا آکر میری — ظلم مجھہ پر کیا وہ ایسا ڈرایا ہم کو

خاص ہے اوسکو شفاعت جو مدینہ میں مرے — کیا کلام مخبر صادق نے سنایا ہم کو

مجھہ پہ واجب ہے شفاعت جو زیارت کو گیا — اکس محبت سے نبی شوق دلایا ہم کو

قوت وجذبہ جوانی کی اب باقی نہ رہی — درد غم ہجر مدینہ نے گلایا ہم کو

کیا کمی کام توجہ نظر شیخ عصر — دل مضطر تھا تڑپتا سو تھمایا ہم کو

رد نہین ہوتی دعا خاص رسول اکرم — کیا حضوری مین قصیدہ وہ پڑہایا ہم کو
مکر شیطان وہ دجال لعین کا نہ چلا — دامن ظل محمد نے بچایا ہم کو

نام مسکین ہے محمود خدا کو پیارا
شکر ہے زمرہ مساکین مین ملا یا ہم کو

سنتے تھے خطبہ محبت کا حرم مین بحضور — دام مین زلف معنبر کے پھنسایا ہم کو
کیا ہوا عقد محبت کا محب و محبوب — رشتہ عشق کے ریشم مین گنٹھایا ہم کو
مرتبہ غوث ملا یا کہ مقام محبوب — دین کے دولہ کا خدام بنایا ہم کو
دلہن دین کی ہین رابعہ بی بی ای اخی — بطفیل اونکے دعا منگنا سکہایا ہم کو
جب ہوا عقد محبت کا حرم مین بحضور — بعد ایجاب قبول شاہد رکہایا ہم کو
شادی دنیا کی ہے دو روزہ یہ شادی ہی مدام — حاج زوارین دولہ وہ بنایا ہم کو
میر استاد بخاری تہا کیا شیخ عبدالشکور — بوسہ پیشانی پر دے سینہ لگایا ہم کو
اہل دنیا کی ہے صحبت مین فریب اور دغا — پیر و مرشد کی توجہ نے بچایا ہم کو
جنک ہم سے خطا جو جو ہوی گستاخی — عفو کر نفس و شیطان سے ستایا ہمکو
باادب جسنے پڑہا روضہ اطہر پہ سلام — ہے بشارت وعلیک کا سنایا ہم کو
حسن یوسف کے ہین آشفتہ زلیخا یعقوب — یان ہزارون سے وہ یعقوب بنایا ہم کو
مثل طاؤس کے کل شب کو تہا نازان دل — آج کیا مثل پپیہے کہلایا ہم کو
نام مسکین پہ کیا خاص توجہ ہے نبی — خادم پیر کیا مسکین شاہ بنایا ہمکو

دل یہ محمود کا نازک ہے مثال شیشے
کس نے اندیشہ دیا اس دل کو ملایا ہم کو

پارۂ دل پہلوئے خود نظر با دلدار نہ
کسب مجنون سر برہنہ خالی از دستار نہ

دل بدہ اے رو بنا چیز ہمت یاد از ان
زور پنجہ شیر حق را حاجت گفتار نہ

خود روے تا کجے کنی ای نفس کج بے لگام
کن اطاعت شیر خود را بر قدم اسوار نہ

از کسب دور ست منزل و ز فضل نزدیک یار
راہ باطن جان جانان حاجت رفتار نہ

قدر نعمت بود زایل شیوۂ اہل عوام
در محبان خاص نماند پڑا کس غمخوار نہ

اہل خلوت را نشد از عشق حق ہرگز خبر
اہل دنیا را چہ قدر این حوصلہ تجار نہ

مشکل ما مثل مو باریک و ز شمشیر تیز
خواجہ ما حل مشکل کرد مدد در کار نہ

مستئ رندان حق از مستئ دنیا جدا
تن برہنہ غرق وحدت صاحب شلوار نہ

رد ہمی گردد دعا ماہ ربیع الاول دلا
لیک راز خود با اہل حلقۂ اسرار نہ

دو زا دل فتح نصرت شد چرا غافل شدی
آہ صد افسوس کس در عاشقان ہشیار نہ

بست و ششم شد ربیع الاول دوشنبہ آمدہ
کن دعا اکنون اجابت را چرا اظہار نہ

یک نظر شیخ مکمل کافی است از اعتقاد
ورنہ صد سالہ عبادت بے عشق در کار نہ

عشق مسکین عشق محمود است کن شکر اللہ
عاقبت محمود باد آہ کس درین جا یار نہ

مبارک ہو مبارک ہو یہ شادی اور بسم اللہ
جوان صالح ہے یہ دولہا عمر بست و دو سالہ

محبت دی بنی مین اور بنے مین اب خداوندا
کہ جیسی تہی صفورا کو محبت با کلیم اللہ

محبت ایسی دے جیسی دیا آدم و حوا مین
اولو العزموں مین مین اول نبی آدم صفی اللہ

زمین تا عرش حضرت مین فلک سی [illegible] کے دنیا
ہے ممکن گر کہوں جیسی [illegible] فرزند رسول اللہ

شد با عقد محبت کا کہ جیسی گرد [illegible] ششم کی
یہی یوسف اور زلیخا و [illegible] سارا با خلیل اللہ

خدایا بی بی عصمت میں اور نوشہ میں الفت ہے / عطا ہو جسطرح بی بی خدیجہ یار رسول اللہ

محبت الہی دے جیسی علی اور فاطمہ میں ہے / محبت کیا ختم ہوئی عائشہ کی یار رسول اللہ

و دم شادی ہو جنت میں رسول اللہ کی بیشک / یہ بی بی آسیہ اور جو ہیں ما در عیسی روح اللہ

عروج یکجہ وحدت تہا کہ یا الف سی ہوا الفا / مبارک ہو عروس خاص مقبول ولی اللہ

غلام کمترین ادنی ہے یک محمود نا ندیڑی
کرو نظر توجہ کی شہہ تسکین اب اللہ

نفی ہو غیر کی لا سے اور ہو اثبات الا اللہ / کہے پر چھوڑ تے دم میں محمد یار رسول اللہ

مبارک فجر عرفہ ہے جمع جہہ لا کہہ حاجی ہیں / دعا مقبول ہے حجاج بہ روز عید مزدلفہ

اسی ماہ مبارک میں پڑا تہا خواب ابراہیم / ذبح ہو کے دیہہ اسمٰعیل جو بیٹا ہے ذبیح اللہ

میں دیکہا خواب میں تجہکو ذبح کرتا میری ہے / تیری مرضی ہو کیا کہدے اسے اسمعیل ذبیح اللہ

مبارک ہے یہ خواب انبیا صادق وحی ہے جان / مبارک ہو یہ فدیہ جنتی آیا تہا جو دنبہ

عرض کی حکم حق لاؤ بجا جلدی سے پیچ ہے خواب / میں حاضر ہوں مجہے پاؤگے تم صابر انشاء اللہ

کہا برد اً وسلاماً نار نمرود کی بہلا کس سے / کہاں رتبہ حبیب میرے کہاں رتبہ خلیل اللہ

لواء الحمد کے نیچے نبی سب ہو وینگی حاضر / محمد کے ہیں کل محتاج از آدم تا بروح اللہ

خدایا بخشدے تو حاضران مجلس مسکین / محبت دے تو مسکین سے قطب ہیں پیر مسکین شاہ

الٰہی از طفیل اسم ابراہیم و اسمٰعیل
بحق محمود کو یارب بحق اولیاء اللہ

بشارت ہے بشارت ہے بشارت عاشق کعبہ / کہاں ہیں رابعہ بصری کہاں سلطان ادہم شاہ

یہ پردہ کعبہ ہے جس کعبہ کی کرتے تہے حبیب عزت / بندہے احرام حج آدم تا موسی کلیم اللہ

نہ کیون عزت و عظمت ہو نکیون شوکت و ہیبت ہو
زمین گرد کعبہ کے تمامی حاج بیت اللہ
مکان طور رتقید ہے ردا مطلق عرش اعظم پر
دل و روح سر خفی لطائف خمسہ عالم امر
تجلی کیا ہو الباطن دل محمود پر ہوئے آج
سوا تیرے نہین مقصود سوا تیرے نہین معبود
نہ حاجت نغمۂ داود نہ حاجت حسن یوسف کی
نگاہ فضل ہو تیری کہ ہے یہ حلقۂ مسکین

بنائے خانۂ کعبہ ہے آدم اور خلیل اللہ
غلاف کعبہ ہاتھون مین زبان لبیک واہ شوقا
تجلی ذات حبیب بیچون صفت موسیٰ کلیم اللہ
ولایت زیر قدم ہر ایک نبی کے ہوای عبد اللہ
میان عاشق و معشوق ہے کیا اسرار ہو اللہ
نفی ہو غیر کی ایدل کہ ہے اثبات الا اللہ
ہو غرق نور احمد مین اسیکا نام ہے حب فی
عفو ہوئے خطا میری کہ ہون تہہوت شرمندہ

چلا اب ہاتھہ سے یوسف نہ جانا قدر کچہ محمود
الٰہی کیا ستایا ہے مجھے یہ نفس امارہ

مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو حج بیت اللہ
غلاف کعبہ اب ناندیڑ مین موجود ہے محمود
ختم قرآن کلمہ کا اور ریخت طعام نذر لے جا
قدمبوسی مرشد کی تمنا ہے مجھے از حد
قدم اونکے دکھا جلدی کہ ہی محمود کی یہ شادی
سُنا ہون کہ عمر اونکی ہی ایک سو ہشت یا نو سال
سلامت رکھہ خدایا تو میرے محبوب کو سر پر
قلم لے ہاتھہ مین ایدل مین تیرا سو تیرا لکھہ

زیارت روضۂ اطہر محمد الرسول اللہ
وسیلہ سے یہ پردہ کے شفیع ہونگے حبیب اللہ
دعا ہوتی نہین رد روز عرس شاہ سعد اللہ
دکھادے مجھہ کو وہ دیدار کہ ہو جاون مین صدقہ
وصال دائمی ہم کو نصیب ہوئے بقایا اللہ
قطب یا غوث یا قیوم ہے ذات پاک ظل اللہ
ملا حجاج رد زر دان سے جو ہو عاشق کعبہ
مبارک ہو سعید حافظ تمہین ہے حج بیت اللہ

۱۳۱۲ / ۱۳

غلام کمترین ہون مین شہ مسکین کا ادنیٰ

نصیب ہوے مقام محمود شفاعت ہو رسول اللہ

یارب بہ برکت یہ قصیدہ بردہ / زندہ ہو جائے تیرے نام قلب مردہ

ہے یہ مقبول خدا اور نبی اطہر ہیں / مدح خوان تیرے نبی کا ہے ہمیشہ زندہ

زاہد خشک سے کیا کام ہے اہل دل کو / رندی سرمست سمجھتے ہیں وہ حال زندہ

مالک الملک ہی وہ قادر بیچون منعم تو / شکر کس منہ سے کروں تیرا ہوں ادنی بندہ

جب نسیم سحری بہتی ہے باغ دل پر / ایک ایک غنچہ شگفتہ ہو خوشحال خندہ

پیر مسکین کے دعا کی یہ ادنی تاثیر / دل محمود کا ایک آن میں ہوئے زندہ

غزل محمود سنادے تو ہے مطرب میرا
خدمت احسان نے تیرے کیا لبس شرمندہ

الہی دکھا دے دیار مدینہ / کہ سرمہ کریں ہم غبار مدینہ

کلام الہی کی آیات سے بس / منقش ہے در و دیوار مدینہ

کسی نے نہ دیکھا ہو دیوار جنت / تو دیکھے وہ جا کر حصار مدینہ

ثنا اس مدینہ کی کیا لکھ سکے کوئی / ثنا خوان ہے پروردگار مدینہ

مدح خود مدینہ کی کرتے تھے حضرت / قرار جہان در قرار مدینہ

نزول ملایک ہے ہر روز اس جا / ہے اصل علی کیا بہار مدینہ

نہ کیون شہر محبوب کا ہوے محبوب / نبی نے کیے اختیار مدینہ

جہان تک کہ ہیں انبیا اولیا سب / وہ کرتے ہیں عز و وقار مدینہ

وصال حقیقی ہو سے تک نہ چھوڑے / یہان تک کہ ہو گئے غبار مدینہ

نہ سایہ ہما کی کرے وہ تمنا / ملے جس کو سایہ دیوار مدینہ

سنا ہون کہ پرسش نہ ہو گی اوسکو — جو مدفن ہوا در جوار مدینہ
کرین رخ نہ حوران خلد برین پر — جو ہو محو دیدہ نظارہ مدینہ
حقیقت مدینہ کی ہے جبسے روشن — وہ ہین اہل دل جان نثار مدینہ
قسم ہے قسم ہے قسم ہے خدا کی — ہے پرنور کیا مرغزار مدینہ
دوا ہے شفا ہے مدینہ کی ہر شئے — یہان تک کہ خاک اور غبار مدینہ
جسے دیکھو عاشق حیات النبی کا — خیاط و تجار و نجار مدینہ
تصدق ہے اسکا یہ ہر ایک اسری — ہر ایک مثل یوسف نجار مدینہ
کہان ایسی لذت نے میوہ مین کسیکا — جو رکھتے ہین لذت اشجار مدینہ
نہین خوبصورت مین دیکھا البشر کوئی — جو دیکھا صغار و کبار مدینہ
نہین خلق پایا مین ایسا کسی مین — جو پایا ہو مین سب دیندار مدینہ

زہے بخت محمود اوسکے کہ بس جو
بنے اور مرے در دیار مدینہ

سر سے پا تک تجھے دیکھون مین یوسف ثانی — کیا زلیخا سے شرم وصل ہوئی عریانی
ذات بیچون سے ہے کام صفت ہی جامہ — تن عریانی سے اقرب نہین صورت معنی
نظر جامہ پہ ہے غیر ذکی نا محرم — فرض ہے ستر اب غیر دل سے ہو ملے بھائی
صاف کہتا ہون تو ہوتا ہے سیر یار خفا — حالت جذب سے ہان یار ملے آسانی
عقل کرتی ہے کرے فہم کیا راز عاشق — بس خجالت سے عرق ریز ہو پانی پانی
دل سے باتان کرے ظاہر مین نہ ملے لون — آتش فتنہ بھڑکا گر تو ہے یار جانی
غیر کا آتا ہے اطلاق اگر ہو جامہ — منکشف ہوتا نہ جو تن سے تو تھا لاثانی

نہیں ہوتی ہے جدا دست سے انگشت شہید
ذات سے کب ہو جدا پاک ہے وہ روحانی
خیر اور شر میں نہو جسکو تمیز ہے نادان
عقل دینی ہو جسے اوسکو کہے انسانی
دلکو میرے ہے تمنا کہ ہو دیدار نصیب
ہے فرشتوں کی غذا ذکر تیرا سبحانی
کار ہا کان نکر اپنے پر خیال اے جاہل
روح حیوانی کو نسبت ہے کیا روح انسانی
دلکو میرے ہے تمنا کہ ہو دیدار نصیب
تری تصویر کی مشتاق ہے نقش ثانی
خانۂ دل میرا آباد ہو مسکین شاہ سے
یا دحق خوب ہے لے پند تو از خاقانی

سن تیرا سو ہوا سال رواں ہشت محمود
عمر ضائع ہوی آہ اور نہ گئی نادانی

ختم قرآن تھا اور ذکر حسین ابن علے
یوم عاشورہ کی محمود کو فرصت نہ ملی
یوم عاشورہ کے جو فیض سے محروم رہا
آہ تبرک و بتاشے و جلیبی نہ ملی
نفع دنیا کے لئے کیا ہے یہ آنا جانا
پیر مظہر میرے جانان سے کیا نسبت نہ ملی
یوم عاشورہ کی ہے آہ کیا توبہ خالص
بس تمنا میں رہا توبۂ خالص نہ ملی
مثل نقارہ کے آواز ہے باطن خالی
شہوت نفس ہے غالب آہ اطاعت نہ ملی
ہے بہانہ کہ مرید آیا ہے توبہ کرنے
منکشف پیر پہ ہے توبۂ خالص نہ ملی
غنچۂ دل کو کیا بند نہ کھلنے پایا
اس گل سرخ پہ کیا یاد صبا ہی نہ چلی

دستگیری کرو اے پیر مرے مسکین شاہ
طفل بازی ہے یہ محمود کو نعمت نہ ملی

آغاز ہوئی چاندنی اسلام بدر کی
اُٹھ جائیگی دنیا سے اب ظلمات کفر کی
جیسی کہ توجہ ہوی اس شیخ عصر کی
پروا نہ رہی مال وطن زن و پسر کی

دولہا بنا جب دن سے سیرا احمد پیارا
باقی نہ رہی جلنے ذرا خوف خطر کی

ہوا مشرق مکہ سے طلوع مہر نبوت
روشن ہوئی دنیا کی زمین جسنے نظر کی

جو ذرہ کہ فانی ہوا خورشید فلک مین
حاجت نہ رہی اوسکو سفر اور حضر کی

جو دل کہ جلا عشق و محبت مین خدا کے
کیا اوسکو جلاویگی بھلا نار سقر کی

احمد شفیع جسکا ہوا پھر اوسکو ہے غم کیا
کیا فکر ہے دنیا و دن اور سختی حشر کی

ہر صدی مین ہوتا ہے یہ امت مین مجدد
تاثیر ہے اب چودوین مین کسکی نظر کی

معراج نماز مومنین ہر روز ہے پنج وقت
مغرب و عشا فجر عصر اور ظہر کی

ایمان سلامت ہے تو ہے شادی دائم
مقبول دعا ہوگی محمود مجبر کی

اے مطرب خوش لحن سنا راگ اذان کا
شادی ہے حقیقت مین نماز اب عصر کی

ہوتا ہے اب آغاز دوم سال محرم
کیا یوم وہ عاشورہ حسینا نے صبر کی

یاد آگیا اب سال گذشتہ وہ مدینہ
دن پیر کے عاشورہ وصال میان مظہر کی

سن تیرہ سو پر ایک ہوا ذی حجہ آخر
کیا سیف یہ قاطع ہے زبان اہل ذکر کی

۱۳۰۱
بس داغ غلامی کا کہ ہون امت احمد
ہے عرش پہ سرا اپنا سزاوار فخر کی

ہون خادم مسکین شاہ مین کمترین ادنی
محمود وہ مقبول ہے جسنے کہ شکر کی

چشمے مستے عجب زلف درازی عجبے
مے پرستی عجبے فتنہ طرازے عجبے

طاق ابروے تو قبلہ و من سر بسجود
چشم بد دور کہ ہستم بہ نمازے عجبے

گشت چون شمع ز عشق صنمے حالت من
جان بسوزی عجبے من بگدازی عجبے

بہر قتلم چو کشی تیغ شوم سر بسجود
او نیازی عجبے من بہ نیازے عجبے

وقت بسمل شدنم آب بنوشانند مرا مہربانی عجبے بندہ نوازی عجبے
مرغ بسمل شدم و کس نہ کند ماتم من عشق محمود عجبے حسن ایازی عجبے
وقت مشکل تو توجہ بکن اے خواجہ بزرگ وقت تنگ است سفر دور درازی عجبے
غوث محی الدین مدد کن کہ جہازی زفتند جوش دریا عجبے سیر جہازی عجبے
آب رحمت کہ ازان بر دل بریان بارد منشا فیضے عجبے عجز و نیازے عجبے
باش درویش صفت مثل قلندر آزاد دست کوتاہ عجبے پائے درازی عجبے
بے سبب جذب حقیقی نہ رسد طالب را نزد ما ان عجبے عشق مجازی عجبے
جبت و سقم شدہ ذبیحہ بہ بہم کر نا ندیشد حال ویران عجبے جمعہ نمازی عجبے
معدن نور ہمہ نور جہان شاہ نور است چشم مازاغ عجبے نظر نوازی عجبے
شاہ مسکین کجا پیر مکمل امروز نغمہ اکسیر عجبے نغمہ سازی عجبے

نسبت شاہ مسکین چہ نسبت خاص است
خواب محمود عجبے راز و نیازی عجبے

برق تجلی چمکی تھی کیا اُس غیور کی جو خاک سرمہ ہو گئی اُس کوہ طور کی
گندم کے ایک دانہ نے آدم کو کیا لاکھوں گناہ مٹاتی تجلی غفور کی
طوفان نوح میں کیا تیمم فرض ہوا کیا خاصیت ہے خاک میں آب طہور کی
ایک پرتو تجلی کی موسیٰ نہ تاب لائے نور حبیب کی کشتی نے کیا عبور کی
کوہ طور جل گیا تھا تجلی سے ایکبار ہر روز شان یہان ہے نئی جبل نور کی
محمود پاردہ ہے وری الوری حبیب چھوڑ یہ محبت فانی اناث و ذکور کی
جس جا کہ وصل ہے تو نہیں قرب او بعد مانع ہے کب محبت کو منزل یہ دور کی

چلتی ہے جب ہوائے محبت کے زور سے — نسبت سمجھ لے جیسی پتنگ اور ڈور کی
خاصان حق کو آج ہے دیدار وقت نقد — یاں انتظار عام کو ہے نفخ صور کی

قربان اپنے پیر کا محمود ہو سدا — کیا باطنی یہ نظر توجہ ہے دور کی

عیسیٰ کو آسمان سے اترتا تھا مائدہ — پھر اٹھ گیا فلک پہ رجاحت تنور کی
خوان کرم رکھا ہے یہ امت میں تا حشر — خاصوں کے تئیں کیا حاجت ہے نان تنور کی
ہے نور آفتاب کا روشن مثال دن — شب پر کی آنکھ کھلتی نہیں کسے کور کی
تیس برس سے عشق مجازی میں ہوں پھنسا — کٹ جائے رگ یہ شہوت نفس غرور کی
چالیس برس ہو گئے ہو کر مرید شیخ — اب تک نہ آگہی ہوئی دل کیا حضور کی
بحر کرم میں غوطہ زنی ہے اور موج فضل — کیا خواجہ نقشبند کی روح نے صدور کی
دریائے غم میں نوح کی کشتی بچاتے ہے — خواجہ خضر نے کسکی مدد سے عبور کی
بارہ ہزار جبل حرم میں ہیں رنگ برنگ — عقد ثمین میں شیخ خضر نے مذکور کی
بعضی جبل ہیں سونیکے بعضی ہیں چاندی کے — لیکن نظر ہے جام کے اخفیٰ ستور کی
غار حرا ہے مکہ میں اور جبل بو قبیس — تاثیر جا کے دیکھ لے اب جبل ثور کی
کیا ہے مقام سرسری موسیٰ کا عاشقی — اخفیٰ میں دائمی ہے تجلی حضور کی
تابع خضر کے ہو گئے موسیٰ کلیم کیا — شان اولوالعزم نے نہ ذرا ظہور کی
جب دیکھتا ہوں چشمہ زمزم کا در حرم — آتی ہے مجھکو بوئے شراب طہور کی
خاصان حق کے دیدہ بصیرت سے ہے یقین — پر شک شبہ خودی نے تیری تجھسے دور کی
جب تک فنا تمام نہ ہو ذکر ہو کرے — بعد از فنا بقا ہے وہ ذات مذکور کی

ہوتا اگر زمانہ خواجہ عجب دوان ہے
نوبت نہ ہوتی دار انا الحق منصور کی

محمود کیا جدا ہے وہ سلیمن آیا دیے
کیا گفتگو فنا میں یہی ہے قرب دور کی

تیزی کر گئی نار کیا نمرود جلیل ہے
بس کرتا یک پشہ سزا ہے غرور کی

جس جلسے نور پاک محمد نے کی قرار
تیزی کرے گی نار کیا نمرود مغرور کی

محبوب ساتھ ہے تو نہیں خوف غار یار
تاثیر جا کے دیکھ لے اب جبل ثور کی

کیا خوف ہے نزع و قبر اور حشر کا
نعمت ملیگی ایسی کہ جیسا صبور کی ہے

چالیس دن رہا تیرے درد فراق میں
احرام بندہ کے مرہ ہوا آہ نہ شور کی

مقصود سے ہے یہی ہو خاتمہ بخیر
محمود ہے امید ہمیں عفو قصور کی

ذو حج اکبر ہے کہ جس حج میں پیر ہو
ہوتی ہے کیا تجلی اسم غفور کی

کمتر غلام ادنی ہے شرمندہ روسیاہ
ظلمات سے کمال تجلی ہو نور کی

فیض نظر سے دور ہوں یا پیر المدد
باقی عمر تمنا غلامی حضور کی ہے

کیا اسم با مسمی ہیں خیرات دین واہ
الولد سر ابیہ سلے ایسی ظہور کی

پڑھ فاتحہ بنام مشائخ بر عرس ہے
خوش ہوگی تجھ سے روح سب اہل قبور کی

توشہ دعا پیر کا محمود ساتھ ہے
کیا خوف گر بلاتے ہیں سم صدور کی

تجلی سے نئے آکے چومی تھی قدم ہو نکو پیر کے
یاد آگئی کرامت مقام دارور کی

عاشق کے سینہ جلانا یہ برق کا تھا کام
معشوق کا تار ہو نہ جلا کیا شعور کی

ماہ رجب تھا یوم ربیع وقت ظہر کا
سن تیراسو میں ایک تھا کم جب ظہور کی

۱۲۹۹

صد ہا کراماتوں کو ہیں دیکھا ہوا ہیں پیر کے
حاجت ہے کیا قلم و سیاہی سطور کی

مرد طفل کھیلتے تھے جب حافظ تھا خدا
پتھر سے کسنے کھینچی کی انگلی کو چور کی

خمسہ لطایف تحت قدم ہیں ہیں اولو العزم
اخفیٰ لطیفہ شان ہے جامع حضور کی

نزدیک تیرے باغ جنان ہیں فلک اوپر
اقدام تحت ماں کے ہے جائے سرور کی

دنیا نہیں ہے جائے قرار ہے فرار کی
یہ بات ہے عیاں جو مسافر ملے غور کی

تیرے فضل سے جیتے ہیں ہم عاصیان جہاں
تاب عمل کی ہم کو نہیں جبکہ غور کی

کیا شکر تیرا ہم سے ادا ہو سکے خدا
جو جو بلا کہ آتی تھی ہم سے دور کی

کرتی نہیں ہے رد قضا کو مگر دعا
رحمت تیری فلک سے کیا دل پہ صدور کی

ظلمات چاہ پر زد ماہ ہو گیا روشن
یوسف سے ساتھ چاہ نہ غلمان حور کی

فانی ہو پیر میں کہ گویا شیر اور شکر
کام آویگی شفاعت اہل حضور کی

نعلین تن سے کے چمٹیں گی ہی گر گردن بجا
کیا قدردانی ہوگی وہ صدر الصدور کی

گر رابطہ تو پیر کا محمود روز و شب
ملتی ہے کیا توجہ میں لذت حضور کی

معلی نسب سلطانی مقدس قطب ربانی
بلاشک غوث صمدانی محی الدین جیلانی

نبوت تیرے گھر کی ہے رسالت تیرے گھر کی
سیادت تیرے گھر کی ہے شہادت تیرے گھر کی ہے

مدد پھر کیوں نہیں کرتا میرے محبوب سبحانی

خدا نے تجھکو جو قربت عطا کی ہے وہ ہی ظاہر
خدا نے تجھکو جو رحمت عطا کی ہے وہ ہے ظاہر

خدا نے تجھکو جو حرمت عطا کی ہے وہ ہی ظاہر
خدا نے تجھکو جو حشمت عطا کی ہے وہ ہی ظاہر

سبب کیا ہے نگاہ رحمت نہیں کرتے ہو جیلانی

تیرے نزدیک دلوں کو ترانا کچھہ نہیں مشکل
تیرے نزدیک مردوں کو بچانا کچھہ نہیں مشکل
تیرے نزدیک مردوں کو جلانا کچھہ نہیں مشکل
تو ثابت ہے کہ چرانا کو دلاتا کچھہ نہیں مشکل

پھر اتنی دیر کیوں ہے یا علی شیر حسن ثانی

مرا مطلب بر آنے مین یہہ عرصہ کا سبب کیا ہی
مرا مقصد بر آنے مین یہہ عرصہ کا سبب کیا ہی
مری حاجت بر آنیمین یہہ عرصہ کا سبب کیا ہی
مری منت بر آنے مین یہہ عرصہ کا سبب کیا ہی

مدد کر میری قصاب امر یا غوث صمدانی

شرافت تیری گھر کی ہے نجابت تیرے گھر کی ہی
سخاوت تیری گھر کی ہے نجابت تیرے گھر کی ہی
سیادت تیری گھر کی ہے شہادت تیرے گھر کی ہی
ولایت تیری گھر کی ہے کرامت تیرے گھر کی ہی

چھپانا کیوں کرامت کو ہے معشوق ربانی

قضا مبرم کا رد کرنا کسی سے ہو نہیں سکتا
غرض سیف القلم کرنا کسی سے ہو نہیں سکتا
یہہ ناز و شوخ کا کرنا کسی سے ہو نہیں سکتا
یہہ عجز و ناز اس ڈھب کا کسی سے ہو نہیں سکتا

تو قادر ہے تجھے معلوم ہے یہہ راز سبحانی

دعا کرنا تمہارا کام دعا سے ہر نہین آرام
تمہین لائق ہے رب الہام عنایت ہو نہین العلم
حکومت تیرے گھر کی ہی ریاست تیری گھر کی ہی
عدالت تیرے گھر کی ہے دیانت تیرے گھر کی ہی

ضمانت کیوں نہیں لیتا مری یا غوث صمدانی

تمنا ہو جسے اولاد اوسے اولاد دیدینا
تمنا ہو جسے عیدا و مسعید اور دیدینا
تمنا ہو جسے دنیا اوسے یہ دنیا دیدینا
تمنا ہو جسے عقبیٰ اوسے عقبیٰ ہی دیدینا

ملے محمود کو سکین شاہ محبوب سبحانی

عشق دل کو لگا دیا کس نے
مجھے مجنون بنا دیا کس نے

چشم لیلےٰ ہی یا زلیخا ہے
سورۂ یوسف سنا دیا کس نے

رہا بارہ برس مجازی عشق
وصل عریان کرا دیا کس نے

عکس یوسف مین ہو گیا مجنون
اصل یوسف چہپا دیا کس نے

کل تہا آغوش مین حبیب مرا
آج کے دن جدا کیا کس نے

اے فلک مین ابہی تو ہنستا تہا
ہنستے ہنستے رلا دیا کس نے

مین تو تا مدتین تہا خانہ نشین
دشت ویران چلا دیا کس نے

الحذر الحذر یہہ دنیا سے
شوق دنیا لگا دیا کس نے

نام میری سے شرم آتی ہے
نام محمود لکہا دیا کس نے

دل مردہ جلا دیا کس نے
پردۂ غفلت اٹہا دیا کس نے

یار کر دیتا تہا کیا بے پردہ
سقف حجرہ چہپا دیا کس نے

چارون دروازے کل کہلے حجرہ
چار پٹ در لگا دیا کس نے

ایک ساعت تہی صحبت یوسف
آہ یوسف جدا کیا کس نے

یوسف مصری کا وطن کنعان
بہائی جان اب بہلا دیا کس نے

وطن اصلی ہے روح کا مکہ
دل محمود جدا کیا کس نے

صبح صادق کی تہی دعا مقبول
یہہ تو جب بہلا دیا کس نے

کچھ تو حکمت ہے پردہ داری ہے
دل یہہ القا کرا دیا کس نے

یار بیچون ہوا ہے ہم آغوش
یار تہی جدا کیا کس نے

شب قدر ہے یا ہے شب معراج / آہ شب وصل سلا دیا کس نے
دل محمود دکھا دیا کس نے / دل وحشی ہنسا دیا کس نے
اہل ناانڈیز نے نہ پہچانا شہ / سنگ دل کیا کرا دیا کس نے

حال محمود کے کیا ہوئے سنکر
شغل دنیا کرا دیا کس نے

گناہ سب عفو ہو ہمارے تمہارے / طفیل محمد نبی ہیں ہمارے
ہوئی گم تھی جو چیز سو اب ملی ہے / ہے شکر خدا جو ملے حق کے پیارے
ہے آثار درویش آزار اپنا / اگر ہے شبہ دیکھ کتابوں کو سارے
فقط پیر ہو ہو ہے اور تیغ لا کی / فنا ہوتے ہیں دشمن دین سارے
ہے حنفی و شافعی مالک و حنبلی کو / یہہ چاروں اماموں نے دینکو سدہارے
کرو گیارہویں اور پڑہو فاتحہ سب / رد کرتے ہیں سب یہہ پیران ہمارے
کرو تو یہ تابع ہو سنت جماعت / جو کہتے ہیں جمہور علما ہمارے
خدا دین احمد کا ہے خود نگہبان / ہیں علماء امت فلک کے ستارے

ہے مسکین شاد پیر محمود کے سر پہ
الم سے کیا ہے غم گر مخالف ہوں سارے

یک بیک پھر یار آتا جاتا ہے / دل کی آگ عشق کی بڑہاتا ہے
ذوق اور شوق سوزش سینہ / بس جدائی میں یہہ کراتا ہے
سوزش سینہ کم ہو یک ساعت / سینہ سینہ سے جب ملاتا ہے
قلب و قالب میں فیض جاری ہو / یہہ مزہ کب زبان پر آتا ہے

قربتِ زن میں یہہ نہیں لذت	سینہ محمود سے جو ملتا ہے
یہہ لباس دولی کو کر دے چاک	برہنہ یار نظر آتا ہے
ایسی لذت ہے بربر ہوں میں	جامہ تن میں نہیں سماتا ہے

عشق آوے تہو گنا و کبیر
فضل محمود یہہ بچپاتا ہے

حسن یار اپنا جب دکہاتا ہے	ایک ساعت جو آتا جاتا ہے
درد عشق سے کرے جب آہ	ہاتہ سینہ پر تب پہراتا ہے
ہے لحاظ شرع کا خلوت میں	ستر عاشق کا کیا چہپاتا ہے
رحم کرتا ہے جب وہ جانانہ	اپنے عاشق کو جب رلاتا ہے
کسکی قسمت میں ہے دعا زعیر	دل خوش ہونے سی فیض آتا ہے
عشق آوے نہ آوے سستی کیا	حال آتا ہے جذبہ لاتا ہے
سینہ بے کینہ ہے تیرا ساقی	دل محمود میں جوش آتا ہے

ہے شراب محبت سینہ میں
کیوں نہیں محمود کو پلاتا ہے

خاک نعلین مبارک سرمۂ عینین ہے	عرش پہنچا تھا جو لبس یہہ وہی نعلین ہے
نفس امارہ ہے کافر تیغ لا ہے ہو قتل	نحن اقرب کا اشارہ قاب او ادنیٰ میں ہے
ایک دن میں نصیب ملتا ہے برس کا فضل ہے	صبر کر خیدر روزا سے دل اتنا کیوں بے چین ہے
ایک چلہ ہے مقابل برس میں چالیس کے	بس اطاعت پیر و مرشد خوبی دارین ہے
نصف شعبان کی دعا محمود ہے	کیا برات عاشقان کی زین ہے

عاشق ہے سکین کا تعویذ ہے ہُی — حسب ہے سکین نعمت دارین ہے

بخت ہے محمود اس کا جس کو ہو نسبت ذرا
ساعت دیدار مرشد حاصل کونین ہے

آغوش میں ہر شب کیا بہلا یار نہین ہے — عاشق ہے جسے طاقت گفتار نہین ہے
جو عشق و محبت مین ذبح ہووے ہے عاشق — معشوق کے کیا ہاتھ مین تلوار نہین ہے
جو قتل ہوا راہ خدا مین اُسے غم کیا — زندہ ہے ابد حاجت گفتار نہین ہے
کر رنج و مصیبت مین صبر خانہ نشین ہو — جس جائے کہ گل ہے کیا دہا خار نہین ہے
ستار نے ستاری کیا عیب کو جسکے — اب کہولنا عیبونکا سزاوار نہین ہے

ایک نظر توجہ شہ سکین کی بس ہے
نانڈیر مین محمود کوئی غمخوار نہین ہے

کلمہ پڑہا ایک بار وہ کفار نہین ہے — توبہ کیا جس نے وہ گناہگار نہین ہے
امت ہے گنہگار محمد ہین شفیع بس — کیا عفو گناہون کو وہ غفار نہین ہے
سرکار محمد کا یہہ قانون جدا ہے — شرمندہ گناہون سے ہو وہ خوار نہین ہے
گرلاکہہ گناہ ہوئین مثال کف دریا — گر حب نبی ہو تو جرم دار نہین ہے
گر ہو تا نہ یہہ نور حبیب میرے کا مین — خالی ہے یہہ نانڈیر کوئی دلدار نہین ہے
ہے قرۃ العینین حسن اور حسینا — کیا اپنے نواسون کا نبی یار نہین ہے

کیا قدر کرینگے تیرے محمود نظم کی
جز شیخ عصر تیرا خریدار نہین ہے

دنیا مین ان آنکھون سے تو دیدار نہین ہے — کیا حشر مین بہی دیدار کا اقرار نہین ہے

دیدار سے ملنے بعد تمنا رہی بیسر کیا
کیا لذت باطن سے ہے کیا اسرار نہین ہے

دیدار کا ہے عام کو وعدہ تو مرے بعد
خاصون کے تئین دل سے کیا دیدار نہین ہے

یہہ خواب ہے محمود کا محمود اسے دوست
آج فیض ورود باعلنا اظہار نہین ہے

تاریخ ہے دسوین شب عاشورہ محرم
سن تیرہ سو کیا آٹھ مین کوئی یار نہین ہے

۱۳۰۸

مت دیکھ حقارت سے کہ مسکین ہے محمود
نسبت نہین کیا اسکا کوئی سردار نہین ہے

محبت مین جو گذرے محنت نہین ہے
کرون بات دل کی تو وسعت نہین ہے

مین تشنہ ہون دیدار کا تیرے یوسف
مزہ شیر و مصری کا شربت نہین ہے

نہ جانے قدر یوسف مصر بہائی
درم پانچ کھوٹے کی قیمت نہین ہے

خریدار یوسف ہوئی تھی ضعیفہ
متاع ایک پٹی کیا قیمت نہین ہے

پلاسا تھا شربت شیر و شکر کا
مجھے یوسف مصری حاجت نہین ہے

مریض عشق کا ہون دوا دے وصل کی
شغل دنیوی مین کیا حجت نہین ہے

جسے دیکھا سمجھا ہے یہہ یار صفی
کیا محمود یہہ بحر وحدت نہین ہے

کیا وقت عزیز اپنا السیف قاطع
لہو اور لعب مین کیا ذلت نہین ہے

دعا اور زیارت عاشورہ ہوتے نہین رد
میت کا رونا و رقت نہین ہے

یتیمون کے سر پر رکھو ہاتھ اپنا
کھلانا کیا مسکین کو عزت نہین ہے

ہے یہہ نور عینین حبیب محمد
کیا [illegible] ہے مجھکو الفت نہین ہے

اگرچہ ہے رند مست محمود بیاندیر
کیا مسکین سے مسکین کو قربت نہین ہے

مکہ مین ہر جبل کے تجلی طور ہی
غار حرا وہین ہی وہین جبل نور ہی

جس جبل پر گرا ہے قدم آپکا نبی
سردار جبل ہو گیا کیا جبل نور ہی

مکڑی نے جالا دی تھی کبوتر نے انڈے دی
کاٹا تھا سانپ صدیق کو کیسا صبور ہی

جبل اُحد کی شان مین حضرت نے یون کہا
کیا تمیز علم ہے کیا شعور ہی

عاشق مرا ہے وہ مین معشوق اسکا ہون
وہ جبل جنتی ہے گویا کوہ طور ہی

شق صدر ہوا تھا نبی کا مرے وہان
اُترا تھا سورۂ اقرا و نبوت ظہور ہی

شق القمر ہوا تھا کیا جبل قبیس پر
آتا نظر ہے کعبہ کا چھت کیسا نور ہی

جب دیکھتا ہون چشمہ زمزم کا زمزم
آتی کیا بوے مجھکو شراب طہور ہی

صہبای عشق کعبہ کا زمزم حلال ہی
ہان یہہ شراب دینا حرام و لغو ہی

اب آسرا تو جو ہے مسکین شاہ کا
باطن سے ہے قریب اور ظاہر سے دور ہی

محمود یار وہ ہے درار الور الیقین
لیکن خودی سے تیرے وہ بس تجھ سی دور ہی

مکہ معظمہ کی زمین فرش نور ہے
اُس پادشاہ حقیقی کی قدرت ظہور ہے

چھہ لاکھہ حاجیونکا ہے رونا کیا سربسر
آتش گناہ کے آنسوون سے پانی سرد ہی

دستار سر پر اور نہ پاؤن مین کفش زر
اَللّٰہُ غنی وانتم الفقراء ظہور ہی

یہہ مرغ کا ہے آشیان لامکان ادبر
کیا عرش پر یہہ ہم آ گیا کیسا طیور ہی

ہے دس مقام ہی کیا مقام جنا اللہ
نو حج ہوئے اب دسوان سبحان اللہ شکور ہی

مسکین کے کام آوی نہ دنیا مین مال زر
کس کام کی ہی دولت دنیا غرور ہی

مسکین حاج کی نہین رو ہوتی ہی دعا
وسعت ہی قلب عاشق و شرح صدور ہی

احرام تید ہا کے حدودِ عرفات میں تو آ — میدانِ شفاعت ہے وہ کیا یوم النشور ہے
جائے امن مقام براہیم کو نہ چھوڑ — کرنا طواف ہونا ندامت قصور ہے
ہو اعتکاف کعبہ جلالش بحجرہ دل — کرتا ہے رنگ زمانہ کا کیا قصور ہے

جب سے کفن کو پہن لیا مردہ ہو گیا
محمود مسکین بن گیا کیا رب غفور سے ہے

کیا چاند مدینہ کا وہ تاروں میں چھپا ہے — اس نور حبیب احمد پہ سو جان فدا ہے
عاشق تھی زلیخا اسی کنعان کی — یہہ نور نبی ثور جبل غار حرا ہے
تھا حسن وہ یوسف کا صحیح ظاہر لیکن — کیا یوسف مصری اسی مقنع میں چھپا ہے
اس یوسف یثرب کو ذرا دیکھ زلیخا تو — بازار مدینہ میں جواب جلوہ نما ہے
وحشی جو تھے اب قاتل حمزہ کا سنو حال — ایمان جو لائے تھے عفو ساری خطا ہے

حامی جو ہو محمود کا محمود عرب ہے
محمود خطا اس کی ہے گر لاکھ کیا ہے

درس تدریس کا زمانہ ہے — واسطہ پیر کا بہانہ ہے
ذکر کرتا جا اب نفی اثبات — اللہ اللہ یہہ خزانہ ہے
رشتہ عشق سے تو بُن جامہ — بیعت کا یہ تانا بانا ہے
نسبت عاشقی و معشوقی — یہہ شمع ہے اور وہ پروانہ ہے
کیا تھا اور کیا ہے اور کیا ہوگا — شان بیچون کا کیا نشانہ ہے
شور و غل جب کہ ہووے زاغوں کا — بلبلوں کا کہاں ترانہ ہے
حج اکبر طواف دل کا ہے — دل مومن خدا کا خانہ ہے

مرغ روح کو وطن کیا یاد آیا ہو
ہم نشین عنقا آشیانہ ہے

ایک ساعت تو آجا صحبت مین
نہین یکسان کبھی زمانہ ہے

موئے سر کو غسل دیکر دل بس کے
دست مشاطہ مین کیا شانہ ہے

غیر محرم کے ہان نظر نہ پڑے
خلوت خاص مین زنانہ ہے

حال محمود کا نہ کوئی جانا ہے
کبھی دانا کبھی دیوانہ ہے

سب جنے دیکھا نہ یوسف و یعقوب
اسکے تئین حال اب بتانا ہے

قرب اور بعد راہ عشق مین ہے
دوسری راہ سے آنا جانا ہے

دل آہو کو کون پکڑے گا
دام مین زلف کے پھنسانا ہے

خود ہے مرد ہی او رخود محبوب
عشق مجازی مین دل رمانا ہے

کہان تسکین ہے ملے یوسف
دل مسکین کے تئین بہانا ہے

دل ہے دریائے بیکران عمیق
کون اس دل کے تئین پہچانا ہے

یاد کعبہ کا آگیا میزاب
چھت پر میزاب اب لگانا ہے

سر باطن نہ کرنا زیادہ فاش
حال درویش کیا آزمانا ہے

دوستی اہل دل کی کرنا میان
بعد مرنے کے کام آنا ہے

شاہ مسکین پیر کا محمود
ظاہر احسان کیا چھپانا ہے

محبوب کا محبوب ہے محبوب خدا ہے
عاشق کو کسی دیکھہ اگر کجہہ کو تعجب ہے

عاشق ہے خدا آپ یہہ معشوق اسی کا
یہہ عاشق و معشوق کا انداز نیا ہے

ہے عشق محمدی کا یہ لطف نرالا / یہ لطف و مزہ خاص صحابہ نے چکھا ہے

اے بار خدایا مجھے مسکین جلانا / اور موت دے ایسی جو کہ مسکین کو دیجے

ایسی تو فنا دے کہ فنا جسمین بقا ہے / جسکو کہ فنا کہتے ہین وہ عین بقا ہے

کیا ذات محبت مجمع کلمات ہے اللہ / عریان و سراجا اشارہ سر ہوا ہے

جس جال جبارت کے کھو اس سے بری ہے / بس آپ کا کھو قاب و قوسین بجا ہے

عاشق ہین محمد کے وہ مسکین شاہ محمود / کہ اونکی غلامی اسی خدمت مین مزا ہے

ذکر نقشبندون کا اللہ ہو ہے / جدہر حق کی مرضی اودہر اونکا رخ ہے

محبت خدا مین فنا جسکو ہووے / تو نزدیک اوس کے زمین آسمان ہو تو ہے

خودی اور عقل کا جبکہ اٹھ جاوے پردہ / سمجھے کہ محبوب بس روبرو ہے

فضل وہ ہی ہو ویگا پر سونکا شب / شب قدر کی اس سبب جستجو ہے

جس آئینہ دل پہ زنگ آگیا ہو تو / تو بس صیقل اس دل کا اللہ ہو ہے

محبت مین پیرون کی جو جا دل ہو / تو قلب فنا کو بقا کا رفو ہے

جو ذکر الٰہی سے ہو مست ہر دم / تو پاس اس کے سلطان الذا ایک ہو ہے

محبت دے اور معرفت دے الٰہی / رضا تیری اور صبر اعتقاد دے مجھے

بنا اس طریقہ کی ہے پر شریعت / کہ سنت فضیلت عمل پر غلو ہے

ہو بس عاقبت اس کی محمود اے شاہ / یہی ہے مراد اور یہی آرزو ہے

محبت خدا اور محمد کی جو ہے / حقیقت مین یکسا لیکن ظاہر مین دو ہے

جو عشق نبی ہے وہ عشق خدا ہے
وصل باطن ظاہر اظہار جستجو ہے

جدا نہین ہے معشوق سے عاشق کبھی
جدا ہر اُس کی مرضی اُدہر اُسکا رو ہے

نہ دیکھا ہو یعقوب دیوسف کو جسنے
تو بس دیکھ لے یہہ تیرے روبرو ہے

نہین فرق ہے حُسن باطن کا یک تل
وہی عکس یوسف کا کیا ہو بہو ہے

نہ چالیس چلون سے دل صاف ہوتا
توجہ مین پیرون کے تاثیر جو ہے

توجّہ ذکر سے ہو دل کو صفائی
یہ لذت ہے ایسی نہ کچھہ گفتگو ہے

حشر ساتھہ مسکین کے ہو وہی خدایا
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے

ہے محمود کمتر غلامون مین ادنےٰ
گناہون سے شرمندہ آزردہ رو ہے

سہارا خویش وبیگانہ کا کب ہے
محمد کا بہروسہ ہمکو ہر کو سب ہے

نبیون مین ہین سو تیرا مرسل
اولوالعزمون مین احمد منتخب ہے

کیا انگشت سے شق القمر کو
ہوا یہہ معجزہ تو کیا عجب ہے

میانہ قد تہا اور چہرہ منور
وہ آنکھین سرمگین سرخی سراب ہے

ہوا عاشق جو ایسے نازنین کا
اُسے کیا حاجت اکل وشرب ہے

کہا لولاک حق مین اُس کے رب نے
کلام اللہ جو ام الکتب ہے

لئے جب مصطفےٰ کا نام محمود
درود مین پڑھ یہی شرط ادب ہے

لئے جاتا ہے وہی عشق محمد
وگرنہ راہ مدینہ کی صعب ہے

جو سمجھا سنگ وگل سر کعبہ ظاہر
وہ اندھا سنگ دل کیا بے ادب ہے

بنایا تہا کلیسا ابرہہ نے
جلادی غیرت رب نے اُسے پہر
کہا سنگین ہے یہہ کیا غضب ہے
وہ سنگریزون کی مار رب کا غضب ہے

بچا اس قہر سے ایک فیل محمود
بچا دے تجہہ کو بہی تو کیا عجب ہے

کیا وہ دن تھے کہ مدینہ مین رہا کرتے تہے
کس خوشی سا تہہ وہ باغون مین پہرا کرتے تہے
کیون نہ یعقوب کو ہو مصر پہ کنعان سے عزیز
بوئے یوسف کی وہ جا سے سونگہا کرتے تہے
خواب مین بہی نہین آتی ہے نظر وہ صورت
جو بزرگان کہ مدینہ مین ملا کرتے تہے
کس سے تعظیم ادا ہوئیگی کعبہ کی بہلا
انبیا اولیا حرمت جو کیا کرتے تہے
کیا مزہ روح کو ملتا تہا ہر ایک منزل پر
پا پیادہ اُتر اونٹون سے چلا کرتے تہے
عرش و کعبہ سے بہی بہتر ہے زمین طیب
قدم پاک نبی جس پہ رکہا کرتے تہے
ملتی تہی کیسی نماز اور ذکر مین لذت
اور مناجات حرم مین جو کیا کرتے تہے
سب تصدق ہے مرے پیر پہ سکین شاہ کا
جو جو حالات ترے دل پہ ہوا کرتے تہے

عاقبت تیری ہو محمود بزرگان حرم
پیر و مرشد بہی خصوصًا یہ دعا کرتے تہے

خوش خبر یاد دلا باد صبا آتی ہے
ٹہنڈی ٹہنڈی کیا مدینہ سے ہوا لاتی ہے
ہوتا نہ عشق نہوتی کبہی گریہ زاری
خواب آتا نہین کیون نیند اُچٹ جاتی ہے
عشق اور مشک چہپانے سے کہین چہپتا ہے
لاکہہ حجرے مین رکہو بوئے مہک جاتی ہے
کون کہتا ہے کہ ہین عاشق و معشوق جدا
تار برقی سے بہی جلدی تر خبر آتی ہے
یہہ سنا ہوگا کہ ہے مصر پہ کنعان سحر دم
بینی یعقوب کی کنعان سے مصر جاتی ہے

بینی خود بینی سے ہو پاک کہاں ہے نقصان
کب زکامی کو دماغی بوئے قمیص آتی ہے

گفتگو کس سے مین کرتا ہون نہین مجہکو خبر
تا صبح رات مری ایسی گذر جاتی ہے

شکل مردہ کے ہو مردہ ملے مرید خود کو
جان جانان سے نئی جان پہر آجاتی ہے

شاہ مسکین کی توجہ کے سبب تاثیر دلا
بو مدینہ سے جو نا ہیسٹر مین آجاتی ہے

تیس پر تین برس عشق مین گذرے محمود
نام احمد سے میری جان مین جان آتی ہے

باغ دنیا مین ہزارون ہین گل رنگا رنگ
کیا گل سرخ محمد کی بو سونگہوالی ہے او

ایسی خوشبو ہے جو سونگہا سو وہ بیہوش ہوا
مغز عاشق کے تئین مست کرا جاتی ہے

چشم یعقوب کو ہے نور بدید یوسف
سرمہ کوہ طور کا کس روز لگا جاتی ہے

نص قرآن سے ثابت ہے کہ تہی بوئی قمیص
چشم یعقوب کو بینائی کیا آجاتی ہے

رشتہ تار وہو مین ہی سے یوسف کی ثم
منزل چالیس تک بوئے مہک جاتی ہے

چاہ محمود مین ہین غرق کیا یوسف یعقوب
سورہ یوسف کیا زلیخا کو سنا جاتی ہے

چون بیچون درا ادراک کرے کیا طاقت
عاجزی نذر یہہ سرکار مین کام آتی ہے

منزدیان عشق مجازی سے حقیقی کو ملے
صورت پیر مین صورت وہ نظر آتی ہے

روز اول کا رکہے یاد ایاز محمود
حب مسکین بس دارین مین کام آتی ہے

تاب سننے کی نہین مجہکو قصیدہ برد
کیون مجہے مست و بیہوش کیے جاتی ہے

جو شب وصل مدینہ مین ملا مجہہ کو مزہ
کیا شب قدر کے تئین یاد دلا جاتی ہے

شب معراج کہ یون یا تہی وہ نصف شعبان
یا شب عیدین کی خوشبو کی سونگہا جاتی ہے

حجر اسود کے سو بوسہ کیا لیا تھا محمود
متواتر مجھے وہ بات اب یاد آتی ہے

ایک بوسہ سے نہین ہوتی ہے سیری عاشق
سو اگر ہو تو کچھ تسکین ذرا آتی ہے

ہو قدمبوس کلیدار جو کعبہ ہے آج
اندرون کعبہ کے اک چھت سی نظر آتی ہے

جس طرف جا ہو کرو سجدہ ہے انکا دیدار
عقل گم گشتی سے کیا عاشق کو گرا جاتی ہے

در و دیوار سے چسپیدہ ہیں غلاف اطہر
ہو کفن اوسکا تو مردہ کو جلا جاتی ہے

جمع چھ لاکھ ہون حاجی کے عدد ہر عرفات
کم اگر ہو تو فرشتون کی مدد آتی ہے

لاکھ بیداری عبادت سے ہے بہتر وہ خواب
صحن مسجد مین وہ نبوی کے جو نیند آتی ہے

دل مدینہ مین ہے ناندیڑ مین قالب میرا
بات محمود کی یاد رکسی کب آتی ہے

قرۃ العین جگر گوشہ حبیب میرا ہے
زخم دل پر میرے مرہم کیا لگا جاتی ہے

نہین پرہیز ہے زخمی کو دوا غیر شکر
ہان نمک تیری ہنسی زخمی کو رلا جاتی ہے

حلقہ ذکر نمونہ ہے بہشت کا واللہ
یاد دنیا مین وہ جنت کو دلا جاتی ہے

نفی اثبات اشارہ ہے یاد کرا رہ
اپنے محبوب سوا غیر جلا جاتی ہے

تار کنے کا نہ ٹوٹے ہے تمنا بابا
آنے جانے سے محبت بھی بڑھ جاتی ہے

شادی دنیا کی ہے دور دو شادی عالم
شاہ مسکین کی صحبت سے نوا آتی ہے

غزل حافظ کی ہے یا سعدی شیرازی ہے
عندلیب عاشق محمود غزل گاتی ہے

سب مہینون کا سردار مبارک رمضان
باغ جنت سے یہ رمضان مین ہوا آتی ہے

ہین مقفل در دوزخ کے تا عید رمضان
آتش غضب الٰہی کو بجھا جاتی ہے

مگر چلتا نہین رمضان مین شیطان کا زور
ترک سنت نہو رمضان کی تراویح یارب
ہمت مرد اگر ہے تو مدد کرتا خدا
ماہ رمضان کی دعا رد نہین ہوتی محمود

نفس شہوت کی رگ رمضان مین کٹ جاتی ہے
فیض قرآن سے ہو محروم شرم آتی ہے
عشق محمود اگر ہے تو مراد آتی ہے
مانگ لے آج کہ سختی سب نکل جاتی ہے

موت آتی ہے تو ہو موت شہادت یارب
عمر محمود اب سر کے قریب آتی ہے

جو عاشق محمد و عاشق خدا ہے
فدا جان من باد بر تو محمد
حبیب محمد جو پیدا ہوا ہے
مبارک مبارک ہوا ای نور
کیا یہ نور احمد ہے یا نور محمود

غلام محمد میرا دل ربا ہے
کہ تو جبر وحدت کا اب آشنا ہے
ربیع الاول پیر کا دن بڑا ہے
کہ نام محمد عجب خوش لقا ہے
بجا چاند سے نور اسکا سوا ہے

برکت نہ کیون ہووے اس گھر مین محمود
کہ جس گھر مین نام محمد ہوا ہے

مریض عشق جوانون کو تو جو پیری ہوگئی ہے
جدائی سے تیری جانان مجھے بیقراری بس
تیر ہی ہاتھ مین نشتر مجھے آید عشق کا
جسے ہوتا ہے زخم دل لگاتی ہین اوسی مرہم
شب دیجور کا نقشہ مجھے شب قدر نے کیا

قضا قرنا مرحب ہو محبت پوری ہوتی ہے
ای یوسف شبکی باتو نے تسلی میری ہوتی ہے
جسے درد محبت کا اوسی دلداری ہوتی ہے
دوا پرہیز اوسکو ہو جسے بیماری ہوتی ہے
شب معراج کے اسرار سے کب سیری ہوتی ہے

جنسے ہو نار عشق دلمین جلادیتے ہین خبر ونکو
اوسے بس اہل دنیا سے بہت سی زاری ہوتی ہے

تو خاک پائے مسکین کو سمجھ کحل البصر محمود
غلامی عاجزی کرنیسے ہان سرداری ہوتی ہے

غرض جنید لیسے ہین جانا فرق ہوا اپنا بیگانہ
نہین سنتا ہی بیگانہ علامت دلکی کوری ہے

زر افشانی کیا نعین جو جان افشانی کریگا کیا
بس یہ تہا امتحان مرشد کی مغی ہو بری ہوتی ہے

حکم مرشد ہین ہو جلدی اطاعت اسکو کہتے ہین
علامت ہی محبت کی محب محمود توری ہے

میرا نا تدبیر مین رہنا گویا تہا خار زیر گل
خوشی میری ہے بس اوسمین خوشی جو تیری ہوتی ہے

غنیمت ہے حضور پیر مسکین شاہ ایکساعت
یہی ہے حج اکبر سن تو حاجت پوری ہوتی ہے

ستروین ماہ ذیقعدہ سنہ تیرہ سو دس ہجری ۱۳۱۰ھ
فضل محمود پر کر یا رب تیری ستاری ہوتی ہے

جس چیز سے تمثیل دہمن محبوب دری ہے
بیچون نہین چون ہے بیچون سے ملا ہے

یہ ذرہ بہ مقدار ہے وہ مہر درخشان
یہ رشتہ بے قیمت ہے گر دوسے ملا ہے

اور اک وعقل اوسکے نہ دامان تک پہونچے
ہر ایک تعین سے میرا یار جدا ہے

عالم نے یہ سمجھا کہ میرے دام مین آیا
کیا طایر روح جہل ونکارت سے اڑا ہے

جسے عاشق بناتا ہے اوسے بس آزماتا
رگ گردن پہ تیغ [illegible] چلاتا ہے جلاتا ہے

کہان بیٹے ذبیح اللہ کہان وہ باپ خلیل اللہ
خدا کی راہ مین سر کو جھکاتا ہے کٹاتا ہے

توجہ ذکر سے مستی اگر آوے عجب کیا ہے
کہ سرمست خدا کا ہوش جاتا اور پہر آتا ہے

رگ گردن سے نہ یک تر ہو پار جانی جانانا
جبث کبونا در ہجرت سے بلاتا اور ملاتا ہے

سوا اور سرا ہے تعین اعتبارات سے
محبت جسکو دیتا ہے تو دل بے چین کرتا ہے
فراق یار احمد نے دکھایا داغ بسم اللہ
ادب اور عاجزی سے تیرے کی جنو سیا لیکن مجنون

تجلی صوری مین منہ دکھاتا اور چھپاتا ہے
کیا آتش عشق سے دل کو جلاتا اور تپاتا ہے
تصور مین مدینہ کے بہلاتا دل رہتا ہے
کیا دل محمود لیلی سے ملاتا پھر توڑاتا ہے

کیا عشق ایاز کیسا یہ محمود کو غلام اپنا
محبت سے یہ سینہ کو لگاتا دل تہاتا ہے

کے باقی جسے ساقی پلاتا پھر بلاتا ہے
غرض اس حج و عمرہ سے کہ دور نفس پاک ہو
نہین ڈرتا بڑا شیطان بجز اس سات کنکر کے
محبت جب نہ ہو ساقی نہ آوے گی کبھی مستی
خدا جانے دکھایا کیا جمال اپنا وہ محرم کو
تجلی شان کعبہ کی اسم مین کسکی کیا آوے
ظہور اسما صفات اوسکے کا ہر ایک وقت جدا ہوتا
دعا علی مین ہے تاثیر کمان سے گویا چھوٹا تیر
دعا مقبول ہے پندرہ جا تو محرم ہو حرم مین آ
درخت خشک محمود ہوا تھا خشک کعبہ بس

طواف خانہ کعبہ کراتا ہے پھراتا ہے
غرور نفس امارہ توڑاتا ہے گراتا ہے
لطیفون سات سے ہو ہو کراتا ہے بھگاتا ہے
شراب آب زمزم جب پلاتا ہے بہلاتا ہے
مثل مجنون کے سر اپنا کھلاتا ہے منڈاتا ہے
جسے دو فیض کعبہ کا چکھاتا ہے چھلکاتا ہے
امید اور خوف کے درمیان ہنساتا اور رلاتا ہے
اجابت کے نشانہ پر جاتا ہے لگاتا ہے
کسی دام محبت مین پھنساتا ہے بٹھاتا ہے
سر نو نو ج سے اب بڑھاتا پھل کھلاتا ہے

فضل تجھ پر ہے محمود واسطے جو پیر سکین شاہ
کہ تو سو برس رکھ کو جاتا ہے پھر آتا ہے

ہم تو مولود النبی پڑھ کر سناتے جائینگے
حسن ظن صادق محبونکا بڑھاتے جائینگے

پخت کرنا طعام مسکین کو کھلانا ہو ثواب — شربت دیدار عاشق کو پلاتے جائینگے

رد نہین ہوتی دعا مسکین یتیم ہو یا اسیر — ہاتھ سر پر ہم یتیمون کے پھراتے جائینگے

دین اور دنیا مین کر تیاری جیبون [?] کی بھرے — ہم سوائے عاجزی کے کیا نذر اب لائینگے

اب مدد کرنا محی الدین سے ہے وقت مدد — کب سفر بغداد ہوگا کربلا کو جائینگے

بوئے آن باشد کہ باشد بوئے او — کیا گل خوشبو محمد کی سونگھاتے جائینگے

عاشقان تشنہ لب کو وادی ہجرت سے [?] — جام وصل کعبہ سے زمزم پلاتے جائینگے

یاد کیا آیا ہے وہ میقات اور حد حرم — ہم بھی دل لبیک لبیک سی رلاتے جائینگے

نفس دنبہ ہو گیا قربان منا مین ای فلان — تیرہوین کی عصر تک شیطان بھگاتے جائینگے

یا الٰہی رکھ سلامت میرے تو محبوب کو — تیغ آہ سے نفس کافر کو کٹاتے جائینگے

ہے ربیع الاول سلخ یوم جمعہ تیرا سو آٹھ — رنگ دل کا اور قالب سے دکھلاتے جائینگے

عاقبت محمود کی محمود ہووے ای خدا

پیر مسکین شاہ دعا مین لب ہلاتے جائینگے

نفسی نفسی سب کہینگے انبیا کیا مرسلین — پہر بھی ہول قیامت سے ہم چھڑاتے جائینگے

اہل محشر سوچ لو انکھین کہ اب بنت رسول — فاطمہ اب پل صراط اوپر گذرتے جائینگے

ہاتھ مین لے شیشہ خون سی بھرا حسنین کا — ڈال کفنی زیر عرش ہو کر کھڑے چلاتے جائینگے

واویلا اب داد دیو فریاد ہی یاد ہے — روز ہے انصاف کا آنسو بہاتے جائینگے

مین نہین بدلی کی دنیا مین غلط حسنین کا — آج کا اقرار ہے کیا خون بہا دلواتے جائینگے

ناگاہ کوئی جا کے دیویگا خبر کہ مصطفی — فاطمہ کا حال ہے یہ کیا کوئی سمجھاتے جائینگے

بس یہ سنتے ہی خبر وحشت اثر سے نبی — بس اسی وقت فاطمہ کے پاس روتے آئینگے

آج کا دن ہے شفاعت کا پسر دلخت جگر
امت عاصی کی تیغیں دوزخ سے چھڑا کر لائینگے

خون حسنین معاف کر دی واسطے امت کے آج
اب گناہ گاروں کی تیغیں جنت میں لیتی جائینگے

باپ کے تیرے گئے دندان شکست جنگ احد
آج وہ دندان شکستہ نذر حق لیجائینگے

خون آلودہ ہوئی دندان میں جنگ احد
بد دعا ہم نے کیا نہیں کیا ستائی جائینگے

کیا ہی وسعت دی ہے حق نے دامن محبوب کو
عیب کھلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے

یا الٰہی شرم ہے محمود کی اب تیری ہاتھ
ہم سوا نام حسین اب کیا نذر لے آئینگے

تیرے در کی گر جبہ سائی نہوتی
تو یہ نعمت عظمی بالی نہوتی۔

نہ پڑھتا جو کلمہ محمد کا اے دل
تو اس دل میں یہ روشنائی ہوتی۔

نہوتی اگر کحل مازاغ احمد
تو کوہ طور سرمہ سلائی نہ ہوتی۔

نہوتی اگر من رانی راٰ الحق۔
حدیث ترمذی کی سنائی نہوتی

ظہور خدائی ہوئی جسکے باعث
محمد نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی۔

نہ گر ہوتی بینی یعقوب اسوقت
قمیص یوسفی پر سو نگہبانی نہوتی

بوقت نزع گر نہ کرتے مدد پیر
تو دام بلا سے رہائی نہوتی۔

برس گزرے چالیس غلامی میں اگر
نہوتا فضل قرب الٰہی نہوتی۔

نہوتی اگر عشق محمود دل میں
تو صورت محمد دکھائی نہ ہوتی۔

ادب خانہ کعبہ بڑا چاہیئے
کہ احرام ملفوفات بندھا چاہیئے

برہنہ ہو سر اور برہنہ ہو پاؤ
مسلم کو کوئی ساتھ لیا چاہیئے

زبان پر تحیہ ہو لبیک کا | حرم دیکھ منگتا دعا چاہیے
معلم کے دے ہاتھ مین اپنا ہاتھ | طواف ساتھ اوسکے کیا چاہیے
زبان عربی سے پڑھکر دعا | خوشی ساتھ مونڈھے ہلا چاہیے
ہوے ساتھ جب شرط تیری تمام | دوگانہ مقام پر پڑھا چاہیے
سعی کر صفا اور مروا سات بار۔ | پھر بعد اوسکے سر کو منڈا چاہیے
بس احرام اب کھل گیا عمرہ کا | اب احکام حج کے سنا چاہیے
نہ بھول پیر بھائیو نکے تئین اس گھڑی | دعا خیر محمود دیا چاہیے۔
توجہ ہے مسکین شاہ پیر کی | یہی ذکر دل مین سدا چاہیے

ہے شکر خدا اب ہے نوان سفر | تنبیہ حج (۹)
قصیدہ یہہ محمود لکھا چاہیے

خدا ہمکو دربار حرب کی دکھا دے | ذرا خطرۂ آب رحمت چکھا دے
ہمین عشق مین اپنے کر دے تو بیہوش | محبت یہ دنیا کی دل سے مٹا دے
اے ساقی ہون مسکین دے دلکو تسکین | ذرا تشنہ لب کو تو زمزم پلا دے
منا مین کرون جا کے دنبہ کو قربان | چھری نفس امارہ کی سر پر پھرا دے
فنا ہو گیا عشق کعبہ مین جو دل۔ | کفن ستر کعبہ کا خلعت پہنا دے
کفن ہے یہ احرام حجاج مسکین | بجائے عطر اوسکو خاک شفا دے
مدینہ کی ہے خاک اکسیر اعظم | مس قلب محمود کے تئین جلا دے
یون بوسہ مین حجر اسود کا یا رب | وہ قدمون پر محبوب کے سر جھکا دے
رہے یاد مسکین شاہ پیر کامل | محبت کو غیرون کے ساری بھلا دے

اُٹھے عشق کا شعلہ جب دل سے محمود
رہے یار باقی اور سب کو جلا دے

جمال وہ کعبہ ہے بے پردہ ظاہر — بصیرت سے وہ کشف کعبہ کرا دے
برکت سے ہے کیا پیر کی میرے یارب — تمتع سے ہے احرام عمرہ کرا دے
خطیب آج ہوئی ساتوین ذیحجہ حرم مین — ہمین خطبہ احکام حج کا سنا دے
مبارک ہے کیا یوم ترویہ یارب — معلم حطیم اندر احرام بندھا دے
روانہ ہوئے آج حجاج منا کو — نماز مسجد خیف سے پنجوقتہ پڑھا دے
الٰہی مبارک ہے کیا شب عرفہ — منا بیچ مسجد خیف مین جگا دے
خوشی کی ہے کیا رات عید الضحیٰ کی — بس مزدلفہ مین رات ساری سُلا دے
تجلے شہودی سے کیا جبل عرفات — کیا رحمت وسیع ہے خدا کی سُنا دے
ذبح ہوگیا نفس ذبح منا مین — بس یوم النحر عید ہو سر کو منڈا دے
رہا ایک باقی طواف الزیارت — بس اب میرے فرض سے فارغ کرا دے
اب انجاس کنکر کو بس مین ون تک — یہ شیطان تینون ذکر سے بھگا دے
لیا ڈال سر خاک ابلیس ملعون کو — اب شیطان کو غمگین کرکے جلا دے

مریض عشق احمد ہے یہ ادنیٰ محمود
اُسے دائمی وصل حق کی دوا دے

زبان کعبۃ اللہ ہے میزاب رحمت — زبان وہ کعبہ سے یا حق ثنا کر
ہے رکن یمانی مین کیسی فیض برکت — بجائے وہ بیعت کے کلمہ پڑھا دے
حطیم کیا ہے وہ حجرۂ دل ہے کعبہ — حصار دامن مین تو ہم کو بٹھا دے

طفیل رکن شاہ عراقی کے یارب
سب آفات دنیا و دین سے بچاوے

غزالان حرم کم کیا نافہ عطر سے
وہ خون شہیدون سے مشک کو بہاوے

شہیدون کو حاجت کیا غسل و کفن کی
ہمین جامۂ رنگین سے اب چھپاوے

ہے شکر خدا اول ہوئے ج محمود
میرے پیر مسکین شاہ کو جزا دے

خدا نے یون کہا اپنے نبی سے
رسول ابطحی و یثربی سے

کہ اے محبوب میرے و سے محمدؐ
تیری عزت ہے برتر ہر نبی سے

ظہور پاک تیرا گرنہ ہوتا
نہ ہوتا کوئے واقف پھر کسی سے

کیا اس واسطے آدم کو پیدا
شرف ہو خاکیون کو آتشی سے

ہوا مسجود سو باعث یہی تہا
کہ وہ منضم تہا نور احمدی سے

حیلے سے بو البشر نے تین سو سال
نہ کیہا آسمان شرمندگی سے

یہان تک روئے کہ آنسو کی چشمہ
بہے دنیا مین اس آدم صفی سے

پرندون نے پیئے پانی کہے یون
کہ یہ پہلے ہے آب شکری سے

کہا آدم نے ایکدن ہوا یون
کہ مین تہا ساکنان جنتی سے

پڑا دہوکہ دیا شیطان نے مجہکو
کہ گندم کہا لیا مین نے خوشی سے

ہوئی مدت کہ جنت کو نہ دیکہا
بس اب تو مر اٹہا شرمندگی سے

جو دیکہا ہے عرش اعظم پر لکہا ہے
خدا کو عشق ہے احمدؐ نبی سے

لیا نام اپنا اون کے نام سے ضم
رسول اللہ محمدؐ ہا شمی سے

اسی ساعت زبس رقت سے آدم
دعا مانگے بہت ہی عاجزی سے

کہ یارب اون کا لایا ہون وسیلہ
محمد ہین جو نسل ہاشمی سے ہے

گناہ میرے طفیل ان کے بخشدے
بہت لاچار ہون مین بیکسی سے

لیا جب نام تیرا یا محمد
اسی دم مغفرت پائی خوشی سے

نبی ہو یا ولی ہو یا کوئے شہ
سبھی انعام سب کو آنا خادمی سے

یہی کرورد اپنا رکھ محبت
ابوبکر و عمر عثمان علی سے

ہین جتنے اہل بیت پاک ہوے
خفا ہو یا نا اون سے بالی وجی سے

ملا مرشد سے میرے فیض مجھ کو
کہ ستے سکین شاہ کابلی سے

نبی میرے مدد کرتے ہین بیشک
کہو ہو یا محمد سب خوشی سے

شفاعت اس کی کرنا یا محمد
کہ ہے محمود ایک ادنی امتی سے

قربان نام پاک شہ نقشبند باش
تابع طریقہ عالیہ علم پسند باش

ہر کس کہ التجا بجنابش بہ برد ہمین
اے دل تو نیز ہم بدرین مستمند باش

پشت و پناہ ست خواجہ ما خواجہ بزرگ
سر نگند باش میان کمند باش

ہان حسن سیرت تو عجب ماہ صورت است
در زیر زلف عنبر او در کمند باش

خواہی کہ فیض و انتہا یابی در ابتدا
از صدق دل بیا و ببین بہرہ مند باش

ہست یک نظر توجہ او بہ ز صد دوا
از درد عشق خواجہ خود دردمند باش

محروم کس نگشت ز الطاف فیض او
ہر گز مخور غم دو جہان فرحمند باش

در راہ عشق چستی و چالاکی احسن است
بگذار کسل و سستی تو شل سمند باش

محمود عاقبت شود از فضل حق یقین
در زیر حکم شرع محمد بہ بند باش

ست کیک ہزار و دو صد و نود و پنج بود / مستقبل سمع شیخ شد و سود مند باش

کل نہ عصر بکن تو کہ یاد کن شیخ / سکین بشا و شیخ عصر فتحمند باش

محمود شکر کن کہ تو ہستی غلام او
فانی مشو بہ پیر خود و ہوش مند باش

جو پڑھا لا الہ الا اللہ / اور محمد ہے رسول اللہ

بخشے گئے سب عمر کے اسکے گناہ / اے خدا بس یہی ایمان ہو اٹھا

اسی کلمہ پر رکھ ہمیں ثابت / ہے ہماری خدا ہی حاجت

نام سے تیرے دی ہمیں لذت / صورت غیر سے ہو بس نفرت

قبر عذاب سے یقین و بچیں / جو کہ ستر ہزار کلمہ پڑھا

ہے بشارت ہمیں مسلمانوں / کلمہ ایمان ہے یقین جانو

آگ دوزخ ہوں حرام اس پر / اور فضل خدا ہو میرے پسر

اور جنت کی ہے یہی کونجی / پڑھتے تھے جس کو سب نبی و ولی

مشکل آسان ہو اسی کے سبب / اور مسلمان ہو اسی کے سبب

ہو شفاعت یقین اوس کو نصیب / جو قبول لے یہہ پاک دین حبیب

نفس شیطان اگرچہ ہے دشمن / لیک کلمہ ہے یہ تو قلعہ امن

پڑھتے ہیں مومنان خاص و عام / یہہ وسیلہ ہے انکا صبح و شام

افضل الذکر ہے یہی کلمہ / جس سے خوش ہوتے ہیں رسول اللہ

اسی ذکر سے جلال آتا ہے / جذبہ ذو الجلال آتا ہے

کعبۃ اللہ کے ہے خلاف اوپر / اسم اللہ و لا الہ کا ذکر

اور روضہ نبی کے پردہ پر — زر کے تاروں سے ہی بنا ظہر
سن تھا بارہ سو اور نو جب ۱۲۰۹ھ — ماہ محرم میں ہے یہ لکھا ہوا جب
یہی کلمہ پڑھاتے ہیں پیران — خواجہ نقشبند شہ جیلان
پیر و مرشد میرے ہیں مسکین شاہ — دست پاک پر اُن کے کر توبہ

پونچا چاہے جو منزل مقصود
اسی کلمہ میں ہو فنا محمود

محمد ہیں عقدہ کشائے غریباں — وہ بخشا گئے سب خطائے غریباں
نبی سے ہوئی ابتدائے غریباں — اور اون سے ہی ہے انتہائے غریباں
تمہاری بدولت ہے خیر الوریٰ سب — جو انکا کی دولت ہر پائے غریباں
ہوا ہے نہ ہوگا ازل سے ابد تک — محمد سوا رہنمائے غریباں
دل و جان و ایمان تصدق کریں ہم — کرم سے جبکہ پائے غریباں
تیرے خاک در کی مجھے آرزو ہے — کہ وہ خاک ہو طوطیائے غریباں
مدد آپ کی گر نہ ہوتی محمد — نہ بر آتی ہرگز رجائے غریباں
کیا وصف ربّ العلیٰ نے تمہارا — رکھے رتبہ کیا پھر ثنائے غریباں
ہے استادگی کل کی انگلی پہ تیری — ہے نام محمد عصائے غریباں
ہے اسم مبارک ہی حضرت کے بیشک — مقرر ہے کلی بلائے غریباں
زعم تمہارا ہی ہے فخر آدم — مریضوں کو بس ہے دوائے غریباں
ہوا کل کا مظہر وجود معلم — عدم سے ہوئی جب بقائے غریباں
ہوئے عاصیوں کو ہیں عاذر — محمد جو ہیں پیشوائے غریباں

ہر درد سے ہوا رہا القصہ غریباں [illegible] سے جو ہاں بہاں کی دوا سے غریباں

حمایت کو امت کی روز جزا ہین | ہے ملجا و ماوا برائے غریبان
شفاعت کی خاطر شفیع الوری کو | یقین دل سے ہین آرزو ئے غریبان
ترا فیض عالم مین جاری ہمیشہ | بجز تیرے ہر کان لوائے غریبان
بجز مصطفٰے کے کسی پاس ہرگز | نہین ہے قیامت مین جائے غریبان
ابوبکر عمر اور عثمان بیشک | چہارم علے پیشوائے غریبان
تو بخشے نہ بخشے ہین پیر سکین | ترے آستان پر ہین سگ غریبان

دعا ہے یہ محمود کی پیر و مرشد
وہان جام کوثر کا پائے غریبان

قصیدہ دربیان ہجرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد محمد محمد کہان ہین | مدینہ ہے جس جا محمد وہان ہین
مکان ہے یہ ظاہر مدینہ مین انکا | وہ باطن مین موجود ہر دو جہان ہین
محمد محمد محمد ہین سب جا | محمد سے قایم زمین آسمان ہین
تعین سے نسبت تعین کو ہوتی | جو ہے لاتعین بے نام و نشان ہین
ہوئے شہر مکہ مین حضرت تولد | اسی شہر مین پہر نبی بھی جوان ہین
ہوئی عمر چالیس کی تب خدا نے | نبوت دیا جب گئے یہ بیان ہین
خدا ایک ہے مین محمد ہون اوسکا | وہ معبود برحق یہ جہوٹے بتان ہین
کئے آپنے تیرہ برس دعوت | نہ مانے ستائے وہ بس کافران ہین
کہے بوبکر سے محمد نے ایک شب | نہ ایمان لائے یہان مشرکان ہین
دیا حکم ہجرت کا ہمکو خدا نے | چلو بوبکر تم مرے رازدان ہین

نبی نے آخر کو چھوڑ کے یہ مکہ
ہوئے پھر مدینہ کو جا کے روانہ ہیں

ہوئے رونق افزا مدینہ کے اندر
گئے لینے انصار اپنے مکان میں

غلامی میں باندھے کمر جان دولے
خوشی تھی حبیب خدا مہمان ہیں

خلوص اونکا دیکھے تو فرما حضرت
یہ انصار میرے ہیں اور جان نثار ہیں

وطن ہے مدینہ محمد کا اب یہ
حیات و ممات انکے ہی درمیان ہیں

جیئے تک اسی شہر میں تھی سکونت
اسی کی زمین میں اب تو پنہان ہیں

ہے مابین روضہ و منبر کے میرے
اور جنت کا ٹکڑا محمد جہاں ہیں تو

ابوبکر صدیق عمر کی زیارت
ہر کس جا تو نبی کے سروران ہیں

ہیں حجرے میں بس عائشہ کے یہ تینوں
محمد ابوبکر عمر ایک جا ہیں

حیات النبی ہیں بلا شک محمد
سمجھتے ہیں امت میں جو خاص کر ہیں

میری زندگی بعد امت یہ سمجھو
محمد سیہ ... قبر کے اندر ... ہیں

زیارت ہے گویا ملاقات میری
بس جاتی ہے جیسے ملو دوستان ہیں

ہے واجب شفاعت کا کرنا میرے پر
زیارت قبر کی جو کرتے یہاں ہیں

شفاعت کرونگا مریگا جو اس جا
یہ میری جا مدفن کہیں اصل انبیا

نہیں ہیں جدا اونسے جو ہیں دوستیں
ملاقات کرتے ہیں جو عارفان ہیں

فنا ہیں ولی سب محبت میں میری
شان اونکی کیا ہے وہ بے زبان ہیں

نہ دیکھا ہو جنت کے گلزار جسنے
وہ دیکھے مدینہ کے جو گلستان ہیں

ہے خرمے کی جا اور نسیم سحر ہے
ہوا مسجد نبی کی نسیم روان ہیں

بلندی درختوں کی شیرینی کی سبزی
وہ خرمی کی سرخی عجب خوشنما ہیں

نہ بارش ہے کہ اس جا جو بارش ہے یہاں کی
وہاں اب رحمت کی نہریں رواں ہیں

یہی جنت وہاں رحمت العالمین کا
وہاں شوق سے جائیں جو عاصیاں ہیں

شجر ہیں نہ نہریں درخت شہد سے تر
یہاں پہ کیسا رطب ہے یہ کیا لذتاں ہیں

زمین وہاں کی ریتی نہیں ریت ایسی
سمجھتے ہیں موتی انہیں عاشقاں ہیں

سمجھتے ہیں وہ خاک کو وہاں کی مرہم
زمانہ میں جو اور نکلے خستہ دلاں ہیں

وہ واسطے شفا ہر دو سرمہ ہے مٹی
گنہگار بیمار جو سب یکساں ہیں

زمین وہاں کی ہو سرمہ [illegible]
سمجھتے ہیں دل میں یہاں جو نہاں ہیں

ہر ایک آدمی میں رحم بس بھرا ہے
غریبوں پہ دوستی وہاں اشتراں ہیں

شراب محبت سے سرشار ہیں سب
زچشمہ تا بہ کل جو کہ باشندگان ہیں

ہے وہ خاک کیا خاک سمجھا ہے تو نے
نہیں کیا وہ مرہم جو زخمی دلاں ہیں

وہ گیسوی احمد کا پرتو پڑا ہے
وہ دیوار و در ایسے عنبر فشاں ہیں

مہکتی ہے خوشبو عطر سے زیادہ
مدینہ کے کوچہ عجب دلستاں ہیں

بلاہای دارین سے ہر دو محفوظ
ہمیشہ مدینہ میں امن و اماں ہیں

کوئی اس پہ غالب بھلا کیونکر ہوگا
ملائک مدینہ کے جب پاسباں ہیں

براہیم ادہم سے تھے شاہ بلخ جو
زمین مدینہ کی کچھ قدرداں ہیں

دیے چھوڑ وہ سند گل کو شاید
فضائل ہیں جن کے بہت داستاں ہیں

مکین سے مکاں کو ہے عزت محمود
اس عزت کی صدقہ میں سب عزتاں ہیں

وہ شہر مدینہ کو ہے فخر جس سے
مکین آپ ایسے کہ جان جہاں ہیں

بہار مدینہ ہمیشہ رہے گی
ابھی باد صرصر کے صدمے کہاں ہیں

ہر ایک نبی ولی کے ساقی ہو تم محمد / مخزن ہو فیض رب کے مقصود طالبین ہو

ستر ہزار فرشتہ پڑھتے ہے روز درود / زندہ در روضہ اندر تم خاتم النبیین ہو

کربل کی جس زمین پر حضرت امام اوپر / خنجر سے جس شقی نے مارا وہ ظالمین ہو

توبہ مین کر تو جستی کب تک غرور مستی / کر جلد توبہ اسوقت از جملہ تائبین ہو

مرشد کے واسطے سے آیا ہے فیض دل پر / مسکین بشاہ کامل راہ دان و راہ بین ہو

یک لحظہ نا ہو دوری جا ہشا ہے گر حضوری / خاصان حق کے دل مین محمود جانشین ہو

احمد کے وہ سخن ہین جسمین نشک بسر ہو / اون کو کہے جو جھوٹا بو جہل کا قرین ہو

جسدن کہ انبیا سب بولینگے نفسی نفسی / امید ہے ہم کو تم سے شافع المذنبین ہو

مشہور ہے خبر کہ ہووے الشیخ کالنبی فی امتہ / کر ذکر دل مین اللہ در حلقہ ذاکرین ہو

ہو معتقد تو دل سے پیران نقشبند کا / ہو جا غلام اونکا در سلک خادمین ہو

سب دوستان حق سے رکھ اعتقاد اچھا / منکر کرامت اونکا از جملہ منکرین ہو

ماں باپکو تو میرے بخش اے خدا فضل سے / پر نور کر قبر کو مغفور والدین ہو

تم کہاں سے اے مسکین محمود کو تسکین / ہر ہجر مین وہ غمگین دیدار بہاوالدین ہو

محمود کی دعا ہے محمود کے خدا سے / محمود سے ہے تمام جیا دلیا ہی صالحین ہو

قصیدہ در بیان جنگ احد

جب جنگ احد سے میرا یوسف وہ پھر آیا / حوران مدینہ کا کیا حال ہوا ہو

نکلے تھے مدینہ سے خود عائشہ بی بی / آیات جاب جس کے نا حکم ہوا ہو

دندان مبارک کو لڑائی مین احد کے / شکون سے شہادت کے کیئے کفار نے [illegible] ہو

آلودہ کیئے خون سے کیون رخ نبی کا / جس وقت مبارک کا نو عاشق وہ فدا ہو

تھی فاطمہ بیٹی جو رسول عربی کی / دہوتی تھی وہ مونہہ باپکا جو خون سے بھرا ہو

لاتے تھے صبح سے وہ علی پانی کو سر پر / ایسا ہی تواریخ معارج مین لکہا ہو

والشمس الضحی جس کی قسم کہایا تہا خالق / اس چاند سے مونہہ پر یہ ظلم کیا ہوا ہو

داڑہی مبارک سے گرا خون یہانتک / چادر اطہر سے نبی نے جذب کیا ہو

قطرہ جو گرے میرا زمین پر تو مرین سب / آویگا عذاب اوگے زمین سے نہ گیا ہو

مالک بن سنان جو صحابی تھے نبی کے / کر کر وہ تبرک پیئے خون تا کہ شفا ہو

دوزخ سے بچا جس نے پیا خون مبارک / عاشق جو محبت سے پیا اوس کو شفا ہو

جبریل نے مانگے تھے وہ دندان مبارک / تعویذ کرونگا اسے گر مجہہ کو عطا ہو

ارشاد نبی ہو تو مین کفار ون کو مارون / تا بار دیگر تم کو بہی کچہہ نہ ایذا ہو

فرمائے ہون مین رحمت اللعالمین جبریل / کیا خوب شفاعت کا وسیلہ یہہ ملا ہو

اٹہونگا قبر سے تو میرے ہاتہہ ہو دندان / دندان محمد کے اوپر رحم خدا ہو

نسبت ہے تیری خالق و مخلوق کی یارب / امت کو میری کیا تو نہ بخشے گا خدا ہو

عبداللہ عمیہ تہا اور عتبہ بن وقاص / عبداللہ شہاب ابی خلف رہ گیا ہو

ان چار شقیون نے کئے آپس مین عہد تھی / مارینگے محمد کو تا دین اونکا گہٹا ہو

یہہ جانتے نہین دین محمد کا قوے ہر / خطرہ تہا یہہ شیطان کا جو دل مین جما ہو

سے فی النار ہوئے چار جو دشمن تہی نبی کو / کیسے وہ خرابی سے مرا اوسکو سنا ہو

یہ چار تہے یا پانچ سے تہے کہنا راشد تہی / کیسے وہ خرابی سے مرا اوس کو سنا ہو

ایک برس کے عرصہ مین مر بعض اُسیدن ۔ نفرین سے احمدؐ کی کوئی زندہ نہ رہا ہو

گردن مین لگا تیر اُبے ابن خلف کی ۔ خود دست مبارک سے نبی زخم کیا ہو

چلاتا تہا اس طور گویا بیل کے مانند ۔ تہا زخم ذرا ایک وہ سوزش سے جلا ہو

کہتا تہا محمدؐ نے مجھے نیزہ سے مارے ۔ زندہ نہ ہونگا بس میرا کام ہوا ہو

دشمن جو محمدؐ کے ہین کفار منافق ہو ۔ ڈالے گا جہنم مین خدا تاکہ سزا ہو

گر تجہہ کو شبہ ہے تو بیان دیکھو قرآن ۔ سبعین مرآہ جو سورہ مین لکھا ہو

ہے خلق محمدؐ کا گلستان گل شاداب ۔ خود بھی دیا چھوڑ جو بو گل کی سونگھا ہو

محمود کا خلق کسب نہین فضل خدا ہے ۔ محمود ہیا زا ایسے نبی پر سے فدا ہو

جو جان کہ قربان ہوا ایسے نبی پر ۔ مردار ہے وہ لاکھہ برس گرچہ جیا ہو

عبد اللہ ابی تہا جو منافقون کا سردار ۔ دے جامہ مبارک کا کفن اسکو سنا ہو

بعد اوس کے پڑھے آپ جنازہ کی نماز ۔ کیا حجت عالمؐ نے رحم ختم کیا ہو

کی عرض عمر نے یہہ منافق تہا بڑا ۔ غیرت سے عمر ست کہو جو منے کیا ہو

پہچانتے گر مجکو تیے کا ہیکو لڑتے ۔ کر معاف گذر جاؤ جو کچہہ اون کی خطا ہو

ایک بیٹا منافق تہا اصحاب نبی کا ۔ صالح کی یہہ خاطر سے دعا اپنے منگا ہو

پہر حکم ہوا حق نہ پڑہو اس کی نماز اب ۔ لا تصل علی [illegible] تقم علی قبرہ کہا ہو

گر مانگو دعا اس کے لئے چاہے دس بار ۔ تبدیل نہ ہو بس جو کہ تقدیر لکھا ہو

ستر سے زیادہ مین دعا مانگونگا اسکو ۔ اللہ نے مخبر جو مجھے اس مین کیا ہو

کیا جو بالی نہ تہی ہندہ نے حمزہ کا کلیجہ ۔ ہے معاف گناہ ہندہ وحشی جو کیا ہو

سینہ تہا وہ وہ بے کینہ یا دریا تہا کہ نکیا ۔ جسکا نہ گناہ رہ نہ حق اور بیتہ ہو

اونکو بھی سروٹ تھی جو رکھتے تھے کدورت
واہ میرے نبی آپ عجب سینہ صفا ہو

ہلتے تھے لب پاک قبر میں بھی کفن میں
دارین سنا امتی صحابہ نے سنا ہو

کیا بردیمانی تھی وہی اب جو کفن ہے
سرخی وہ کنارہ کی کیا اسرار چھپا ہو

عارف وہی مسکین شاہ ہیں انکی غلامی
محمود تو کر ان کی محبت میں فنا ہو

قصیدہ دربیان جنگ بدر

یارب جو اٹھون تیرے شہدا بدر رہو پُر
اون تین سو تیرہ کے میں ساتھ حشر ہو

پوچھے تھے نبی بدر میں کیا کہتے ہو یارا
اب جنگ بدر ہوتا ہے کفار ونکو تیار

صدیق و عمر سے بھی صلاح مشورہ کو لو
فرمائے نبی دیو صلاح مجھکو تم باغور دو تو

صدیق و عمر عرض کئے ہاتھ لیے تلوار
چارہ نہیں ہے جنگ سوائے شہ ابرار

بس اونکو دعا دیکے پیمبر رہے خاموش
تھے منتظر اس بات کے انصار کیون خاموش

درگاہ مقدس میں نبی کی وہ ادب سے
کی عرض کہ بیعت ہوئے ہیں آپکے جب سے

جسدن سے کہ وہ ہاتھ میں ہاتھ ملا ہے
وہ دست نبی آپکا نہیں دست خدا ہے

بیعت کئے تھے ہم نے نبی تم سے کہ
مشہور حرم آجتک ہے بیعت عقبی

جسدن سے کہ بیعت کئے اور کلمہ پڑھے ہم
بے زر ہیں غلام آپکے جو چاہو کرو تم

ہم کو ہے یقین آپ ہو محبوب خدا کے
مسکین شاہ کا مقصود ہے بس شہ کی رضا کے

کس کا ہے نصیبا ملے دست خیر البشر کا
انگشت مبارک سے ہوا شق القمر کا

جو خاطر اقدس میں نبی آئے سو فرمائیں
حاضر ہیں غلام آپکے جس جا کے لیجائیں

بیعت کا تھا جو وہ قرار اب بھی وہی ہے
یہ جان بھی اور مال بھی سب ملک نبی ہے

محشور ہون مسکینون مین مسکین جنہین
مقبول دعا کر میری حاجت یہہ روا ہو

مسکین جسے بعد تمنا ہی پہہ کیا
مسکین کریگا سے مجھے جب وصل خدا ہو

تہا حسن وہ یوسف کا صبیح مشتبہ دنیا
تمکینی نمک خاص صحابہ نے چکہا ہو

گرچہ کہ صحابہ نہ ہوے انبیا ر اقتدا
کیا فرق صبیح اور ملیح مین نہ ہوا ہو

جب پیر نہو کامل مرید عاشق صادق کہ
اس پیری مریدی سے بہلا فائدہ کیا ہو

جب پیر مکمل سے ملے اور طالب صادق
ہان فضل خدا شامل ہو اور قرب خدا ہو

عارف وہی مسکین شاہ ہین پیر مکمل
کر اون کی غلامی اور محبت مین فنا ہو

سن بارہ سو نوے کے اوپر سات ہے محمود
شعبان کی نیمہ مین جمعہ ختم کیا ہے ۱۲۹۷

شہرہ کیا کہ معظم دکہا دو
تصدق وہ کعبہ وہ کعبہ کا ہم کو کرا دو

ہے دل صاحب دل کا سمجہو تو کعبہ
کسی صاحب دل سے دلکو ملا دو

نکلجائے قال اور ہوجائے سچ حال
ہمین بحر وحدت مین ایسا ڈوبا دو

رہے ذکر اللہ ہو دل مین ہر دم
خیال اس کا غیرون کو دلسے مٹا دو

اگر جائے جان نہو غم سر سے گر
محبت ہی الیسی دل مین جما دو

ہے درد جدائی مین کعبے کے محمود
اٹہے دائمی وصل حق کی ہوا دو

بٹہادو کوئی بسم کرکے کشتی اندر
اے خلاصیو جلد لنگر اٹہا دو

کرو یک نگاہ توجہ اے مرشد
محبت یہ دنیا کی دل سے گہٹا دو

ہے بے زور بے زر بہہ نا نذر مین محمود
ہے پر زور اوسکو یہان سے اڑا دو

اول پھر کامل سے ہم کو ملا دو
پھر اس بعد مکہ مدینہ دکھا دو

کہاں ہے وہ پرنالہ ابر رحمت
حطیم اندر احرام حج کا بندھا دو

کب آویگا میقات ہمارا یلملم
غسل آب دریا سے ہمکو کرا دو

کہاں ہو تم ای ساقی آب زمزم
ذرہ تشنہ لب کو وہ پانی پلا دو

ہے کس جای پر آب زمزم کا چشمہ
یہہ آتش ہجران کو اس سے بجھا دو

نہین سیری ہوتی ہے یک قطرہ آب
شکم سیر زمزم و مجھکو پلا دو

ہے کس جای وہ ملتزم پاک یارب
وہ دیوار کعبہ سے سینہ لگا دو

کہاں حجر اسود ہے جنت کا پتھر
وہ کونے مین کعبہ کے بوسہ دلا دو

طواف قدوم ہے طواف ہر اول
ہمین باب السلام سے داخل کرا دو

صفا دوڑنے مین صفا ہو دلکو
پھر مروا پہ محرم کے سر کو منڈا دو

ذبح دنبہ ہو یا شتر گاو بکرا
پھر احرام حج کا منا مین کرا دو

بس اونچاس کنکر کو مزدلفہ سے لے
سر شیطان کو ہفت کنکر ون سے بہگا دو

نے دسوین سے تا بارہوین ذی الحجہ
رمی جمار واجب ہے مسئلہ سنا دو

کرو اہل حرمین کی تعظیم و توقیر
خبردار ہان اونکا دل مت دکہا دو

قیامت تلک گر کرے مدح کعبہ
نہوگا ادا ایک سو [?] سنا دو

نہو وصل جب تک کہ محبوب محمود
تو دیدار مرشد سے اوسکو شفا دو

کوئی سورۂ الم تر کیف پڑہا دو
اور اس بادشاہ ابرہہ کو [?]

گرانے کو کعبہ کے لایا تہا ہاتھی
سبھو تو گر پڑا سبکو قعر [?] دو

مقابل مین کعبہ کے ملک یمن مین ۔ بنایا کلیسا تہا اوسکا جسا دو

کلیسہ تہا گرچہ جواہر و زر کا وہ ۔ اب اوسکو جلالت حق سے ڈہا دو

تہا ملک یمن مین تخت گاہ اوسکا ۔ اب یہہ قدرت حق حبش تک بتا دو

گرانے کو کعبہ کے لایا تہا لشکر ۔ اب موجود ہے راہ منا مین بہگا دو

فلک سے اتر آیا لشکر ابابیل ۔ سوار فیل اسپ ابرہہ کے گرا دو

یہہ پتہرون سے اونکے بڑے ہاتہون کو ۔ کیا کہیا غارت سو ذلت ڈہا دو

فقط جسکی مٹی کی ہی گولیون مین وہ ۔ دو پنجون مین ایک چونچ مین اب کسا دو

ہے قرآن مین سورہ الم ترکیف ۔ شرح کرکے تفسیر قرآن پڑہا دو

مفصل ہے تفسیر عزیزی مین قصہ ۔ اگر ہو شبہ کس کو اب منگوا دو

نفی کعبہ کی ہوگئی عین اثبات ۔ اب یہہ عزت کعبہ واقعی بڑہا دو

کیا عزت کعبہ ایک فیل محمود ۔ نبی نام محمود سب کو جپا دو

رکہا سر بہ سجدہ دیا گہٹنون کو ٹیک ۔ اوب خانہ کعبہ سارا سکہا دو

اب پایا ہے اسلام نے زور و قوت ۔ کفر کے اب اونکون کو سارا گہٹا دو

محبت شکر دل سے اللہ نبی کی ۔ اور سب جان و مال اونکی راہ مین لٹا دو

ہوئی ہم سے حج اور عمرہ مین تقصیر ۔ برائے خدا معاف وہ سب کرا دو

رہے یاد ایک شیخ مسکین شاہ ہو گئے ۔ یہ ہی حج اکبر ہے سبکو سنا دو

سن بارہ سو نود یہ ہجر آٹہ ہجری ۔ یہہ مسکین محمود کا دل تہا دو

پڑہو شوق کعبہ مین اشعار محمود ۔ محبان نانڈیہ کا شوق اب بڑہا دو

شمع پر پتنگ یا شہد پر مگس ہے — کرون یون محمد پہ قربان جانکو
یہہ دل عاشقون کا بھی پر نور ایسا — کہ کرتا منور زمین آسمان کو
ہے بیچون اور بیچگونہ خدا تو — معرا مکان سے گیا لامکان کو
زبان مین بزرگون کے تاثیر ہے جو — کہان ایسی قوت ہے تیر و کمانکو
جو چاہتا ہے ہر روز ایمان کی قوت — تو مت چھوڑ یہہ پیر کے آستانکو
یہی التجا تجہہ سے اب ہے ہماری — تو راضی رکہہ ہم سے ہمارے میانکو

درود نبی پڑہکر ختم محمود
سنا یہہ قصیدہ تو صاحبدلان کو

نہ دیکہا ہو ہمسایگان خدا کو — تو جا دیکہہ مکہ کے باشندگانکو
تجہے قدر اہل مدینہ کی کیا ہے — قدر امہمان کی ہے بس میزبان کو
ہے بحر محبت مین ہر ایک ڈوبا — جب دیکہیگا حرمین کے ساکنان کو
ہے جتنے کہ حاجی وہ مہمان رب ہیں — یہہ دعوت ہے بخشے گناہ عاصیانکو
کہان ایسی قسمت جو نسبت ہو خر کی — سمجہہ ہم سے بہتر وہان کی خران کو
اگر کاش آتی بہی ہوتی جو نسبت — فخر سے لیجاتا مین سر کہکشان کو
در کعبہ اللہ کا جو ہو دے مسکن — شہنشاہ سے افضل سمجہہ داربان کو
اگر دیکہتے کعبہ یوسف زلیخا — نکرتے کبہی یاد مصر اور کنعانکو
یقین کرتے اپنا جگر پارہ پارہ — اگر دیکہتے میرے یوسف کی شانکو
نہین چین ہوتی ہے عاشق کو یکدم — دیا چھوڑ جب سے وہ اپنے مکانکو
خدایا کب آویگا وہ دن بہلا یہہ — جو دیکہینگے ہم قافلہ اشتران کو

سفر بحر و بر کا کرین اُس کی خاطر
بلایا ہے گہر کو تیرے امتحان کو

بنایا نشان گہر کا مکہ مین اپنا
کہان رہو نہ ہو محرم بہلا بلستان کو

تصدق نہ کیون ہو وہی اس گہر کا حج
بتاتا ہے معشوق ہر لحظہ شان کو

تڑپتا نہ دیکہا ہو گر عاشقون کو تو
مدینہ مین جا دیکہہ لے زایران کو

منا مین ذرہ دیکہہ جا کر تماشہ
کہ کرتے ہین کس طور قربان جان کو

کہان یہہ مزہ ہے مصر مین اے مصری
ذرہ چکہہ مدینہ کی شیرین زبان کو

بہت سا اثر ہے یہ عربی زبانین
تو سیکہہ اہل مکہ سے عربی زبان کو

سکندر کا ایسا کہان تہا نصیبہ تو
جو ہر بخت محمود ان حاجیان کو

کہلا سر کفن مین پہ مجنون کے مانند
مچاتے ہین لبیک شور و فغانکو

نہ دیکہا ہو گر حال مجنون کا لیلے
تو دیکہے دن عرفات کی حاجیانکو

کہان ہے اب اسرار اُس قافلہ کا
سنا دے جرس ناقہ کے ساربانکو

دعا ہے یہ محمود کی یا رب خدایا تو
سلامت رکہہ مسکین شاہ رانزوانکو

نہ دیکہا ہو دنیا مین جو عاشقان کو
تو جا دیکہہ مکہ مین اب حاجیان کو

کیا جذبہ دل سے عاشق کو مجنون
گیا بہول عاشق نے دونون جہانکو

ہزارون تو کیا بلکہ لاکہون سے عاشق
بس آتے ہین حاجات دارالابانکو

ستارہ فلک کو بہی ہے یہہ تمنا
کہ دیکہے حرم کے ذرالسراں کو

نہ دیکہا ہو علما ر وفیدار لیے
جو دیکہا ہو حرمین کے عالمانکو

ہر اک منزل اوپر اترتے وقت پر
سنا ہا ربعہ خیل شلہ گران کو

مقال اربعہ جبال شملہ کہ شب ہے / بلاتا ہے شیقان ہجر بے زبان کو
جدا جبکہ پڑتا تو مست ہوتا جمال / خجل تھا قلق کرتا مست عاشقان کو
ہر اک منزل اوپر اترتے وقت پر / یہہ کہتا ہے جمال اپنے میان کو
ہر ایک کی یہان سے ہے حاجت روائی / ہے یہہ قبلہ عالم اور خاصگان کو
بہت یاد کرتا ہے دل جبل رحمت / اور روضہ سبحہ نمرہ اوسکے میدان کو
کب آویگا میقات ہمارا یلملم / کہ باندھینگے احرام تمتع قران کو
پکارینگے لبیک لبیک سب کہ / سناوینگے یہہ لبیک محرمان کو
سناوین کہ قرآن ہے افراد سے افضل / الٰہی نصیب کر میرے دوستان کو
کب ہووینگے داخل ہم جلد حرم مین / کرینگے ہو ناتوان کو نگہ سران کو
اتر کر سواری سے ہووینگے پیادہ / جب دیکھینگے مکہ کی عظمت و شانکو
مانگینگے دعا ہم بعد حج و الحاج / کرینگے خوشی جیسا عید رمضانکو

الٰہی برکت سے حج سناتوین کے
طفیل سے بخش محمود خانکو

اگر دیکھون مین عاشقان خدا کو / کروں اونکے قدموں پہ قربان جانکو
جب ہووینگے داخل ہم باب السلام سے / لیجاوینگے ساتھ ہم علے رضوان کو
کرینگے خوشی سے اوسی وقت رونا / یہ کہہ مرحبا اپنے اس سارباں کو
کرینگے وداع اون کو انعام دیکر / سلام علیکم سب ہمرہانکو
ہوا رہنما تو نے لایا حرم تک / مرے تک نہ بھولون گا تیرے احسانکو
کرونگا طواف اور پڑھونگا دوگانہ / سعی کر صفا اور مروا کے درمیانکو

کیا عجب گر ادا حج ... نہیں وہ احرام | وہ جا کے بلا اپنے تو دوستان کو
کب ہوویں گے شب باش وہ [illegible] | کرینگے منا مین کب قربانیان کو
کمینگا کب احرام کب ہونگے فارغ | کرینگے طواف اور منڈینگے سران کو
اقامت منا مین کرینگے تین دن تک | اور ہر روز مارینگے کنکر شیطان کو
تو جب [illegible] بعد نماز صبح کے | تو کرو روانا ختم خواجگان کو
تو کریگا محمود [illegible] فیض شب قدر | بخشدے فضل سے تو سب عابدان کو
کہا جاتا ہے ایمان دنیا مین رہتے | زمین کعبہ قبلہ ہے انس و جان کو
نمونہ حشر ہے وہ میدان عرفات | کہ یعقوب بہولین جو یوسف کنعان کو
کرینگے طواف اور کرینگے یہ سجدہ | جو دیکھین گے کعبہ کی عظمت و شان کو

جو امت ہو محمود مسکین سے اپنے تو
سمجھ [illegible] رحمت آس سائبان کو تو

کہڑے ہے کوہ عرفات پر ساری عاشق | زمین پر نظر ہے کبھی آسمان کو
برابر ہے اس جا گدا اور سلطان | جو احرام مسکین ہو شاہ جہان کو
کیا نسبت ہے ممکن کو واجب سے دائم | کہ قربت ہو مسکین شاہ لامکان کو
اگر تو ہے طالب تو حلقہ مین آجا | رحم آویگا خواجہ خواجگان کو
کرینگے تیری دستگیری وہ ایسی | بچاوینگے شیطان سے اپنے ایمان کو
فقط ایک نگاہ توجہ سے مل پیر کے تو | کہ بس کرتی ہے یہ تقاضہ ایمان کو
ہین کامل مکمل میرے پیر اس وقت | دے ہاتھو مین [illegible] شیخ زمان کو
میرے پیر کا نقشبندی سے جہنڈا | پہچانا ہنا عرفات مین یہہ نشان کو

تھا نعلین بردار عرفات میں تو — لے ہاتھوں میں داماں شیخ زمانکو
اسی طور روز حشر میں بھی یارب — نکرنا جدا پیسر سے خادمانکو
دعا میں بزرگوں کی تاثیر ہے جو — کہاں ایسی قوت ہے تیر کمانکو

وہی حج اکبر ہے محمود تیرا
کہ بخشے غفور است عاصیان کو

قصہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

حلق شاہزادے پر ابراہیم یہ خنجر چلا — وہی خنجر یہہ جیتا کی شہادت کا ہوا
حلق ہرگز نہ کٹا گرچہ چلاتے خنجر — تب ابراہیم کو اللہ نے بولا لبیک
زیر خنجر سے سماعیل بچا کر یہہ — قدیہ کس طور جیتا کا ہوا کرب و بلا
آٹھویں نویں ذوالحجہ کے پڑا خواب ایسا — کر تو قربانی ابراہیم یہہ سونا کیسا
گو سفندان و شتر ذبح کئے لیکن اور — خواب دسویں کو پڑا صاف بھی اے اسطور
حکم قربانی کا بیٹے کو گئے ہیں ہم نے — راہ سماعیل ہے محبوب جو جانا تم نے
صبح اٹھ کے کہے بی بی سے خلیل رب نے — آج بیٹے کو تو ہاتھوں سے غسل کر اپنے
ڈال کر سر میں وہ روغن کو بہار رشانہ — صاف زلفوں کو وہ عینین کو بی بی کر کے
مثل نرگس کے ہیں آنکھیں تو وہ سرمہ کو لگا — جامۂ پاک و عمدہ کو بہر اس تن پہ پہنا
ہاجرہ بی بی سے کئے عرض کہ ای دوست خدا — آج لیجاتے ہو بچہ کو کہو کونسی جا کو
ایسا فرمایا کہ ہے آج ارادہ بی بی — ساتھ لیجانا اسے کہانے کی دعوت ہی لی
دوست نے گھر کو محبت سے بلایا ہم کو — دوست کی گھر یہہ جگہ گوشہ لیجانا سمجھو
دستے رسی و چھری جا بولے کہ بیٹا جلد اب — ہوکے حیرت سے وہ بی بی نے کہا کیا ہے سبب

میرے بچے کو لیجاتے ہو ضیافت مین تم — کام کیا رسی چھری کا ہے عقل این جا گم
کہے رسی جو لیا ہون تو ہیزم بند ہم — لکڑی جنگل سے لے آونگا مین اپنے سر پر
یہہ چھری واسطے دنبہ کے لیجاتا ہون سنو — جبکہ پلٹون گا تو قربانی کرونگا اُس کو
ایسا فرما کے وہ بی بی سے جو رخصت ہو چلے — بیٹا قربان ہو پر حکم وہ اللہ نہ ٹلے
راہ مین باپ سے کرتے تھے وہ باتین ایسی — دوست کا گھر ہے کہان بابا سو کہنا ہم کو
کہے پیارے میرے دلبند میرے اسماعیل — دوست بیچون کا خانہ کہان بتلاے خلیل
آسمان اور زمین جسنے بنایا ایسا — اکل اور شرب کی حاجت سے مُعرا ہو سدا
حال یہہ دیکھہ کر شیطان نے از مکر و کید — دام وسواس مین چاہا کہ کرے صید و قید
مان و باپ اور یہی لڑکا جو وہ ہین تینو — وسوسہ ایک کو بھی ہو تو خوشی ہو مجھہ کو
مرغ جان ان کا میرے جال کے دانہ مین پھنسے — رنج بھی کرنے کا نہین دیکھہ اڑیگا وہ کبھی
خوب قابو مین میرے آگئے ہین اسوقت — مکر جو چاہون کرون پھر نہ ملیگی فرصت
بن کے ایک شیخ کی صورت کہا دل مین اپنے — دام مین پہلے وہ بی بی کو پھنسانا اپنے
دل مین کینہ تہا وہ ظاہر مین کہا الفت سے — تمنے شاہزادہ کہان بھیجا سو بولو ہمسے
سب سے اول یہان آیا کہ جہان خاتون تھے — کر سلام اونکو کہا کچھہ ہے یہہ کہنا تمسے
بی بی صاحبہ نے فرمایا کسی دوست کے گھر — باپ کی ساتھہ گیا کہانے مرا لخت جگر
پر وہ مردود نے بولا کہ غلط ہے یہ سخن — مارنے لیگیا بیٹے کو تیرے بات یہ سن
وہ ضعیفہ نے کہی اوسکو کہ تو ہے مجنون — عقل کچھہ تجھہ مین نہین ہے کہین کیا بولون
باپ بیٹے کو اپنے بھی کہین مارا ہے — ایسا دیکھا یا سننے مین کہین آیا ہے
بار دیگر کہا اوس نے کہ نہی تم کو خبر — نہین معلوم کہ اللہ کا ہوا اونکو امر

کر تو قربانی تیرے بیٹے کو اے میرے خلیل / خواب میں آ کے کہا ذبح کر تو جو ہے اسمعیل

اس سبب اور گمان خواب میں بیچ کو / لیگیا مارنے وہ مجھکو نہ جھوٹا سمجھو

جب سنے بی بی اس بات کو بولے آہا / وسوسہ ڈالنے شیطان یہ آیا اللہ

میں ہوں حاضر بسر و چشم قتل میرا پسر / راہ میں اسکی جو قربان ہو اولے خوشتر

ایک جان بیٹے کی کیا بلکہ میرا لاکھوں جان / نام اللہ پہ تصدق کروں سر آن قربان

تو یہ چاہتا تھا کہ اتنے سے ہو دوری میری / جل نکل ہو دری شیطان یہ صورت تیری

جب سنا اوسنے جواب ہو گیا دل میں بریاں / دوسرا مکر و تازہ کر نکالا افسوس کہ

راہ میں جا کے براہیم کو یوں لا گھیرا وہ / اپنے بچے کو لئے ساتھ کدھر جاتے ہو

بولے کوئی کام کو جاتا ہوں میں اس جنگل بیچ / بولا میں کام پڑا خواب تجھے جو شب میں

خواب کی بات کے لیجاتے ہو بیچارہ لڑکا / ذبح کرنیکا ارادہ ہے سو سمجھا تیرا

کیا ذبح اوسکو تو کرتا ہے خلیل اللہ اب / تو اب ڈرتے ہیں مرا در نہیں سچ ہے سبب

خوبصورت ہے بہت نیک ہے یہ طفل تیرا / شاہزادیکو نہ کر ذبح بس ای شیخ کبیر

بعد اس کے تو پشیمان بھی ہوگا عاقل / یاد بیٹے کی کرے ہاتھ سے کیا حاصل

سن کو فرمائے میں جانا تو ہے شیطان گمراہ / کلمہ لا تعل حولا قوۃ الا باللہ کو کہ

دشمن جان ہے شیطان ہے تو مردود لعین / مکر تو بار دیگر ہے نہ کر یا یہ کہیں

آیت انّ عبادی جو کہا ہیگا خدا / دسترس خاص یہ بندو نہ ہوگا تیرا

روسیاہ ہو کے کہا دل میں وہ شیطان رجیم / دونوں ثابت جو ہیں ان کا وہی حافظ ہے رحیم

وہ ہے لڑکا نہ چلنے گا دغا میری اب / باتوں میں تیری نہ کو جو مانے تو ہیں ہے عجب

الغرض اوسنے کہا جا کر اے اسمعیل / تجھکو لیجاتا کہاں باپ تیرا ہے جو خلیل

در جواب اس کے کہا ایسا ذبیح اللہ نے
پھر وہ ملعون نے بولا کہ غلط ہی یہہ بات
پھر جواب اس کو سماعیل نے ایسا یہ دیئے
جبتک کوئی بھلا باپ اپنے ہی بیٹے کو
پھر کہا اس نے کہ بس حکم خدا سے لڑکے
اوسکو بولے یہہ سماعیل ہے جب حکم خدا
یون روایت ہے کہ یون جبل سے آواز آیا
کہ یہہ آواز ہے جنگل سے وہ لے آدم مین
سنکے آواز دی وہان سے وہی دوست خدا
وہ تہا شیطان کہ بس مکر و فریب اپنے سے
الغرض لبتر جبل پر گئے دونون ملکر
پھر شفقت سے کہا اوس نے کہ دلبند میرے
تیری مرضی ہے کیا اس مین تو کہدے عاقل
خواب مین دیکھا ہو بیٹے کو کرو اپنے فدا
حکم جیسا ہو کر دیا ادا یا آیا ہو
ایک جان کیا کہ اگر لاکھہ بہی جان ہووے اگر
مین ہون تیار چلو جلد کرو ذبح لے جا
خواب کا حال وہ سنتے ہی سماعیل ایسا
دیکہہ ایسی وہ خوشی باپ نے ہو حیرت سے

دوستانے ہم کو وہ دعوت مین بلایا اپنے
سر ترا تن سے جدا کرنے کو چاہتا ہی بات
رحم دل لیک ابراہیم مین آیا میرے
قتل کر ڈالا براہیم کرے گا مجھکو
ذبح کر ڈالیگا پروا نہ کرے گا سن لے
مین نے اس حکم کو مانا یہہ نصیبہ ہے میرا
تیرا مدفن ہے اسی کوہ مین سوسن گھبرایا
باپکو جلد سو حیرت سے پکارون مین وہین
کنکرے مارکے بس جلد تو آجا بیٹا
تجھہ کو دینے کو دغا آیا تہا بیٹے میرے
خواب کا حال براہیم سنایا از بر
ذبح مین تجھکو کرون خواب تہا ایسا پیارے
سن کر اس خوابکو کی عرض خدا کے مرسل
خواب کرتا ہے رسولونکا وہ سچا ہے خدا
صبر چاہیگا خدا مین بہی کرونگا اچھا ہو
مین خدا کا تو نہ ہو نہ ہٹاتا یہہ سر
کچھہ مروت نہ کرو میرے کرو حکم ادا ہو
خوش ہوا اتنا کہ بس جامہ مین اپنے پھولا
بولا فرزند سے کیا وقت ہے ایسا بیٹے

تجھے پیغام کیا موت کا مین میری جان لو
عوض کی غم نہین کچھہ مجھکو خوشیان ہین ہزار
ہے وہ فردوس رضا اور لقا سے اوسکے

لیک غم اور درد تمکو پدر ہے میرے
عمر بہر تم کو رہے رنج مجھے یک ساعت
گھر مین کیون خواب نہین مجھہ کو سنائی آقا
میری مان ہاجرہ بی بی سے مین جبرت ہوتا
دیکھہ صورت کو میری باتون سے رووہ اگر
غم نہ کہا صبر تو کرنا کہ قیامت مین تجھے
ایسا فرماے اگر خواب مین کہتا گہر مین
دونون تینون جو یہہ روتے کہین دل ہرتا
مجھہ پہ اس وقت یہہ ہوجاتا عتاب اللہ کا
خواب مین سارا مفصل کہا اب تجھہ کو
چند وصیت کئے بیٹے نے کہا کہ ای بابا جان
ذبح کے وقت میرے ہاتھون کو اور پاؤنکو
پٹی آنکھون کو بندھو سے یہہ نہ دیکھو میرا غم
منہ میرا نیچے کرو اور چھری کرنا تیز
میرے حلقوم پہ پہیر دو گے چھری کو جلدی
میرے کرتے کو خون آلودہ ہونے نہ دینا

غم کے عوض مین خوشی کیا ہے سو کر تو بیان
وار دنیا سے کیا ہے وہ لقا سے تئین
مجھہ کو آرام ہے یہہ جان کا دینا سن لے

جب تلک جیتے رہو داغ یہہ نا بہولو گے
رنج یہہ کیا ذبح بیٹے کو کرنا اس وقت
خواب پوشیدہ رکہا تم نے نہ بولا تھا ہا
جو وصیت مجھے کرنا تھا سو کرتا بابا
مین تسلی سے یہہ سمجھاتا کہ امان لبس کر
اجر دیگا خدا فضل سے بخشیگا تجھے
جوش الفت سے تیری مان کو جو ہوتا لبریز
مان سے بچہ کو جدا کر کے نے آنا پڑتا مجھے
کہ ابراہیم نے بس حکم سے بیٹا لا کیا
کہ محبت سے چھوڑانے مین کوئی حائل ہو
معاف گستاخی کو کرنا کہ جو کہتا نادان
خوب مضبوط سے رسی سے جکڑ کر باندہنا
جوش پدری سے نہ اڑجائے کلیجا تیرا
تیز ایسی کہ وہ شعلہ سے ہو لب آتش ریز
خلق کٹ جائیگا کچہہ مجھہ کو نہ ایذا ہوگی
میری مان ہاجرہ بی بی کے حوالہ کرنا

جاؤ گے جب تو سلام اوسکو یہہ کہنا میرا — سونگتے جا تو یہہ جامہ تو ہو جینا میرا

خوش تو رہنا کہ شفاعت مین کرونگا تیری — نار دوزخ سے بچاؤنگا ہے امان میری

جب تو دیکھیگی کسی لڑکے کو میرے سن کا — یاد کرنا میری صورت کہ تہا بیٹا ایسا ہی

سن چکے چند وصیت تو خلیل اللہ نے — جوش باطن سے رو آنسو کو گرایا اپنے

روئے اتنا کہ وہ روتے سے عرش اوپر کی — آسمان اور زمین رونیسے سر اوسکو ردی

تھے ملائکہ جو سموات یہان سب نے یون — روکے بولے کہ رحم کر دے خدایا اونکون

باپ روتے تھے ادہر بیٹا ادہر روتا تہا — سننے والونکا جگر رونیسے بس پہٹتا تہا

عاجزی سے وہ تسلی دے کہان والد کو — کب تلک دیگی رونیکو ذرا سا روکو جی

حکم اللہ مین اگر دیر کہین ہووے تو جی — دل نہ بہر جائے ذبح مجھکو یہہ جلدی کرلو

الغرض دونون نے پڑہ کر یہہ نماز ایسی دعا — کیا درگاہ مین اوس کی جو ہے بیچون و چرا

راہ مین تیری الٰہی ہمین رکہنا ثابت — صبر وثنا تجھپے روشن ہے ہماری حاجت

صادق الوعد رسولا تہا جو وہ اسمٰعیل — دل مین خوش ہوکر کہا سر کو لبن عبد خلیل

آفرین آفرین اس باپ پر اور بیٹے پر — حکم خالق سے سر مو نہ پہرا ہے جو سر

بیٹے اپنے کو وہ رسی سے محکم باندہا — پٹی آنکہون کو باندہا اللہ وہ خنجر کو کہا

پہر کیا عرض کہ اے باپ مرے ای وہ ذو الفضل — کہولدے بند یہہ رسی کہ ہوا ہون مین ضعیف

واسطے اوس کی رضا کے مین خوشی کرتا ہے — جان دینے کو ہون تیار یا ابا میرے

دیکھتے ہین جو فرشتے تو کہین گے ایسا — واہ ابراہیم کے بیٹے نے بہت خوب کیا

وقت قربانی کے ہاتہون کو نہ یاد نکو بندہا — جان اپنی دیا عاشق ہے بیشک بجا

حق طاعت ہے یہی خوب چہوڑا رسی — فکر سوجہی تہی مجھے ایسی کہا مین اپنی

پر خدا یون نہ کہے مجھ سے کہ ای اسمعیل
جان دینے کو پس و پیش کیا تہا شاید
بیٹا ایسا نہین تیرا کہ جو وہ بہاگ گیا
الغرض اپنے جگر گوشہ کا کہنا سن کر
واہ خلت بیٹہ براہیم نے پوری یہ کیا
ہو کے تیار وہ بیٹے پہ چلایا خنجر
بس اسیدم یہ ندا آئی کہ جبریل امین
کی مکان سے جبریل نے ایسی جلدی
جسطرف موہنہ تہا چہری کا تو اسے لیکر آئے
حلق ہرگز نہ کٹا گرچہ چلایا خنجر
ہم نے بہیجے ہین فدیناہ بذبح دنبہ
صدقت الرویا تہا وہ خواب سو سچا کو کیا
بات نہین اوسکی فدیناہ بذبح سنا
شرح اوسکی ہے بہت طول نہ لکہا محمود
یا الٰہی بہ طفیل اس کے جو ہے اسمعیل
زیر فرمان وہ مرشد کے ہمیشہ بہہ رہے
اس زمانہ مین ہے وہ شیخ عصر مسکین شاہ
رہی دنیامین تو ایمان سلامت لیجا
دمبدم مانگتا جاتا ہے دعا یہہ محمود

دست و پا بند نہ کئے گیا تہی وجہ کیا ہو دلیل
بہ خوشی اوسکو نہ منظور تہا آنا شاید
بندا اوس پہ ہو جو فرمان نہ مانے تیرا
اوسکو سجدہ مین رکہا بند کو کہولا اوس
حکم اللہ کا سنا بیٹے کی پروا نہ کیا
بولتا تہا یہہ زبان سے کہ ہے اللہ اکبر
لے خبر بندے کی جا اوس کو بچانا تو وہین
آئے ایسا کہ وہ خنجر نہ چلا تہا جو ابہی
حلق پر بیٹہہ گیا موہنہ کو پہرایا وہ شتاب
سچ کیا خواب ندا آئی ذبیحہ مت کر
ذبح کر دنبہ کو اور جان بچا لے اس کا
ہم جزا دیتے ہین محسن کو اسی طور بہلا
اوس کے بدلہ مین دیا بہیج ہین دنبہ اپنا
ختم کر ناگ دعا اوسے جو ہے رب ودود
رحم کر اوسپہ کہ تیرا ہے جو یہہ عبد ذلیل
تا دم زیست خلاف اوسکی رضا کے نکرے
قلب بیمار کو بس کرتی ہے یک اوسکی نگاہ
تابع شرع نبی رہ کے اسی مین مرنا
خاتمہ خیر سوا اور نہین ہے مقصود

قصائد عربی تصنیف پیر و مرشد حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ باندیطری قدس سرہ

یا قوم العرب العجمی صلوا کثیرا — علی النبی العربی بشیراً ونذیرا

یا سید الانبیاء ویا خاتم الرسل — ما رأینا فی العرب والعجم مثلک نظیرا

شأن النبی وانا فہمت بما اللہ — فی وصف النبی قبل الوحی قال بحیرا

من قبل ولادتہ نبینا محمد — شاہد ورقۃ نوفل وتبع بن حمیرا

یا سر ادنیٰ فتدلیٰ قاب قوسین — سبحان الذی اسریٰ بعبدہ اسریٰ

فی شانک لولاک لما خلقت الافلاک — فی نعت محمود املاؤ نظماً ونثرا

یا راکب رفرف یا راکب براق — یا خارق حجابات سما فلک ونورا

یا ساقی بیر زمزم ویا ساقی کوثر — یا راکب فرس وبغل قصویٰ بعیرا

امی ولی رتق فداک امی وابی — حیّ فی قبرہ فی قبۃ خضرا

لا فرق من نبی وبین حبیبک — وارزقنا شفاعتہ بحبیب یوم النشورا

فی نعت النبی قلم ولسان عاجز وقاصر — لا حاجۃ لوح قلم قرطاس دیرا

محمود مریض عشق حبیبات طبیبی

لا حاجۃ الی الا دعا خاتمۃ خیرا

یا رب بحق مسجد ومحراب ومنبر — بحق شباک النبی کل امت مغفورا

یا رب بحق جبل عرفات وجبل نور — احد ابو قبیس وحیرا وثورا

یا رب بحق مسجد نمرہ و مزدلفہ — فی ھذا الزمان مسجد خیف مشہورا

یارب بحق رکن مقام میزاب واسود — از فتح حج وعمرہ صفا سعی مشکورا

یارب بحق سیدنا ابوبکر الصدیق — فاروق وعثمان علی بحر آغذیرا

یارب بحق عمی نبی حمزہ وعباس — اصحاب جلیل مجتہدین فی مرخطیرا

یارب بحق قرۃ العینین حسنین — فی کربلا اہل بیت معصومہ فاطمہ صغرا

یارب بحق کل بیت احمد مرسل — طہر قلوب المومنین کالحق تطہیرا

یارب بحق سابقۃ الایمان خدیجہ — فی حب النبی فی انفقت کل مال کثیرا

یارب بحق زوجۃ النبی عایشہ صدیقہ — قال النبی فی حقہا کلمی حمیرا

یارب بحق امہات المومنین تسع — سودہ وحفیظہ وحبیبہ وجویرا

یارب بحق ام سلمہ زینب طلحہ — ماریہ قبطیہ براہیم صغیرا

یارب بحرمت بنات النبی اربع — ام کلثوم ورقیہ وزینب فاطمہ زہرا

یارب بحق کل مہاجر وانصار — اصحاب نبی کلہم کالشمع منیرا

یارب بحرمت قدوم نور حبیبک — خرج من نانذ یرجمع ظلمۃ وکفرا

یارب بحق کل حبیب مشرق ومغرب — ارحمنا جمیع غربا مساکین فقیرا

یارب بحق عرس مولانا علی شاہ دہلی — لاتحرمنا فی فیض وبرکات کثیرا

یارب توسل بجاہ قطب الاقطاب — مسکین شاہ نقشبندی فی ہذا الشہرا

فی بلدہ حیدرآباد دکن عارف باللہ
لاشُبہ فی ہذا زمان شیخ کبیرا

الحمد لمن اسعد بلغی زیارت — من قبل لماتی فی الحیات الف مشکورا

الحمد لمن ارانا شیاک النبی — مملو من العطر مشک صندل عبیرا

الحمد لمن وصلنا دار حبیبی　　شرفنا من الفیض و برکات کثیرا
ادّینا صلواة اربعین فی مسجد نبوی　　اقرأنا صلواة و سلام وجهه حضورا
لا تحرمنا باب شفاعت بنبیک　　محتاج الی بابک سلطان وزیرا
یا رب بحرمت شباک النبی احمد　　وقفنا صلواة و سلام لیلاً و نهارا
اللهُ تقبل منّا حج و زیارت　　یسّر الخیر فی تخبّب حج مبرورا
یا رب بحق معلمنا محمد علی رضوان　　رضوان و امین شیخ دلاور و شکورا
بحق مشایخنا عبد الغنی مغنی　　صاحب طریق نقشبندی شیخ کبیرا
جئنا فی حضرتک یا سید مُرسلَ　　مزجات و مجاورت و رنگا و کثیرا
یا رب بحق خواجه سرار روضه محمدؐ　　سلطان و یاقوت و فیروز سرورا
یا رب بحق لبیک حجاج بیت الله　　ارحمنا علی محمود مسکین هندی فقیرا
یا رب بحق اولاد النبی طیب طاهر　　قاسم و براهیم و کل صغیر و کبیرا
یا رب بحق میمونه ماریه قبطیه　　ازواج النبی ام سلمه فخراً منیرا -
عام الف و ماتین و تسعین و تسعه　　قل حسبی الله و کیل نعم النصیرا

یا رب بحق شیخنا مسکین شاه مولا
بلغنا من محمود صلواة سید بشیرا

یا رب بحق کل نبیٍ و ولیٍ　　ارزقنا زیارت النبی حج مبرورا
من قلب قریبٌ و من ابدان بعیدٌ　　من طرف طالب محب محبوب احمد قبر تبرا
عریان من العلم جهل تشبیه و تنزیه　　قدم وصل عُریان و من غیر کثیرا
مجنون صفت فی عشق مجازی لا حقیقی　　فی ذات بحت لا تعین فیض نکیرا

من سبع وستین بقیۃ عمر ضایع وباطل	ما عرفنا سر عشق کما ما فی الضمیرا

فی شہر ربیع مولود النبی ختمنا دشہدہ
بلغنا من ارواح مشایخنا فقیرا۔

یارب بلقد نصرکم اللہ ببدر بحق	ورزقنا زیارت شہید احد وبدرا
یارب بحرمت محمد وابوبکر	فاروق وعثمان علی بحر عذیرا
یا ساقی بیر زمزم ویا ساقی کوثر	یاراکب بغل وفرس قصوی بعیرا
یارب بحرمت حسن والحسینا	الفاطمہ بنت النبی بنت صغیرا
یارب بحق امہات المومنین کل	ازواج النبی عایشہ کل احد وعشرا
یارب بحق خدیجہ سابقۃ الایمان	ازواج النبی عایشہ من بنت بوبکر
یارب بحق آسیہ وھاجرہ سارہ	ادخلنا من ایمان فی الدنیا فی قبر
یارب بحق ستہ انبیاء اولوا العزم بحق	ارحمنا علی جمع غنی وفقیرا
ادعونا بجاہ سورہ جمعہ ویوم	فی شہر صفر تاریخ محمود شنبہ وعشر
بحرمت الم ذالک بحق	واکشفنا من اسرار ومقطعات القرآن
یارب بحق سورہ والفجر ولیالی	ووفقنا الطاعتک لیل ونہار
یارب ارزقنا بردعفو وعفوا	من نخل مدینہ ذریکیہ تمر وتمر
لاحاجت دعا کل نعم لما اعطیت لی	اسقنا من شراب جنت کاس خمر

یارب بحق سورہ یوسف بن یعقوب
القوعلی وجہہ قمیص یوسف مصری

یارب بحق سورہ الم نشرح لک صدرک	الشرح الٰہی من معرفت لصدری

یارب بحق سورہ قدر انا انزلنا — اعطنا حظی ذکرک فی لیلت القدر

یارب بحق هذا شهر شهر مبارک — اعطی کل حوائجنا مع العسر و تیسیر

یارب بحق سورہ نور نور شمس — واکشفنا من انوار برکت فی المباصر

یارب بحق سورہ وانشق القمر — لا تبعد من قرب حسن وجمال قمر

یارب بحق سورہ من اتقا الا تغیر — نجنا من آفات ومصائب دهر

یارب بحق کل مهاجر والانصار — فی حب نبی مثل نجم عاشق بدر

یارب بحق سورہ فاتحہ والاخلاص — قبلنا خلوص نیت وبارکنا فی خیر

یارب بحق سورہ انا اعطینا — اعطینا من الحوض یثرب وطہر

یارب بحق سورہ اذا جاء نصر الله — انصرنا علی اعدا دین فتح ونصر

اعلموا ما شئتم غفرت لکم کل ذنوب — فی حفظ اصحاب بدر حبا خیر

یارب بحق الم ترو کی الاف — نجنا من الخوف وامنا من قهر

یارب بحق سورہ هل اتی و مدثر — قل من نجاسات دنیا عقبیٰ پر

یارب بحق سورہ طه و یٰسین — اغفرنا بحیاة یٰسین وموته قبر

یارب بحق سورہ کہیعص — اصحاب کہف کلهم سبعة نفر

یارب بحق سورہ ص ق والقران — واجرنا من قرات قران فی حرف اخیر

یارب بحق سورہ حم لا اسأل — سهل لنا من کل اموات خیر

یارب بحق سورہ ق و ص والقران — آجرنا من قران فی حرف اخیر

یارب بحق آیات قران وحروفات — نجنا من النار وطوفان بحر

یارب بحق سورہ نور سورہ ابراهیم
نجنا من النار وطوفان بحر

یارب بحق جامع الخیرات ولد شیخ
فی الحسب کالیعقوب عزیز یوسف مصر

یارب بحق سورہ یونس وهودا
تخلصنا من تمس موت دنیا واخر

یارب بحق سورہ مریم ام عیسیٰ
احفظنا جمیع اخوان محمود بهتان غیر

یارب بحق آدم وحوا وموسیٰ
اهدنا صراط مستقیم کالهم نصر

ما ادراک ضم وفتح کسرہ سکون شل
قلت هذا من محبت حبیب فی سکر

یارب توسلنا بجاہ قطب الاقطاب
مسکین شاہ نقشبندی فی هند شهر

فی بلد حیدرآباد دکن عارف باللہ
لا یوجد فی هذا زمان شیخ کبیرا

محمود مسکین بلد هند فی ناندیر
اضعف عبادک لا یعلم فی شعر

دعا ایها العشاق مسکین
الی عرصات عرفات الوادی

طریق العشق لا مبدا وختم
ولا بعد ولا قرب کل اعادی

انا رب العلی اسمی غفور
غفرت کل ذنب اسیع منادی

ندائی قلب مومن یوم عرفه
ولا خوف ولا تحزن عبادی

سرقت الناس عشقی کل حسد
فلا یبقی عطائی الکباری

الهی بیتک حجاز ان محرم
الهی بلغ المحمود مرادی

الهی اغفر الذنب خطیه
بوالدین مشایخ واوستادی

که شیخ عبد الشکور صاحب دلایل
امین واحمد رضوان استادی

افوض امرنا ربی الی اللہ
که ان اللہ بصیر بالعبادی

الف الف صلوٰۃ و السلام | علی النبی بتول والامجادی
ولا ملک من دینار درہم | سو الغنی من الجنت والفوازی
معرا عن جمیع اعتبارات | بیرا عن تعینات العبادی
قلوب المومنین فی اصابع | الہی عشق حبک فی الفؤادی
ثلاثہ نا تبین واحد الف عالم | دعائم مستجب بادی العبادی
بحق سیدی مولوی شیخی | الا مسکین شاہ عارف ذی اعتمادی
ملاذ ملجاء قبلہ وکعبہ | طبیب قلب مریض دوا عبادی
دعا مسکین فی حق مریدین | نطقی والروح جمیع اولادی

الہی ارحم الفقرا و مسکین
علی جمیع حضور محمود رشادی

الہی ارحم باسم اعظم قدیم ذاتک بلا مثالی
فنا عاشقین وجود حادث یاحی القیوم لایزالی
لاضد ولاند لاحد الی محیط کل شیء بسیطک
منزہ عن جہات ستہ تحت ولا فوق یمین شمالی
لا ابتداء لا انتہاء اول و آخر ظاہر و باطن
فی ذات بحت معرا معبود وری الوری من فہم خیالی
مقام قاب قوسین ادنیٰ فی لیل سرا بنص قرآن
اشارہ نحن اقرب الیہ وصل بے کیف اتصالی
لا تحزن ان اللہ معنا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

بیت وهو اعلم نقل خواجہ امیر کلا والی

نظر شفاء کلام دواء و صحبتك نور الضیاء
انا مریض من هجریك و طال شوق الی الوصالی

طبیب حاذق ملوح واثق فی الیرجیز و فیض صادق
من اهل بیت نبی لاریب وانت اشرف نجذبه حالی

لا استقامت فوق الکرامت علی الشریعت والطریقت
وانت اکرم من بین القوم فکیف منك اخفی حالی

الهی انت ستار کریم و انت برّ رؤف رحیم
و انت غفار رزق حلیم ارزقنا یارب رزق حلالی

لا امام و لا مثایخ قاضی لا محتسب لا وزیر سلطان
عبید ذلیل رب جلیل حبیب حبشی حضرت بلالی

لا صورت داؤد لا حسن یوسف لا صبر ایوب لا شکر نوح
لا صادق الوعد ذبیح پیمبر خلیل حبی قبل سوالی

لا شاعر مثل حسان فصیح فی نعت احمد مدح بلیغ
لا مثل لقمان حکیم طبیب مریض عشق طالب صالی

فاین آدم فاین حوا فاین مریم فاین عیسی
من دار دنیا فرار کل یبقی وجهه ذو الجلالی

فاین مطرب فاین داؤد فاین عشق ایاز محمود
فاین یوسف فاین یعقوب محمد امثال قیل قالی

دعاء یوم عاشورہ لاہر دقبول وقت نظم خصوصاً

عام الف بعد ثلاثہ مایہ احدعشر یارب استجب لی

لا تحرمنا من وصال مرشدی وقت ھذا قطب ارشاد

خصوصاً مسکین شاہ نقشبندی عارف باللہ طریقہ عالی

بحق خواجہ نقشبندی بحق مظہر جان جانان

عفو قصورات محمود ھندی کنت نسیان من خیالی

الٰہی انت برٌ روفٌ رحیمٌ کریمٌ وحلیمٌ

اغفر جمیع ذنوب یارب اللہ محسن ستار جلالی

ترکتُ آداب مجلس شیخ غریق بحر ندامت ھیہات

زاتُ من صحبتک اکسیرٌ من الحضوری الی الخالی

اللہ جمیلٌ یحب جمالی
اللہ اللہ اسم جمالی

بحدیث قدسی المال مالی شرح معالی فقراء عیالی

من لم ینفق مالی علی عیالی فھو انی النار ولا ابالی

بحق شھیدہ احد بدر بحق شھداء کربلا کل

بحق قرۃ العینین حسنین والاول واصحاب ذوالجلال

بحق کل اہلبیت اصحاب الٰہی اغفر جمیع ذنبنا و

ما بین محب محبوب سرٌ لا یعلم الا ذوالجلالی

ابن طبیبی وقلب روحی سراج بینی فی اللتیۃ المعراج

وانت شمسی وانت بدری وانت قلبی سما ہلالی

الٰہی ارحم بحق خواجہ نقشبندی صاحب طریقۃ

وجدت سلم من بحر الذی نفذ اجواہر عزیز لدلیلی

فاین سلطان فاین یاقوت فاین فیروز بلال حبشی

محب صادق خدام روضۃ عاشق مسکین محمود خصالے

لا دعوی علم لا دعوی تقوی لا حاجت باب سلاطین امرا

انا فقیر مذنب حقیر خدام مسکین فخر کمالی

لا تحرمنا صحبت مرشدی وقت ھذا کبریت احمر

قطب ارشاد اسم مسمی مسکین خلق محبوب اعالی

الٰہی نعوذ من شر کل من مکر شیطان نفس خبیث

الٰہی اغفر جمیع ذنبنا باسم ذات اللہ جلالی

الٰہی ذات صفات تعالی منزہ اقدس وہم خیالی

الٰہی ارحم باسم اعظم صفت جلالی و یا جمالی

وانت سید اولاد آدم قریش جدک نبی ہاشم

فی حال مضطر مریض عشقک مثال مجنون بتابعالی

خصوصاً محبوب قلوب مسکین محمود اقبال محمود خصالی

خصوصاً مسکین شاہ نقشبندی محمود افعال محمود خصالی

یارب بحق النبی المصطفیٰ اسعد بالی   بحق ابوبکر و عمر عثمان علی ذی شانی

جئنا الیک یا نبی اشفع لنا عند ربی   الف صلوٰۃ والسلام علی النبی بعد نالی

لمه ولسین اللذی حیی نبی فی قبره   انت النبی ختم النبی احمد نبی لاثانی

ادخل مع حزب العرب حرین فی الملک عرب   فی باطنی قلبی عرب ظاهر عجم لسانی

اغفر لنا یا ربنا ذنب کثیر من جهلنا   تبنا الیک یا تواب عمدًا خطا نسیانی

روحی فداک سیدی عبدٌ ذلیل خذ بیدی   عدوٌ مبین شیطان لعین شهوات والفنانی

ارجو دعاء خیرک تحرک لنا شفقتیک   احسن کما احسن لی من جود و احسانی

یارب بحق نبیا والاولیا والاتقیاء   ورزق رضاء ودیک والمعرفة سبحانی

لاغیرک معبودنا لاملجاء مقصودنا   لیلًا نهارًا شغلنا فی السر والاعلانی

یارب اذا اجاینا عونًا معینًا ز نبینا   والنصر علی اعداءنا النفس والشیطانی

یارب بحق لیل القدر حتی مطلع الفجر   خیرٌ من الف شهر تنزل ملک روحانی

یارب بحق باب السلام بلغنا فی دار السلام   ورزق طواف بیت الحرام بالصدق والاتقانی

اقبل الهی دلنا لا روشن اعمالنا   شاهت الوجوه فی الکفر والطغیانی

سته وسبعین تاثین الف من ہجرۃ النبی   حسن شهر رمضان شریف بسم اللہ دعا ہم

سبع وعشرین فی رجب لیل جمعہ سراج رب   افتح لنا یا باب الکرم بالامن والایمانی

یارب بحق نقشبند خواجہ بہاء الدین شیخ   اظہر لنا من باب الفضل الروح والجمالی

محمود عبدک الذی عبد قدیم سیدی   للہ ملک رقبتی فی جودک لاثانی

محمود مسکین الذی محتاج الی باب الغنی
وسع لنا باب الغنی نجنا من عصیانی

ایا حبیبی دعاک حبی قبول الی انت ساقی   حضور قلبی ایس حی شفاء عمری وکل سقامی

دفع بلیات جمیع آفات وقول قطب الیقین کرامات   وانت عاشق حب معروف وانت شاہد شراب صافی

من سیف قاطع لا الٰہ ذبح نفس کافر لعین ا شد
مددیا شیخ عبد القادر جیلانی و انت شیخی و یا امامی

نزول رحمت عند ذکر المشایخ و الاولیاء و العلما
من اصحاب قلوب العارف ملہم علی الارض ابتنالی

الٰہی ارحم وانت اکرم ضیف مسکین ابن آدم
عدو آفاق و نفس النفس یا تجالت من الامثالی

قریب بعد باطن واحد کلام عجمی کلام عربی
لا حاجت من لسان ناطق سکوت عاشق لبنا ناطق مائی

الٰہی نجنا من کید ابلیس دجال وفتنہ شر
جماعت مسکین امت احمد دعا مقبول یا رحمانی

قوم ید اللہ والعین علی الراس حدیث اکرم ضیف جہات
خرج من نا ندیر صحیح ظلمت من نور ایمان و الکفر طاغی

فاین آدم فاین نوح فاین موسیٰ فاین عیسیٰ
فاین احمد محمد شافع حی نبی قل اللہ باقی

خفی واخفی حجاب نفس من حبل الاحد لا در یاب
لطیفہ لا نفی نقول الی الا کنتم حی من الاجلالی

کرامت اولیاء حق و معجزات انبیاء حق
عقاید سنت جماعت حق سواد اعظم طریق ہمارا

قطعہ تاریخ وصال حضرت پیر و مرشد مسکین شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ

متفق صوفیان ہیں اس پر سب
نزع کے وقت دیکھے ہلتے لب

ہوا الہام شاہ مسکین کو
مجلس واعظ ختم کرنا اب

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ رحلت حضرت مولوی احمد خیر الدین صاحب قبلہ

زیر اقدام پیر جو ہو دفین
اس کو ملتا مقام علیین

پہونچے اپنی مراد کو خیر الدین
آج کرنا ختم دسب واعظین

۱۳۱۵ھ

بیت

حال دنیا کا دیکھ محمود ا
کیا تھا اور کیا ہے اور کیا ہوگا

تمت

موسیٰ آدے ہر آدمی تجھی اوس سے کیا، حکم پیر اپنے کا لا تو بجا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مقصود اصلی از تالیف و تشریح فائدہ خلق اللہ اور بیان اظہار ملت عامتہ ہے
تو بندہ مولف خاکسار بے مقدار عاصی پر معاصی فقیر حقیر بحوالوطن سید نظیف
ساکن گندف علاقہ پنجاب ضلع پشاور حال مقیم پانڈر کوٹ۔ ناظرین باتمکین
خدمت میں عرض رسا ہے کہ اگر کسی جا خطا سرزد ہو تو بمجوائے الانسان
مرکب من الخطاء والنسیان، بدیدہ عفو سے چھپائیں۔

جب تلک ٹے نہ ولایت ہو سے صغرا کبرا
کہاں قالب نے بہلا فیض نبوت دیکھا

اے جان من و اے جانان من جاننا چاہیے کہ اس شعر میں رمزیات
بسیار اور منافع کثیر واسطے خریداران اعمال کے ہیں مگر بسبب عوارض دنیوی
اور مہوبات غیر متناہی کہ دائم الحال اس احقر کے ہیں بیان نہیں ہو سکتے
لیکن بحکم ضرورت اینجا ہم سخن بدینجا کشید کہ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔ بر بیان ضروری
چند نکات کہ عبارت از ولایت صغرا و کبرا در قول الحقین است لا جرم
بیان بنجا طر ریخت از بالطبع بخامہ و از خامہ بنامہ سپردہ می آید۔ لہذا
نمونہ از خروارے برائے ناظرین بضاعت تا دیدہ ظاہر کردہ مے آید۔
اے عزیز باتمیز سالک صاحب حال رہبر راہ اہل کمال گوہر درج شریعت

وطریقت اختر برج معرفت وحقیقت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا
پیرومرشد محمود شاہ صاحب قبلہ نانڈیری نے شعر مذکورۂ بالا کو کس طرح مطالب
عجائب ونکات غرائب کے ساتھہ مزین کیا ہے گویا بحر عشق متلاطم حقیقت
اور دریائے زخار مفخم طریقت مین غوطہ زن ہو کے دُر رج وحدانیت برائے تصدیق
قلوب عوام الناس خارج کیا اور بازار شریعت مین ظہور کا تجلّٰے جسکا کرخریدار ان
اعمال کو بتلایا ہے یعنی فاش اور ظاہر ہونا نبوت کا ممکن نہین ہے جب تک
ولایت صغرا اور ولایت کبرا سے عبور نہو جائے مطلب اصلی اور مقصد دلی
اس شعر سے تردید قول مخالفین کا ہے اور جن لوگون نے مفہوم مخالف
سمجھا ہے وہ لوگ بارہا اغوائے نفسانیت اور ہوائے جاہلیت مین گرفتار
اور صحرائے گمراہی مین تیز رفتار ہین جیسا کہ بعض صوفیون اور کرامیون کا
اعتقاد ہے کہ ولایت فوق ہے نبوت سے لہذا محقق عارف باللہ نے فرمایا
کہ جب تلک طے الخ اور مصرعہ ثانی کے جز اخر واسطے استفہام انکاری کا
ہے۔ فھم ولا تسأل ؞

بیان قالب

اے عزیز باتمیز جاننا چاہئے کہ لفظ قالب جو مصرعہ ثانی مین مکتوب ہے اس سے
مراد کالبد اور جسم آدم کی ہے جسپر ہیولا اور شکل انسان کا اطلاق ہوتا ہے
اور لفظ قالب اور ما بعد اس کے لفظ نبوت سے مراد یہہ ہے کہ انسان مظہر
خداوندی ہے اور اس قالب انسان مین ظہور اس ذات پاک کا ہے کیونکہ
فرمایا رسول مقبول صلعم۔ ان اللہ تعالے خلق آدم علے صورتہٖ یعنی خدا نے

پاک نے اپنی صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیئے کہ جمال کو مشاہدہ حق کا دیکھے بلکہ ہر ایک وجود کو اسی طرح پر دیکھے جیسا کہ اس میں محقق تمام سے ایک عارف مقام فرماتے ہیں ؎ گر تجلّئے خاص خواہی صورت انسان ببین ؛ ذات خورشید آشکارا اندران خندان ببین ؛ یعنے حق سبحانہ نے اپنی ذات کو جسم انسان میں ظاہر کیا اگر تو چاہے کہ تجلّی خاص کو دیکھے تو قالب انسان میں دیکھ۔ کیونکہ قالب انسان کامل مجموعہ غیب اور شہادت ظاہر باطن کا ہے۔ اور انسان سر اللہ ہے بیچ زمین کے۔ ما ظہرت فی شئے کظہوری فے الانسان یعنے نہیں ہے ظہور میرا کسی شئے میں جیسا کہ ظہور میرا انسان میں ہے۔ کیونکہ انسان مجموعہ غیب شہادت ظاہر و باطن کا ہے اسلئے انسان کو مرآۃ حضرتین کہتے ہیں اور قائل صفتین بھی نام رکھتے ہیں یعنے ایک حضرت وجود۔ دوم حضرت امکان یا ایک حضرت جمال دوسرا صفت جلال قال رسول صلعم الانسان سر اللہ فے الارض۔ ؎

عشق چون بنیاد در صحرا نہاد ؛ شور و شر اندر نہاد ما نہاد
چون صنوبر قلب انسان راست کرد ؛ منزل انجا کرد رخت انجا نہاد

اور سوائے اس کے انسان موصوف ہے ساتھ صفات سبع حق سبحانہ کے یعنی سمیع ہے بصیر ہے اور علیم ہے کلیم ہے اور حی ہے اور قادر ہے اور مرید ہے۔ چنانچہ کسی شاعر نے اس صفات سبع کو شعر عربی میں جمع کیا ہے۔ ؎ حیاتٌ وعلمٌ وقدرة وارادة ؛ کلام حی البصائر سمع مع البقاء بلکہ انسان موصوف ہے تمام صفتوں سے اسکے جیسا فرمایا حضرت نے کہ جو

شخص موصوف ہو وے ساتھہ ایک صفت حق سبحانہ کے وہ شخص حقیقی ہے
حضرت صدیقؓ نے عرض کی۔ ہل فی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کلہا فیک
پس معلوم ہوا کہ انسان موصوف ہے تمام صفتون حق سبحانہ سے اور یہہ مظہر
خاص حق کا ہے اور کیونکر مظہر خاص حق سبحانہ کا ہوگا کہ اسی قالب کے
سوا خدے جل سلطانہ نے فرشتون کو پیدا کیا اور بعد اس کے خلقت انسان
ذات نور آلہی سے ہے اگر ظہور قالب اس ذات پاک کا نہوتا تو وجود کسی شئے
اشیاے ممکن سے ظاہر نہوتا۔ قال غوث الاعظمؓ سئلت من ای شئے خلقت
الملائکہ۔ قال عزوجل خلقت الملائکہ من نور الانسان وخلقت الانسان من نور
ذاتی۔ سوال کیا غوثؓ نے اپنے پروردگار عالم کس چیز سے پیدا کیا تو نے
فرشتون کو ارشاد ہوا کہ پیدا کیا مین نے فرشتون کو نور انسان سے اور
پیدا کیا انسان کو نور ذات اپنے سے۔ پس یہہ الہام مطابق حدیث
شریف کے ہے اول ما خلق اللہ نوری وروحی وعقلی وانا من نور اللہ
والمومنون من نوری وکل شئے من نوری۔ اول قطرہ دریاے محیط سے
ٹپکا نور محمد صلعم کا تہا۔ اول وہ چیز کہ بطون سے ظہور مین آئی وہ یہی
تہی اور یہہ نور اور روح مصدر تمام موجودات کے ہین۔ لولاک لما
خلقت الکونین ملک ظہور خدائی کا ظہور ہے قالب حیات رسالت مآب
کے ہے لولاک لما اظہرت الربوبیۃ۔ یعنے کل موجودات وجود سے تیرے
ظہور مین آے اگر تو نہوتا کون خدا کہتا اور کیسے خدائی ظاہر ہوتی ہوتا اور تو
کل عالم ہوتے۔ کبہی تخم ظہور اللہ نہوتا۔ فافہم۔

رباعی

مظہر خاص بود انسان — نیک دریاب گر تو ئی عاقل
غیر او نیست ہر چہ می بینی — ہست انسان جملگی فاضل

بے شک کہ انسان مظہر خاص حق کا ہے کیونکہ خداوند عالم نے اس قالب
خاکی کو مظہر اپنا بنایا اور تمام خلق مظہر انسان کا اور انسان خلیفہ حق کا ہے
جیسا کہ فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث الاعظم کہ مین نے انسان کو مظہر
اپنا اور تمام خلائق کو مظہر انسان کا یعنے مظہر خاص میرا انسان ہے
اور ظہور میرا انسان مین ہے اور انسان مظہر تمام خلق کا ہے رباعی

چون ذات خود از آسما نہاد — سر خود با آدم و حوا نہاد
ہر چہ باطن بود از و شد پدید — ظاہر او را کہ اسما نہاد

اے عزیز قالب انسان امیر ہے اور باقی اسیر اور قالب انسان حاکم اور باقی
محکوم اور قالب انسان خلیفہ حق کا ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ

تو مسجود ملائکہ آدم آمد — کہ نور پاک در وے بود مدغم
اگر این نکتہ دانستی عزازیل — ہزاران سجدہ آوردی بآدم

الانسان سری وانا سرہ۔ لو عرف الانسان منزلتہ عندی لقال فی کل نفس
من الانفاس لمن الملک الیوم۔ یعنے انسان بھید میرا ہے اور مین بھید
انسان کا اگر پہچانتا انسان مرتبہ کو اپنے جو نزدیک میرے ہے البتہ
[illegible] ہر دم سے اپنے کہ مین مالک ہون اور مجھ ہی کو بادشاہی
[illegible] کے دن [illegible] نہیں ہے واسطے کسی کے سوا میرے۔ یعنی
[illegible] ذات کا اسی صفت مین کامل ہے اور جب ذات

اسی مظہر مین ظاہر ہے پس یہہ مظہر سر ذات ہوا البتہ ضرور کہے گا کہ آجکے روز بغیر سرے دوسرا کوئی صاحب اور مالک ملک کا نہین - پس لسیوا سطے حق سبحانہ تعالٰی نے فرمایا کہ انسان سر میرا اور ہم ساز وہمدم اور ہم راز میرا ہے علاوہ اس کے قالب یعنے جسم وتن انسان کا روح اور زبان اس کے ہاتہہ اور پاؤن اور تمام وجود اس کا ظاہر کیا اللہ پاک نے واسطے اپنی ذات کے جسم الانسان ونفسہ وروحہ وسمعہ وبصرہ ولسانہ ویدہ رجلہ وکل ذالک اظہرت لنفسی لاھو انا ولا انا غیرہ - یعنے تن انسان کا نفس اور روح اُس کی اور سننا اور دیکھنا اوسکا - زبان اور ہاتہہ اور پاؤن اُس کے بلکہ تمام وجود کو اوس کے ظاہر کیا مین نے از روے ذات کے واسطے اپنی ذات کے نہ وہ انسان مین ہون اور نہ مین غیر انسان کا - اے عزیز فرمایا حق سبحانہ تعالٰی نے کہ انسان ظہور تمام میرا ہے اور مین ساتہہ ذات اور صفات اور اسمار اور افعال اس مین ظاہر ہون یعنے انسان نہ عین مین ہون نہ وہ غیر مجہہ سے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ -

مردان خدا خدا نباشند لیکن زخدا جدا نباشند

پس مطلق نہ مقید ہے اور نہ مقید مطلق - اگرچہ از روے حقیقت کے مقید عین مطلق ہے مقصد یہہ گرچہ مراتب لکہنی زندیقی جس نے تمام مراتب کو طے کیا وہی انسان کامل ہے اور مقید سے مطلق ہو جاتا ہے قطرہ دریا سے ملتا ہے اور نور مطلق ہو جاتا ہے - اے جان من وہی جانان من اس قالب پتلہ خاکی کو عرف عام مین انسان کہتے ہین اور ناطق بھی - مگر منطق والون

کی اصطلاح میں ان دونوں لفظوں کو کلیاں متساویان کہتے ہیں کیونکہ ہر ایک
کلی کے افراد دوسرے کلی پر صادق آتے ہیں یعنے انسان اور ناطق ہر دو
لفظوں کے مال لطرف دو قضیہ کلیہ موجبہ ہے کل انسان ناطق و کل
ناطق انسان - یعنی ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق انسان - اگر کوئی سوال
کرے کہ ان دونوں لفظوں کا مفہوم واحد ہے - اور اس مفہوم کا اطلاق
ہر فرد بشر پر صادق آتا ہے خواہ کافر و مشرک و مرتد و مجوسی وغیرہ وغیرہ کیوں
نہوں - حالانکہ یہہ دشمنان ایزدی اس نعمت غیر مترقبہ سے مایوس و محروم
ہیں کس طرح مظہر خاص ہو سکتے ہیں -

جواب - لفظ قالب جو عبارت کالبد اور جسم آدم سے ہے یہی مظہر
خاص ہے لیکن حرمان اس نعمت عظمے سے عارضی ہے اور عوارض معتبر
نہیں - کیونکہ اسلام اصلی اور کفر و شرک وغیرہ عارضی ہے جیسا کہ فرمایا حضرت نے
کل مولود یولد علے فطرت الاسلام الخ - جائے غور ہے فافہم

جواب دیگر - اے عزیز با تمیز حضرات بزرگواران صوفیہ کے نزدیک
نام گوشت و پوست و نطق و صورت کا نہیں ہے بلکہ نام سیرت اور معنی
انسان کا ہے کیونکہ انسان موصوف ہے تین صفتوں پر - اول صفت ناقص
ہے دوم صفت کامل ہے - سوم اکمل - ناقص وہ کہ جو صفت حیوانی رکھتے
ہیں - کامل وہ ہیں جن میں صفت ملکی ہو - اکمل وہ ہیں کہ جن میں صفت رحمانی
حاصل ہو چنانچہ فرمایا ہے عارفوں نے النَّاسُ علے ثلثۃ اقسام - اولہا یشبہون البہائم
اولٰئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا - کہ ہمیشہ ہمت ان کی اوپر کھانے پینے اور

جامع کے ہے ۔ وثانیہما کہ شیہون الانبیاء کہ ہمت ان کی سوائے شوق
اور ذوق اور محبت ذکر و فکر حق نہین ہے ۔ اور ہمیشہ غرق دریائے مراقبہ
اور مکاشفہ و مشہود اور عبادت کے رہتے ہین ۔ ثالثہما کہ شیہون الملائکہ
کہ ہمت ان کی بغیر طاعت اور عبادت کے نہین ہوتی اور دائما مستغرق
اور صفات سے اپنے فانی اور صفات حق سے باقی ۔ اسلئے آنحضرت
صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان اللہ تعالے خلق آدم علے صورتہ و
علے صورت الرحمن ۔ مراد حضرت کی اس مثال سے یہہ ہے کہ ظہور خلق کا
اور جاری ہونا حکم الہی کا عالم میں ہے کہ وہ وجود انسان کا ہے مانند
جاری ہونے امر روح انسانی کے ہے کیونکہ آدم مظہر تمام صفات حق
کا ہے اور غیر آدمی کو یہ مرتبہ میسر نہین ۔ اور انسان متصف ساتھہ صفات ذات
کے ہین اور مظہر اتم حضرت حق کا انسان کامل ہے نہ انسان ناقص ۔
ہو المراد ۔ چنانچہ روزبہان شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب کشف الاسرار
مین یون تحریر فرمایا ہے ۔ یک روز بحالت غلبۂ سکر بین حق سبحانہ تعالی
نے ترکی قبا بستہ کلاہ کج سر پر مجھپر ظہور فرمایا مین نے دست اپنا دامن جلال
پر اس کے مار کر کہا کہ قسم حق وحدانیت تیری ذات کی مجھکو ایسا پہچانتا ہون
کہ اگر ہزار صورت سے آئے اور ہزار لباس عزت مین جلوہ کرے تو ازہم
مو تیری معرفت سے تغیر نہوگا اور ہاتھہ اپنا تیرے دامن سے نہ اٹھا دیگا
جب تک کہ تجلی اجل اور کشف اعظم مجھپر متجلی اور منکشف نہ ہو تو اس حالت
مین روزبہان علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ ہیست ظلوما جہولا کیونکہ حق سبحانہ نے اپنا

شیخ کی ہوجاوے اور یکتا ہوجاوے اوسکو فنا فی الشیخ کہتے ہین
بعد ازان ببرکت صحبت مرشد صورت آنحضرت صلعم کی خواب و بیداری مین
دیکھے گا اوس صورت مبارک کو ایسا لغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک نظر مین
آجاوے رفتہ رفتہ وہ بھی باتین کرے گا لیکن اوسوقت کمال عاجزی
اور غریبی ظاہر کرے کیونکہ اوس مین رضامندی اون کی ہے بعد ازان اوس
ذات رسول خدا صلعم کو لقا سمجھکر اپنے تئین فنا کرے تو اوسی کو فنا فی الرسول
کہتے ہین بعد اس کے صورت اسم اللہ کا تصور کر کے اسکو حاصل کرے کہ
اسیکو فنا فی اللہ کہتے ہین اور مصرعہ مذکور مین لفظ صغرا بفتح اول و سکون ثانی
والف مقصورہ خردتر دکبرا بر وزن صغرا بزرگ تر را گویند اور منطق والونکے
نزدیک یہہ ہے کہ ان موضوع النتیجۃ فی الاقترانی یسمی صغراً و محمولہا یسمی کبراً
یعنے بدرستی کہ موضوع نتیجہ در قیاس اقترانی نام کردہ میشود اصغر از انکہ در غالب
اخص ہست پس افراد او کمتری باشند از بہر آنکہ وجود خاص نسبت قیام
قلیل ہست و نام کردہ می شود محمول نتیجہ را اکبر از بہر انکہ اعم ہست پس افراد
او بیشتر می باشند اور حضرات صوفیون کے نزدیک صغرا اور کبرا سے
یہان مراد مقامات ہے آگے اس کا بیان کیا جاوے گا۔

اے جان من واے جانان من محقق عارف باللہ حضرت محمود شاہ
صاحب محجح نے شعر مذکورہ کے مصرعہ اول مین لفظ ولایت سے بیان غیر
کافی کو فرمایا اور بیان صغرا کبرا سے اظہار وافی کو واضح کیا اور بعد ازان
مصرعہ ثانی مین بیان شافی فرما کر شعر مجموعہ مرکب مین جواب باصواب دندان شکن

متحالفین کو عطا کیا یعنے جب تلک ولایت صغرا اور ولایت کبرا کو سطے نکرے
تب تک مرتبہ نبوت کو نہ پہونچے گا اور مرتبہ نبوت اعلیٰ اور اہم ہے مرتبہ
ولایت سے کیونکہ ولایت عبارت عرفان باللہ اور صفات اوسکے سے ہے
اور نبوت عبارت سفارت سے ہے درمیان عبد اور ذات اوس کے
وما قال بعض الصوفیة بدایة الاولیاء نهایة الانبیاء معنیٰ له
اور وہ جو کچھ کہ بعض صوفیون نے کہا ہے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے
یہ بات غلط ہے بلکہ معاملہ برعکس ہے اور کیون نہو گا کہ معارف انبیاء علیہم
السلام کتاب اور سنت ہے اور معارف اولیاء کا فصوص اور فتوحات مکی
ہے مصرعہ۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ اور ولایت اولیا اللہ کا
ڈھونڈھنے والا اقربیت کا ہے اور ولایت انبیا علیہم الصلوات والسلام کا
نشانہ اقربیت کا بتلاتا ہے اور ولایت اولیاء اللہ کا دلالت ساتھ شہود
کے دکھلاتا ہے اور ولایت انبیا علیہم الصلوات والسلام کا نسبت مجہول
الکیفیت کا اثبات فرماتا ہے اور ولایت اولیاء اللہ کا قربیت کا شناخت
نہین کرسکتا اور جہالت کو نہین پہچانتا کہ کیا شئے ہے اور ولایت انبیا علیہم
الصلوات والسلام باوجود اقربیت عین کو بعد جانتا ہے اور شہود النفس کو
غیب کا تصور کرتا ہے اور اگر ولایت اولیاء اللہ کا ہے البتہ بداغ ظلیت
منسوب ہوتا ہے اور ولایت انبیاء علیہم الصلوات والسلام کا ہر چند از درغ
ظلیت برآمدہ ہے۔ پس بالضرور نبوت از ولایت افضل ہوئی۔ اور کیونکر
نہو گی کہ قرب نبوت ذاتی اور اصلی ہے اور مقام اولیا اللہ دائرہ ظلی ہے۔

ومن لم یطلع علی حقیقت ہما حکم بالعکس وجزم بالقلب پس وصول در مرتبہ نبوت باشد وحصول در مقام ولایت زیرا کہ حصول بملاحظ ظلیت صورت نہ پذیرد۔ بخلاف وصول۔ آنچہ بعض از مشائخ در وقت سکر گفتہ اند کہ ولایت افضل از نبوت ہست این قول فضول ہست بلکہ معتقدش مضل میگردد الثانی الحقیقت کار برعکس ہست۔ زیرا کہ نبوت نبی از ولایت ولی افضل است۔ مصرعہ گر بگویم شرح این بیحد شود۔ معارف ومذاہب بر اصحاب بصیرت مخفی مباد۔

اے دوست جانی اے محب لاثانی ولایت تین قسم پر منقسم ہے ایک ولایت صغرا دوم کبرا سوم علیا ہے لیکن عامل شریعت اور راہبر طریقت حضرت محمود شاہ صاحب ممدوح نے شعر مذکور مین قسم ثالث کی طرف توجہ نہین فرمائی اسلئے کہ مراد آپکی ذکر ناسوتی ہے واسطے تردید قول مخالفین کے نہ ذکر ملکوتی اور ولایت صغرا وکبرا خاصۂ عالم صغیر کا ہے جسکو عالم ناسوت اور عالم محسوس اور عالم بہایم اور عالم خلق اور عالم شہادت اور عالم صورت اور عالم جوارح کہتے ہین کہ اور ولایت علیا خاصۂ عالم کبیر کا ہے جسکو عالم ملکوت اور عالم امر و عالم معقول عالم غیب و عالم معنی اور عالم باطن کہتے ہین۔ ولایت صغرا ولایت اولیاؤن کا ہے ولایت کبرا ولایت انبیاؤن کا ہے ولایت علیا ولایت اعلیٰ وُن کا ہے مگر اصول عالم صغیر کا مقام کبرا سے مقام علیا تک ممکن ہے اور وہان قدم رکھہ سکتا ہے کیونکہ اس قالب انسان ضعیف البنیان مین دس لطیفے ہین از انجملہ پانچ عالم امر سے ہین یعنے قلب و روح اور سر اور خفی اور اخفی کہ اجزا عالم صغیر

انسان کا ہے اور خمسہ دیگر عالم خلق سے یعنے نفس اور عناصر اربعہ اور ان لطیفون سے اصول عالم کبیر کے بیچ مین ہین جیسا عناصر اربعہ کے اجزاء انسانی ہین لیکن اصول ان کے فوق العرش ظہور کا تجلی کھلاتا ہے اور اس مقام کو مقام لامکانی کہتے ہین ازینجاست کہ عالم امر را لامکانی گویند دائرہ امکان عالم خلق اور عالم امر اور عالم صغیر اور عالم کبیر وغیرہ یہانتک تمام ہوئے۔ جبکہ سالک واصل محمدی المشرب ہوکے بہ بلند فطرتی بلکہ یہ محض فضل ایزدی جل سلطانہ اس پنجگانہ عالم امر کو بترتیب طے کرکے نقطۂ آخری دائرہ امکان کو پہونچتا ہے۔ اور اسی جا سیر الی اللہ تمام ہوتا ہے اور اطلاق اسم فنا اپنے پر حاصل کرکے شروع در ولایت صغرا کہ ولایت عام اولیاؤن کا ہے دکھلاتا ہے۔ اور بعد ازان سیر در ظلال اسماء وجوبی جل سلطانہ کے فی الحقیقت آن ظلال کہ اصول اس پنجگانہ عالم کبیر کا ہے اور سائیہ عدم آنجا راہ نہ یافتہ واقع ہوتا ہے۔ و آن ہمہ را بفضل خداوند جل سلطانہ بطریق سیر فی اللہ طے کردہ ہے۔ بنہایت آن برسد دائرہ ظلال اسماء وجوبی را نیز تمام کردہ باشد واصول بمرتبہ اسماء وصفات واجبی جل سلطانہ نمودہ بود نہایت عروج ولایت صغرا کا یہان تک تمام ہوا۔ اور اس موطن مین شروع حقیقت فنا کا متحقق ہوتا ہے۔ اور قدم در بدایت ولایت کبرا کہ ولایت انبیاؤن کا ہے قدم رکھہ سکتا ہے بعد ازان ولایت کبرا شروع ہوتی ہے اور اسطرح مقامات مذکورہ دوائرے یعنے دائرہ وجوبی اور دائرہ واجبی وغیرہ اس ولایت کبرا مین طے کرنے کے بعد ولایت علیا شروع ہوتی ہے۔ اور اس ولایت علیا

ہین انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام قدم رکہہ سکتے ہین بخلاف اولیاؤن کے
بلکہ قدم رکہنا انکا ولایت کبرا مین مشکل ہے لہذا محقق عارف باللہ حضرت
محمود شاہ صاحب قبلہ نے فرمایا جب تلک سطے نہ ولایت ہوے صغرا کبرا۔
کہان قالب سے نے بھلا فیض نبوت دیکھا۔
فہم ۔ سطے یعنے لپیٹ لینا ولایت یعنے عرفان صغرا یعنے خرد کبرا یعنی بزرگ
قالب یعنے کالبد جسم آدم ۔ فیض یعنے فاش اور ظاہر کرنا ستر کا۔ نبوت ۔ یعنی
سفارت درمیان عبد اور ذات سے اوس کے ہے ۔ شعر مذکورہ مجموعہ مرکب
سے تردید قول مخالفین کا ثابت ہوا۔ اور نیز اقوال حضرات صوفیان کرام
اس امر کے ثبوت پر شاہد ہین جیسا کہ اس تقریر کے فحوا سے صراحتاً معلوم
ہوتا ہے کہ درجہ نبوت کا فوق ہے درجہ ولایت سے اور نیز اقوال علمائ
دین عاملان شرع متین اس امر کے ثبوت پر موجود ہین اور یہی مذہب ہے
اہل سنت جماعت کا کہ درجہ نبوت فوق ہے درجہ ولایت سے اور ولی نہین
پہونچ سکتا درجہ نبی کو ۔ جیسا کہ فرمایا ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین ۔ ان الولی
لا یبلغ درجۃ النبی لان الانبیاء علیہم السلام معصومون مامونون عن خوف الخاتمۃ مکرمون بالوحی حتی فی المنام وبمشاهدۃ
الملئکۃ الکرام مامورون بتبلیغ الاحکام وارشاد الانام بعد
الاتصاف بکمالات الاولیاء العظام ۔ فما نقل عن بعض الکرامیۃ
من جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلالۃ والحاد وجہالۃ
نعم قد یقع تردد فی ان مرتبۃ النبوۃ افضل ام مرتبہ الولایۃ

بين القطع بان النبی متصف بالمرتبتين وانه افضل من الولي
الذي ليس بنبي فمنهم من قال بالاول بناءً على ان النبوة تكميل
الغير وهو بعد الكمال وفوقه في الجمال ولويده حديث فضل العالم
على العابد كفضلي على ادناكم ومنهم من قال بالثاني زعماً بان الولاية
عبارة عن العرفان بالله وصفاته وقربه منه وكرامته عنده
والنبوة عبارة عن سفارة بينه وبين عبده وتبليغ احكامه اليه
والقيام بخدمة متعلقة بمصلحة العبد وقاسوا الغائب على الشاهد
الخلق على المخلوق بانهم شبهوا الولي بمجالس الملك والنبي بالوزير
في قيام امر الملك ولم يعرفوا بان مقام جمع الولي حاصل للانبياء
وبكل اتباعهم من الاصفياء وهو ان لا يحجبهم الكثرة عن الوحدة
ولا الوحدة عن الكثرة وهو فوق مرتبة التوحيد الصرف الذي
مقام عموم الاولياء فقول بعض الصوفية ان الولاية افضل من
النبوة معناه ان ولاية النبي افضل من النبوة واما قول بعض
الصوفية ان بداية الولاية نهاية النبوة فمعناه ان الولاية ما
يتحقق الا بعد قيام صاحبها بجميع ما تقرر من عند صاحب النبوة
فان الولي من واظب على الطاعات ولم يرتكب شيئاً من المحرمات فيما
دام عليه امتثال امر واجتناب زجر فلا يطلق عليه اسم الولي العرفي
وان كان يقال لكل مومن انه الولي اللغوي والله اعلم بالصواب واليه
يرجع المآب =

قصیدہ دربیان وصال پیر دستگیر حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ نانڈیڑی نور اللہ مرقدہ

آئی ہے کیسی غم کی خزان وامصیبتا
مرجھا گیا ہے باغ جہان وامصیبتا

غنچون سے بے کلی ہے عیان وامصیبتا
ہر گل ہے سینہ چاک یہان وامصیبتا

نرگس بھی آج چونک پڑی اپنے خواب سے
سنبل بتنگ آ ہی گیا پیچ و تاب سے

حالت یہہ عندلیب کی ہے اضطراب سے
نغمہ کے بدلہ نوحہ کنان وامصیبتا ہو

سوسن کو جوش غم نے کیا بےزبان آج
رو رو کے خون سرخ رخ ارغوان ہے آج

نخل علم کا سرو سہی پر گمان ہے آج
ہے قمریون کے ورد زبان وامصیبتا

نانڈیڑ مین تھا یعنی جو ایک شیخ نامدار
چہرہ سے اوسکے شان ولایت تھی آشکار

محمود شاہ تھا عارف موسوم ذی وقار
دنیا سے ہوگیا وہ روان وامصیبتا

علم و کمال مین تھا وہ علامۂ شہیر
تھا زہد و اتقا مین وہ ایک فرد بے نظیر

کس درجہ فیض یاب تھے اس سے جوان و پیر
ہے اب کہان وہ فیض رسان وامصیبتا

ماہر فقط نہ علم شریعت سے ہی وہ تھا
تھا بلکہ سارے اہل عرفان کا مقتدا

سینہ تھا اوسکا مخزن اسرار کبریا
کیا پر اثر تھا اوس کا بیان وامصیبتا

ہر دم کھلا تھا ذکر نصیحت کا اوسکے باب
اعمال بد سے سبکو دلاتا تھا اجتناب

صد حیف ایسے اوج ہدایت کا آفتاب
زیر زمین ہوا ہے نہان وامصیبتا

تھا وہ خلیفہ حضرت مسکین شاہ کا
شہ رکن دین اویسی کا ہے تلمیذ باصفا

غم اوسکے انتقال کا کسکو نہین ہوا
مضطر ہین سارے خرد و کلان وامصیبتا

پابند وہ کس قدر تھا شریعت کا اوسکا حال و قال
تھی سیرت بزرگانِ سلف نیابت سے تھی کمال
چرچا تھا اوسکے زہد کا ہر ملک مین مزید
تلقی کہون مین اوسکو وہ پامثل بایزید
تھا وہ مسافرون کا خبرگیر صبح و شام
بیمار ہو تو اوسکو دوا کا بھی اہتمام
مرغوب اوسکی طبع کو اچھی غذا نہ تھی
سچ بات یہہ ہے اوسکو دشنام تھی کبھی
آتا تھا اندر اگر کوئی اوسکے پاس
حق بات کہنے مین تھا کسی سے نکچھ ہراس
وہ بے ریائی نفس کی وہ عجز و انکسار
وہ علم وہ وقار وہ اخلاق بے شمار
دیکھین کہان پھر ایسے ولی خدا کو ہم
لائین کہان سے وہ ہمدرد کے اوس پاسبا کو ہم
بے نفس بے ریا کوئی ایسا بشر کہان
ناصح کہان پھر ایسا ہمین راہبر کہان
افسوس ہمنے نعمتِ عظمیٰ کو کھو دیا
افسوس کیا وہ عالم غفلت تھا جو گیا
ہمسے ہوئی نہ اوسکی خصائل کی پیروی

مصروف تھا اوسی مین وہی اوسکو تھا خیال
تھا کیا شفیق زمان وا مصیبتا
آتے تھے دور دور سے عالم بشوق دید
تھا فخر عاید ان جہان وا مصیبتا
ہر وقت اونکو آپ ہی پہنچاتا تھا طعام
کرتا تھا خود وہ بادل و جان وا مصیبتا
پہنا نہ تھا کبھی کوئی عمدہ لباس بھی
دنیا کی کوئی عزت و شان وا مصیبتا
ہر عیب اوسکا اوسکو جتاتا تھا حق شناس
حق گو پھر ایسا ہوگا کہان وا مصیبتا
رو دیتا خوف حق سے وہ ہر وقت زار زار
کس کس صفت کو کیجیے بیان وا مصیبتا
پائین کب ایسے فاضل دین ہدا کو ہم
کیون کر کرین نہ آہ و فغان وا مصیبتا
یون خوف حق کا دل مین کسی کے اثر کہان
پائین کہان ہم اوسکا نشان وا مصیبتا
افسوس ہمنے قدر نہ کی اوسکی کچھہ ذرا
خجلت زدہ یہہ دل ہے تپان وا مصیبتا
ہمکو ہوئی نہ اوسکے نصایح سے آگہی

ہم مشغول ہیں حیف بہ لذات دنیوی
جیتے ہیں ہمکو کیون ہوا امان وامصیبتا

برکت سے اس بزرگ کے ای رب دوسرا
تو بخشدے گناہ ہمارے بصد عطا

کیا لکھے احمد ایہہ پر درد ماجرا
خامہ ہے خود بھی اشک فشان وامصیبتا

چشمۂ فیض ہے میاں کی ذات ہے تشنہ لب کو شربتِ آبِ حیات ۳

محو آرام ہے دریا عالی ہے مجھ کو دے حسن میاں جرأت ۴

۱۳۰۲ھ

شہزادوں کی ہو دو طولِ حیات

ہو ترجمہ میں فیض اور برکات

اعلان

الحمد اللہ علی احسانہ کہ درین آوان فرخندہ زمان
دیوان محمود از طبعزاد قطب الاقطاب مولانا
ومقتدانا حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ نانڈیڑی قدس سرہٗ
مولفہ جناب عبدالرشید خانصاحب خلف حضرت ایشان
زیور طبع سے آراستہ ہوچکا شایقین کی خدمت مین
عرض ہے کہ اس گوہر نایاب کو جلد خریدین فقط۔

المعلن

محمد غفور اللہ بن عفی عنہ سررشتہ دار محکمہ خفیہ پولیس اضلاع سرکار عالی